

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ

فضائل قرآن مجید



حَاضِرِ
پبلیکیشنز

مُحَمَّدِ قَالِ كِيدَانِي

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَاب	نمبر شمار
9	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
92	قرآن کریم کا معنی	مَعْنٰی الْقُرْآنِ الْکَرِیْمِ	2
93	قرآن مجید کے نام	اَسْمَاءُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	3
98	قرآن مجید کی تاثیر	تَاثِیْرُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	4
105	قرآن مجید کے فضائل	فَضْلُ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	5
112	تلاوت قرآن مجید کی فضیلت	فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	6
123	تلاوت قرآن مجید کے آداب	اَدَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	7
132	سجدہ تلاوت کے احکام	اَحْکَامُ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ	8
135	قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت	فَضْلُ تَعْلَمِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	9
140	قرآن مجید سکھانے کی فضیلت	فَضْلُ تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ	10
145	قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت	فَضْلُ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ	11
146	یاد شدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم	اَلْاَمْرُ بِتَعْهَدِ الْقُرْآنِ لِمَنْ حَفِظَهُ	12
148	قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت	فَضْلُ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَ اَسْمَاعِهِ	13

نمبر شمار	الْأَسْمَاءُ الْاَبْوَابُ	نام ابواب	صفحہ نمبر
14	فَضْلُ الْوَالِدَيْنِ لِتَعْلِيمِ وَلَدِهَا	اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت	151
15	فَضَائِلُ بَعْضِ السُّورِ الْقُرْآنِيَّةِ	بعض قرآنی سورتوں کے فضائل	154
16	فَضْلُ بَعْضِ آيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ	بعض قرآنی آیات کی فضیلت	186
17	فَضْلُ بَعْضِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ	بعض قرآنی کلمات کے فضائل	202
18	الْقُرْآنُ شِفَاءٌ	قرآن مجید شفاء ہے	209
19	الْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	قرآن مجید اور محمد رسول اللہ ﷺ	214
20	الْقُرْآنُ وَالصَّحَابَةُ ؓ	قرآن مجید اور صحابہ کرام ؓ	220
21	عِقَابُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ	قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا	236
22	عِقَابُ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَرَأِيَهُ	اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا	241
23	عِقَابُ عَلَى كَرَاهِيَةِ الْآيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ	قرآن مجید کی کسی آیت کو ناپسند کرنے کی سزا	243
24	عِقَابُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْآيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ	قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کرنے کی سزا	244
25	عِقَابُ مَنْ شَكَّ فِي الْقُرْآنِ	قرآن مجید میں شک کرنے کی سزا	247
26	عِقَابُ الْاِعْرَاضِ عَنِ الْقُرْآنِ	قرآن مجید سے اعراض کی سزا	249
27	الْاَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ	ضعیف اور موضوع احادیث	253

فَإَيْنَ تَذْهَبُونَ؟

لوگو! کہاں جاتے ہو؟

ہر طرح کی حمد و ثناء صرف اس ذات پاک کے لئے، جو ہماری خالق، مالک اور رازق ہے، جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، جس کا کوئی شریک نہیں، جوجی اور قیوم ہے، رحیم اور رحمن ہے، وہاب اور تواب ہے، ہادی اور رشید ہے، جس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، قرآن مجید لکھنا اور پڑھنا سکھایا اور قیامت تک کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَ يَرْضٰی

اور ان گنت درود و سلام اللہ کے بندے اور رسول محمد بن عبد اللہ ﷺ پر جنہوں نے حق رسالت ادا کیا، ان گنت درود و سلام اس قلب مبارک پر جس پر قرآن مجید نازل ہوا، ان گنت درود و سلام اس دل و

دماغ پر جس نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، ان گنت درود و سلام
اس نطق مبارک پر جس نے قرآن مجید امت کو سنایا اور پڑھایا.....
وہ قرآن جو سرتاسر روشنی اور ہدایت ہے، جو سرتاسر برکت اور رحمت ہے
، جو سرتاسر حق اور سچ ہے۔

اے دنیا بھر کے لوگو سنو!

قرآن مجید نازل فرمانے والے رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾ (123:20)

”جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا

ہوگا۔“ (سورہ طہ، آیت 123)

پس اے دنیا بھر کے لوگو!

جو ایمان و یقین کے طالب ہو، ہدایت اور رحمت کے محتاج ہو، سکون اور

سکینیت کے متلاشی ہو، مصائب و آلام اور رنج و غم میں مبتلا ہو، بیماریوں،

پریشانیوں اور دکھوں میں زندگی بسر کر رہے ہو، خوف اور بھوک کے عذاب سے

دوچار ہو، امن و سلامتی سے محروم ہو، خوشحالی اور آسودگی کے لئے در بدر کی

ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو، ذلت اور رسوائی کو اپنا مقدر سمجھے ہوئے ہو.....!

ذرا کان لگا کر قرآن مجید کی پکار سنو!

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ؟ (26:81)

”لوگو! مجھ سے منہ موڑ کر کہاں جاتے ہو؟“ (سورۃ التکویر، آیت 26)

○ گمراہ ہو جاؤ گے!

○ بد بختی میں مبتلا ہو جاؤ گے

اور پھر.....!

○ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو گے،

○ آخرت میں شعلے اگتی جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے!

پس آؤ..... پلٹ آؤ، میری طرف!

﴿ وَ هَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُونَ ﴾ (155:6)

ترجمہ: ”اور اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے، بڑی برکت والی

ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم لوگ رحم کئے

جاؤ۔“ (سورہ انعام، آیت 155)

پس میری طرف آؤ گے تو.....!

○ یقیناً برکت دیئے جاؤ گے۔

○ یقیناً رحمت سے نوازے جاؤ گے۔

اور پھر.....!

○ دنیا میں عزت اور افتخار پاؤ گے،

○ آخرت میں نعمتوں بھری جنت میں داخل ہو گے۔

پس اے عقل و خرد رکھنے والو!

گوش و ہوش رکھنے والو!

بصارت اور بصیرت رکھنے والو!

○ سر جوڑ کر بیٹھو اور بتاؤ.....!

○ دنیا میں ذلت اور رسوائی اچھی ہے یا عزت اور افتخار اچھا

ہے؟

○ آخرت میں شعلے آگتی جہنم اچھی ہے یا نعمتوں بھری جنت

اچھی ہے؟

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهِ وَّ

صَحْبِهِ اَجْمَعِينَ

○○○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

، اَمَّا بَعْدُ !

تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عز و شرف والی کتاب، عظمت اور فضیلت والی کتاب، خیر و برکت سے مالا مال، ہدایت اور حکمت سے لبریز، شک و شبہ سے بالاتر، حق و باطل میں فرق کرنے والی، جہالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے منور کرنے والی، ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی اور انکار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرانے والی، بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت..... قرآن مجید، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کلام، جس رات نازل ہوا، اس رات کی عبادت ہزار مہینے (یا 83 سال) کی عبادت سے افضل قرار دی گئی۔ (سورۃ القدر، آیت نمبر 1 تا 3) قرآن مجید کی فضیلت میں اگر صرف یہی ایک آیت نازل کی گئی ہوتی تب بھی قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کے لئے کافی تھی، لیکن رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کے فضائل اور فیوض و برکات کے بارے میں جو احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے امت محمدیہ کا ہر فرد اگر ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزار دے تب بھی حق شکر ادا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے فضائل پر مشتمل چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ”تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید دیکھے اور سکھائے۔“ (بخاری)

② ”قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔“ (مسلم)

③ ”قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔“ (ابن ماجہ)

④ ”قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔“ (ابن ماجہ)

⑤ ”قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔“ (بخاری)

⑥ ”قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔“ (مسلم)

⑦ ”قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراماً) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔“ (مسلم)

⑧ ”قرآن مجید کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اہل ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔“ (طبرانی)

⑨ ”اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و ما فیہا کی ساری دولت بیچ ہوگی۔“ (احمد)

⑩ ”قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔“ (ترمذی)

ہم نے قرآن مجید کے ان گنت فضائل میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ قارئین کرام کو فضائل قرآن کی مزید احادیث کتاب کے ابواب میں مل جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید کے بے حد و حساب فضائل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید کی تلاوت، تحفیظ، تدریس اور تعلیم کا ایسا والہانہ جذبہ پیدا کر دیا تھا کہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیاں قرآن مجید کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، بچپن میں ہی دولت ایمان سے بہرہ ور ہو گئے۔ ایمان لانے کے بعد

حضور سفر میں سائے کی طرح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور قرآن مجید سکھنے میں گہری دلچسپی لیتے۔ ایک رات دوران نماز اونچی آواز میں تلاوت کر رہے تھے رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تلاوت سنتے رہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ”جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی لہجے میں پڑھے جس میں وہ نازل ہوا ہے تو وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کا انداز اپنائے۔“ قرآن فہمی کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود فرمایا کرتے ”اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا اللہ نہیں، اسی کے فضل و کرم سے مجھے قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں علم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور اس کا شان نزول کیا ہے۔ جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص قرآن مجید کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات رکھتا ہے تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔“

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے شوق تلاوت کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد رات بھر میں سارا قرآن ختم کر لیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ”مجھے ڈر ہے تمہاری عمر لمبی ہوگی اور عمر بھر یہ پابندی کرنی تمہارے لئے مشکل ہوگی، لہذا مہینہ بھر میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرو۔“ (یعنی روزانہ ایک پارہ) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو۔“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اچھا سات دن میں ختم کر لیا کرو۔“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے مزید کم کرنے کی اجازت نہ دی۔ (ابن ماجہ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد دن رات قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ قرآن مجید اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے ”میرے رب کی کتاب، میرے رب کا کلام“ اور پھر خشیت الہی سے رونے لگتے۔

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید سن کر ایمان لائے تھے۔ قرآن مجید کے ایسے شیدائی ابنے کہ ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کے ہی ہو کر رہ گئے۔ دوسرے لوگ رات کو جب نیند کی آغوش میں چلے

جاتے تو حضرت اسید بن حفصہ رضی اللہ عنہ رات کی تنہائی میں خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیتے۔ ایک رات تلاوت کر رہے تھے کہ آسمان سے روشن قدیلیں نازل ہوتی نظر آئیں۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ تو فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو فرشتے بالکل تمہارے قریب آ جاتے اور لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔“

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بڑی دسوز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جسے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے اور خشیت الہی سے ان پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا ”عقبہ! قرآن سناؤ۔“ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تلاوت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ”قرآن دوست“ کے نام سے مشہور تھے۔ غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر اسلامی لشکر نے ایک پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کیا۔ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ”آج کی رات پہرہ کون دے گا؟“ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اور ان کے مواخاتی بھائی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فوراً بول اٹھے ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم پہرہ دیں گے۔“ پہرہ کا وقت شروع ہوا تو حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”آپ رات کے پہلے حصہ میں سونا پسند کریں گے یا پچھلے حصہ میں؟“ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں پہلی رات آرام کروں گا اور پچھلی رات پہرہ دوں گا۔“ حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے پہرہ کا وقت ضائع کرنا پسند نہ کیا، وضو کر کے اللہ کے حضور قیام میں مصروف ہو گئے۔ دسوز اور شیریں آواز میں سورہ کہف کی تلاوت کرنے لگے۔ دشمن تعاقب میں تھا۔ اس نے درے میں کھڑا پہرے دار دیکھا تو اسے تیر کا نشانہ بنایا جو حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ تلاوت کلام پاک میں اس قدر محو تھے کہ تیر نکالا اور اسے دور پھینک دیا، لیکن تلاوت بدستور جاری رکھی۔ دشمن نے دوسرا تیر پھینکا، وہ بھی نشانے پر لگا۔ تلاوت قرآن میں مگن حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر بھی جسم سے نکال پھینکا اور تلاوت جاری رکھی۔ دشمن نے تیسری مرتبہ تیر مارا تو وہ بھی نشانے پر لگا، خون کا

فوارہ بننے لگا تب حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو گھبرا کر فرمایا ”عباد! تم نے مجھے پہلا تیر لگنے پر کیوں نہ جگا دیا؟“ حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ”اللہ کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی ذمہ داری کا احساس نہ ہوتا تو میری جان چلی جاتی تب بھی میں نماز اور تلاوت کا سلسلہ منقطع نہ کرتا۔“

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شدید خواہش کے باوجود کم سنی کے باعث غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے جس کا انہیں شدید رنج تھا۔ رسول رحمت ﷺ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایک روز اپنی والدہ کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ والدہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرے بیٹے زید کو قرآن مجید کی سترہ سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ اس طرح صحیح تلفظ میں پڑھتا ہے جس طرح آپ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو اس سے سن لیں۔“ رسول رحمت ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو بہت خوش ہوئے اور جب آپ ﷺ کو یہ علم ہوا کی زید عربی لکھنا بھی جانتا ہے تو فرمایا ”زید! میرے لئے یہود کی عبرانی زبان سیکھو مجھے ان پر اعتماد نہیں۔“ اور یوں نو جوان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی برکت سے رسول اکرم ﷺ کی قربت میسر آ گئی اور بعد میں کاتب وحی کے اہم ترین منصب پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مسلسل آنسو بہتے رہتے۔ تلاوت میں اس قدر رقت ہوتی کہ مشرکین مکہ کے بچے، عورتیں اور مرد جمع ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید سنتے رہتے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا۔ صحیح تلفظ اور خوبصورت آواز میں تلاوت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ ابی بن کعب کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات بتلائی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔“ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی سے رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ہی باجماعت نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس قدر پر سوز آواز میں تلاوت فرماتے کہ پاس سے گزرنے والوں کے قدم ہتھم جاتے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ دیر تک کھڑے ہو کر ان کی تلاوت سنتے رہے اور اس قدر خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیوں بیان فرمائی۔ ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسی تلاوت کرنے والے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔“

رسول اکرم ﷺ قرآن مجید دوسروں کو سناتے بھی اور دوسروں سے سننا بھی پسند فرماتے۔ نماز تہجد میں جب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس قدر روتے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آنے لگتی۔ جب دوسروں سے سننے پر طبیعت آمادہ ہوتی تو خود کہہ کر دوسروں سے قرآن مجید سنتے۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ النساء کی آیات پڑھنی شروع کیں۔ جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا﴾ تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اپنے آپ پر ضبط نہ رہا اور فرمایا ”عبداللہ! بس کرو۔“

طائف سے ایک وفد حاضر خدمت ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے وفد کے سب سے کم عمر رکن حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا گورنر مقرر فرمایا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باقی حضرات کی نسبت قرآن مجید سب سے زیادہ یاد تھا۔

یمن میں گورنر مقرر کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے افراد کا انتخاب فرمایا جو سب سے اچھے قاری اور قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے والے تھے یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب قاری ہیں جن کی وجد آفریں قراءت سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ! تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے لجن داودی سے نوازا ہے۔“ رسول اکرم ﷺ نے یمن کے ایک صوبے کا گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور دوسرے صوبے کا گورنر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔ گورنری کے زمانے میں دونوں حضرات ایک دفعہ اکٹھے ہوئے تو باہمی دلچسپی کے امور میں یہ گفتگو بھی شامل تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ : ابو موسیٰ! آپ قرآن مجید کی تلاوت کب اور کتنی کرتے ہیں؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: میں تو بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے اور سواری پر ہر وقت تلاوت کرتا ہوں (اور یوں روزانہ کی منزل پوری کرتا ہوں)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ اپنی تلاوت کی منزل کیسے پوری کرتے ہیں؟
 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: میں تو پہلی رات سو جاتا ہوں کچھ نیند پوری کر کے اٹھتا ہوں اور پھر تلاوت کرتا ہوں۔ ثواب کی نیت سے سوتا ہوں ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے اور اپنے عہد خلافت میں مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے حافظ قرآن یا عالم قرآن ہونے کا معیار مقرر فرما رکھا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کے تمام ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دیگر کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے بھی یہی معیار مقرر تھا۔ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو مکہ سے باہر جانا پڑا تو اپنے پیچھے عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ”اپنے پیچھے قائم مقام کس کو بنایا ہے؟“ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ”عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”یہ شخص کون ہے؟“ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ”غلاموں میں سے ہے لیکن قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری اور علم الفرائض (وراثت کے مسائل) کا سب سے بڑا عالم ہے۔“ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عزت بخشا ہے اور بعض کو ذلیل کرتا ہے۔“

عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سرکاری طور پر قرآن مجید کی تعلیم اور تبلیغ کا اس قدر اہتمام تھا کہ گورنر شام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ باشندگان شام کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے آپ ایسے علماء بھیجیں جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اور دینی احکام سکھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے درج ذیل پانچ جلیل القدر علماء کو طلب فرمایا ① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ② حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ③ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ ④ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ⑤ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ۔ اور انہیں بتایا کہ

اہل شام نے قرآن مجید سیکھنے کے لئے مجھ سے مدد طلب کی ہے۔ آپ حضرات میرے ساتھ تعاون کریں میں تم میں سے تین افراد کو شام بھیجنا چاہتا ہوں حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بڑھاپے کی وجہ سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے سفر کرنے سے معذور تھے۔ لہذا باقی تینوں حضرات جانے کے لئے تیار ہو گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ تعلیم کا آغاز حمص (شہر کا نام) سے کرنا وہاں سے مطمئن ہو جاؤ تو تم میں سے ایک حمص میں ہی تعلیم کا کام جاری رکھے ایک دمشق چلا جائے اور وہاں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے اور تیسرا فلسطین چلا جائے اور وہاں کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق روانہ ہو گئے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فلسطین چلے گئے۔

قرآن مجید کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کے اس گہرے تعلق کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ ان تمام فیوض و برکات سے مالا مال تھے جن کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی انفرادی زندگی میں ایمان، تقویٰ، نیکی، اللہ اور اس کے رسول سے محبت، توکل، قناعت، امانت، دیانت، صداقت، صبر اور شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے وہ اس طرح متصف تھے کہ ان کے بعد دوبارہ ایسے انسان پیدا ہی نہ ہوں گے۔ قرآن مجید کی برکت سے ان کا معاشرہ عدل، احسان، ایثار، ہمدردی، قربانی، باہمی اخوت و محبت، امن و سلامتی، خوشحالی اور دیگر خیر و برکات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عزت، عظمت، عروج اور ایسا غلبہ عطا فرمایا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآن مجید کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے کفار کی طاقت، قوت اور اسلحہ کا خوف جاتا رہا۔ مسلمان بغیر کسی ٹیکنالوجی اور ایجاد کے پوری دنیا پر چھا گئے۔ عہد نبوت کو تو چھوڑیے، عہد صحابہ اور عہد تابعین میں جب مسلمان عرب ملکوں سے نکل کر دورِ اجنبی سرزمین اندلس پر پہنچے تو مورخین لکھتے ہیں: ”اندلس پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت چھائی ہوئی تھی کہ اسلامی لشکر کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ جدھر رخ کرتا فتح و کامرانی اس کے ہمرکاب چلتی۔ اندلسی خود پیش قدمی کر کے صلح کرتے۔ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتے جاتے۔“ ❶

اندازہ فرمائیں 92ھ میں طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ صرف سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جبرالٹر پر

اترے۔ وہاں کے حاکم تھیوڈو میر سے مقابلہ ہوا۔ تھیوڈو میر شکست کھا کر فرار ہوا اور اپنے بادشاہ راڈرک کو لکھا: ”ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں، زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں۔“ ❶

اس اطلاع کے بعد راڈرک خود ایک لاکھ کی فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اس وقت طارق بن زیاد ؓ کے ساتھ صرف بارہ ہزار کی فوج تھی۔ طارق بن زیاد ؓ نے اسلامی لشکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جہاد کی فضیلت پر خطبہ دیا۔ شہادت کی اہمیت بتائی اور اللہ کی نصرت کے وعدے یاد دلائے۔ اسلامی لشکر اللہ کا نام لے کر اپنے سے دس گناہ کیل کانٹے سے لیس لشکر جرار سے ٹکرا گیا اور فتح یاب ہوا۔ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا میں ڈوب مرا۔ راڈرک کو شکست دینے کے بعد طارق بن زیاد ؓ نے پے در پے قرطبہ، تد میر، طلیطلہ، قومونہ، اشبیلیہ اور ماردہ پر کہیں جنگ کئے بغیر اور کہیں جنگ کے بعد قبضہ کیا اور فرانس کی سرحدوں پر جادو تک دی۔

دنیا میں اس عزت، عروج اور غلبہ کا وعدہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایمان، نیکی، تقویٰ، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، اغواء، شراب، زنا، جوا، فحاشی، بے حیائی، بد امنی اور بد حالی میں مبتلا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال ؓ:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ و ارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هَذَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾ (123:20)

”پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔“ (سورہ طہ، آیت نمبر 123)

قرآن مجید سر تا سر ہدایت ہے:

قرآن مجید کے نزول کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ﴾ ترجمہ: ”تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آگئی ہے۔“ (سورہ الانعام، آیت نمبر 157) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَهْدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ ترجمہ: ”اور بے شک یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔“ (سورہ النمل، آیت نمبر 77) یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ و اعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اسے پڑھتا ہے یا سنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذہن میں تعصب یا ہٹ دھرمی نہ ہو۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی عہد کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ شاعر بھی تھے کسی کام سے مکہ گئے تو قریش مکہ نے رسول اکرم ﷺ کے خلاف کان بھرنے شروع کر دیئے جس سے وہ آپ ﷺ کے بارے میں سخت بدگمان ہو گئے۔ ایک روز طفیل بن عمرو دوس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو حرم میں نماز پڑھتے دیکھا، قرآن مجید کے چند جملے سنے تو محسوس کیا یہ تو بڑا اچھا کلام ہے۔ اپنی بدگمانی پر کچھ نادم سے ہوئے۔ جب رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر گھر چلے تو طفیل بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہوئے، گھر پہنچ کر عرض کیا ”میں فلاں فلاں قبیلہ سے ہوں قریش کے سرداروں کے کہنے پر آپ کے بارے میں سخت بدگمان تھا حتیٰ کہ میں نے اپنے کانوں میں روٹی ٹھونس لی تھی حرم میں آپ کی زبان مبارک سے چند کلمات سنے ہیں جو مجھے اچھے لگے ہیں آپ مجھے تفصیل سے بتائیے آپ کیا کہتے ہیں؟“ جواب میں نبی اکرم ﷺ نے سورہ اخلاص اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

② حضرت ضحاک ازدی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم ﷺ کے دوست تھے مکہ آئے، تو لوگوں نے بتایا کہ محمد ﷺ تو دیوانے ہو گئے ہیں۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ جھاڑ پھونک کے ماہر تھے۔ اس ارادے سے رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے کہ ان کا علاج کروں گا تاکہ وہ صحت مند ہو جائیں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مدعا پیش کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے پہلے کلمہ شہادت ادا فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی اور اس کے بعد قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ ضحاک ازدی رضی اللہ عنہ کو یہ کلام پاک اتنا پسند آیا کہ دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ ضحاک ازدی رضی اللہ عنہ سننے کے بعد کہنے لگے ”میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کانوں کا کلام سنا ہے، شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے مگر یہ کلام تو سمندر کی تہہ تک پہنچنے والا کلام ہے۔“ حضرت ضحاک ازدی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری قوم کی طرف سے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آپ ﷺ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ایک روز میں رسول اکرم ﷺ کو ستانے کے لئے گھر سے نکلا، آپ ﷺ مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہو چکے تھے، میں جب حرم پہنچا تو آپ ﷺ نماز میں سورہ الحاقہ تلاوت فرما رہے تھے میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور سننے لگا۔ قرآن پاک کے پُر اثر کلام پر میں حیران ہو رہا تھا کہ یکا یک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے۔ تب فوراً ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ رَّسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلٍ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ ”یہ رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔“ (سورہ الحاقہ، آیت 40-41) میں نے اپنے دل میں سوچا اگر یہ شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے۔ اسی وقت آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿وَلَا بِقَوْلٍ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَدَّكُرُوْنَ ۝﴾ ”اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے مگر تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔“ ﴿تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ ”یہ کلام تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔“ (سورہ الحاقہ، آیت 42-43) رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے

ادا کی گئی قرآن مجید کی یہ آیات میرے دل پر اسلام کا نقش اولین ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے ننگی تلوار لے کر نکلے، راستے میں اپنی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو اٹے پاؤں بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید کے اوراق چھپا لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہن اور بہنوئی دونوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ بہن کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ندامت محسوس ہوئی، تو کہا اچھا لاؤ دکھاؤ وہ صحیفہ، جو تم پڑھ رہے تھے، بہن نے وضاحت کی کہ تم شرک کی وجہ سے نجس ہو، پہلے غسل کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، صحیفہ سورہ طہ کی آیات پر مشتمل تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا، تو کہنے لگے ”کیا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے“ حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ تبصرہ سن کر باہر نکل آئے اور کہا ”عمر! مجھے امید ہے اللہ نے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں چن لیا ہے۔ پس اے عمر! آؤ اللہ کی طرف، آؤ اللہ کی طرف۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دار ارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور حلقہ بغوش اسلام ہو گئے۔

④ مدینہ منورہ میں دین اسلام کے اولین خوش نصیب مبلغ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر قبیلہ بنو عبد الاشہل کے باغ میں کچھ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ بنو عبد الاشہل کے سردار اسید بن خضیر آئے اور درشت لہجے میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا ”تم ہمارے آدمیوں کو بے وقوف بنا رہے ہو خیریت چاہتے ہو تو فوراً یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ کبھی اس طرف کا رخ نہ کرنا۔“ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑے تحمل اور نرمی سے فرمایا ”میرے بھائی! آپ تشریف رکھیں اور ایک دفعہ میری بات سن لیں، پسند آئے تو مانیں، نہ آئے تو رد کر دیں۔“ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر اسید بن خضیر کا سارا غصہ جاتا رہا، بیٹھ گئے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسلام کے چند احکام بتانے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت

شروع کی ادھر تلاوت ختم ہوئی ادھر اسید بے اختیار بول اٹھے۔ ”کیسا اچھا دین اور کیسا اعلیٰ کلام ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟“ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ”غسل کر کے حق کی شہادت دیں اور نماز پڑھیں۔“ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قرآن مجید گزشتہ چودہ صدیوں سے پوری دنیا کے انسانوں کو مسلسل نور ہدایت سے منور کر رہا ہے جس طرح یہ پہلوں کے لئے ہدایت تھا اسی طرح پچھلوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ قرآن مجید کے فیوض و برکات میں آج تک کبھی کمی آئی ہے نہ تعطل پیدا ہوا ہے۔ چند مثالیں ماضی قریب کی ملاحظہ فرمائیں۔

① پولینڈ میں ایک یہودی ربّی عالم گھرانے میں (1900ء) پیدا ہونے والے لیو پولڈ نے ویانا یونیورسٹی میں فلسفہ اور آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود لیو پولڈ کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا صحیح مقصد معلوم نہ تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ سچی ذہنی مسرت کیسے اور کہاں سے حاصل کریں؟ بار بار احساس ہوتا کہ ہم کسی اندھے جنگل میں محسوس ہیں جہاں درندوں کا خوف بھی لاحق ہے اور منزل کا سراغ لگانا بھی نامعلوم۔ میں نے پہلی بار عیسائیت کا مطالعہ کیا اسے سمجھنے کی کوشش کی مگر بہت جلد مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ عیسائیت جسم روح اور عقیدہ و عمل کے درمیان افسوسناک تفریق کی حامل ہے جو اس زمانے کے انسانوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔ 1922ء کے اواخر میں جرمن کے ایک اخبار نے لیو پولڈ کو مشرق وسطیٰ کا نمائندہ مقرر کر دیا جہاں اسے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ لیو پولڈ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے سامنے اسلام کی ایک ایسی مکمل تصویر آ گئی جس نے مجھے حیرت زدہ اور مدہوش کر دیا، روح اور مادہ کی یکساں اہمیت، عقل کی کار فرمائی، پیغمبر اسلام کی بھرپور روحانی، معاشرتی، سیاسی زندگی اور اسلام کا بین الاقوامی مزاج دیکھ کر اسلام کے لئے میرا استغراق مزید بڑھ گیا۔ ستمبر 1926ء میں ایک شب میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ زمین دوز ترین میں سفر کر رہا تھا میرے سامنے کی سیٹ پر ایک جوڑا بیٹھا تھا، لباس اور ہیرے کی انگوٹھیوں سے متمول نظر آ رہا تھا، لیکن چہرے اطمینان اور مسرت سے خالی تھے۔ وہ بہت غمزہ اور

حراما نصیب دکھائی دیتے تھے۔ میں نے ڈبے میں نظر گھا کر دیکھا، ہر شخص بظاہر خوشحال لیکن ہر شخص کے چہرے پر ایک مخفی الم کی جھلک موجود تھی۔ میں نے اس احساس کا ذکر اپنی بیوی سے کیا تو اس نے بھی یہ کہہ کر میری تائید کی ”واقعی یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ جہنم کی زندگی گزار رہے ہیں۔“

گھر واپس آیا تو میز پر قرآن مجید کا نسخہ رکھا تھا۔ میری نگاہ اچانک اس کے نکلے ہوئے صفحے پر پڑ گئی جن پر یہ آیات لکھی تھیں ﴿اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ﴾ ۱۰ ﴿حَتٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ ۱۱ ﴿کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ۱۲ ﴿ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ۱۳ ﴿کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ﴾ ۱۴ ﴿لَسَرُوْنَ الْجَحِیْمَ﴾ ۱۵ ﴿ثُمَّ لَتَرُوْنَهَا عَیْنِ الْیَقِیْنِ﴾ ۱۶ ﴿ثُمَّ لَتَسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ﴾ ۱۷ ترجمہ: ”تم لوگوں کو حصول کثرت کی دوڑ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم لب گور پہنچ جاتے ہو (یہ طرز زندگی) ہرگز درست نہیں۔ عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا پھر سن لو، ہرگز نہیں، عنقریب تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا، ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کا انجام) جانتے (تو کبھی یہ طرز عمل اختیار نہ کرتے) تم جہنم دیکھ کر رہو گے پھر سن لو، کہ تم بالیقین جہنم کو دیکھو گے پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“ (سورہ الکاکثر) میں ایک لمحہ کے لئے گم سم ہو گیا۔ میرے ہاتھوں میں جنبش تھی میں نے بیگم کو آواز دی اور کہا ”دیکھو کیا یہ اس صورت حال کا جواب نہیں جو گزشتہ رات ہم نے ریل میں دیکھی تھی۔“ ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب بھی مل گیا اور بہت سے متعلقہ شکوک و شبہات بھی ختم ہو گئے۔ ہم نے سوچا یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے جو چودہ سو سال پہلے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی جس میں ہمارے اس پیچیدہ اور مشینی دور کی ٹھیک ٹھیک تصویر پیش کر دی گئی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن مجید کسی انسان کی تصنیف نہیں ہے۔ انسان لاکھ سمجھدار، حکیم اور داناسی، مگر وہ چودہ سو سال قبل اس عذاب کی پیش گوئی نہیں کر سکتا جو بیسویں صدی کے لئے خاص تھا۔ دوسرے ہی روز میں برلن میں مسلمانوں کی انجمن کے صدر کے پاس گیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ یونانی زبان میں ”لیو“ شیر کو کہتے ہیں، لہذا میرا نام محمد اسد تجویز کیا گیا۔

یہ وہی محمد اسد ہیں جو اپنے علم اور عمل کی وجہ سے بعد میں علامہ محمد اسد کہلائے۔ جنہوں نے ایک انتہائی

دقیق اور قابل قدر کتاب ”Road to Macca“ (جانب بطحا) تصنیف کی جسے پڑھ کر بے شمار لوگوں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔

② ڈاکٹر عبدالرحمن بارکر امریکی ریاست واشنگٹن کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ایک روز اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا تو والد نے کہا ”میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا بتا سکتا ہوں میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور مجھے زندگی میں اس کی ضرورت بھی کیا ہے جبکہ ہر آسائش میسر ہے۔“ ① ڈاکٹر بارکر کہتے ہیں: اپنے والد کا یہ جواب سن کر میں نے یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی مقدس کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ان میں سوائے تضادات اور اختلافات کے کچھ نہ پایا۔ اسلام کے بارے میں تاثیر یہ تھا کہ یہ وحشیوں، پاگلوں اور جنونیوں کا مذہب ہے، لہذا قرآن کا مطالعہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ 1951ء میں مجھے ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا جہاں میری ملاقات ایک مسلم نوجوان سے ہوئی جو مجھے اپنے گھر لے گیا اس نوجوان کے والد نے میرا پر تپاک خیر مقدم کیا۔ ان کی باتوں میں مجھے خلوص، صداقت اور محبت محسوس ہوئی۔ نہایت سادہ اور صاف الفاظ میں انہوں نے مجھے اسلام کے متعلق کچھ بنیادی باتیں بتائیں۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ کچھ مدت کے بعد مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بہار کے جنگلوں میں جانا تھا۔ رخصت کرتے ہوئے نوجوان کے والد نے مجھے چند کتابیں دیں جن میں محمد پکتھال کا انگریزی ترجمہ والا قرآن مجید بھی تھا۔ بہار کے جنگلوں میں تنہائی میسر تھی۔ ماحول بھی قدرت کی دلفریبیوں اور رعنائیوں سے معمور تھا۔ خیال آیا قرآن مجید کا مطالعہ ہی کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا تو سورہ کوثر سامنے آگئی۔ پڑھنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیر و نشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ الفاظ کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا۔ معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی۔ میں پڑھتا چلا گیا اور یوں محسوس کیا کہ اب حیات کے قطرے مرجھائے ہوئے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔ دل پابنا کہ قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیمات پر ایمان لے آؤں، لیکن مادہ پرست ماحول میں پرورش پائے ہوئے ذہن کا کبر و غرور، شکوک و شبہات پیدا کر رہا تھا۔ دل اور دماغ میں کشمکش شروع ہو گئی۔ بہار

① لمحہ ہجر کے لئے قرآن مجید کی آیت کریمہ پر غور فرمائیں ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ﴾ ترجمہ ”ہرگز نہیں انسان سرکش اختیار کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔“ (سورہ العلق، آیت 6-7)

سے واپس لکھنؤ آیا تو آتے ہی مولوی صاحب سے ملا، اپنے شکوک و شبہات پیش کئے۔ مولوی صاحب نے نہایت حکیمانہ اور مدلل انداز میں میرے شکوک و شبہات رفع کئے۔ اب قلب و ذہن میں ابدی صداقت کو سینے سے لگا لینے کا بے پناہ جذبہ اُمِّد آیا تھا آنکھیں بے یقینی کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بے تاب ہو گئیں اور زبان پر بے ساختہ کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

③ ڈاکٹر غریبیہ فرانس میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور فرانسیسی پارلیمنٹ کے رکن بنے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں: ”میری جوانی سمندری سفر میں گزری۔ سمندر کے نظاروں اور سفروں کا شوق ہی گویا میرا مقصد زندگی تھا۔ اس شوق کے علاوہ میرا دوسرا مشغلہ کتابوں کا مطالعہ تھا۔ یہی ذوق مجھے مطالعہ قرآن تک لے آیا۔ ایک روز میں قرآن مجید کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ نظریں سورہ نور کی ایک آیت پر جم گئیں جس میں گمراہ شخص کی مثال سمندری نظارے کے حوالے سے بیان کی گئی تھی ﴿اَوْ كَظُلُمْتَ فِیْ بَحْرٍ لَّیْجٍ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَتْ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدُهٗ لَمْ یَبْکُذْ یُرٰہَا﴾ ترجمہ: ”مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا ہو پھر موج کے اوپر ایک دوسری موج چھائی ہوئی اس کے اوپر بادل ہو اس طرح تاریکی پر تاریکی مسلط ہے (اور اس کی حالت یہ ہے کہ) جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 40) جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور انداز بیان سے بے حد متاثر ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اس کتاب کے مصنف (محمدؐ) ضرور ایسے شخص ہوں گے جن کے دن، رات میری طرح سمندروں میں گزرے ہوں گے لیکن اس کے باوجود مجھے حیرت اس بیان کے مختصر مگر جامع اور بلیغ الفاظ اور اسلوب پر تھی گویا بات کہنے والا خود رات کی تاریکی، بادلوں کے گہرے سائے اور موجوں کے طوفان میں ایک جہاز پر کھڑا ہے اور ڈوبتے شخص کی حالت دیکھ رہا ہے، تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمد عربیؐ اسی شخص تھے اور انہوں نے زندگی بھر سمندری سفر نہیں کیا۔ اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ محمدؐ کی آواز نہیں بلکہ اس ہستی کی آواز ہے جس نے سمندروں

سمیت کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ میں نے قرآن مجید کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا۔ اب میرے سامنے مسلمان ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، چنانچہ شرح صدر کے ساتھ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

④ برطانیہ میں پیدا ہونے والے کیٹ سٹیونز جو اسلام قبول کرنے کے بعد یوسف اسلام کے نام سے معروف ہوئے، مشہور موسیقار اور پاپ سٹار تھے۔ قرآن مجید سے ان کا رابطہ اپنے بڑے بھائی ڈیوڈ کے ذریعہ ہوا جو مقامات مقدسہ کی غرض سے بیت المقدس گئے اور واپس آ کر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ خرید کر اپنے بھائی کو تحفہ کے طور پر دیا۔ یوسف اسلام کہتے ہیں ”میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا، جوں جوں آگے بڑھتا گیا مایوسی اور اداسی کا پردہ چاک ہوتا گیا۔ رفتہ رفتہ زندگی کا ایک واضح مفہوم میری سمجھ میں آنے لگا میں جس حقیقت کے حصول کے لئے بھٹک رہا تھا وہ قرآن مجید کے مطالعہ سے حاصل ہو گئی۔ شک کے سارے کانٹے ایک ایک کر کے نکل گئے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نظر آئے جن کی صرف ایک ہی تصویر قرآن مجید نے پیش کی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے، نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نظر آئے جنہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا، میں ڈیڑھ سال تک قرآن مجید کو بار بار پڑھتا رہا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں اس قرآن کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور یہ قرآن میرے لئے نازل ہوا ہے۔ میں اب تک کسی مسلمان سے نہیں ملا تھا لیکن مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے یا تو جلد ہی مکمل طور پر ایمان لے آنا ہوگا یا موسیقی کے دھندے میں پھنسا رہنا ہوگا۔ یہ کشمکش کا وقت میرے لئے بڑا کٹھن تھا۔ آخر ایک روز کسی نے میرے سامنے لندن کی نئی مسجد کا ذکر کیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا، میرے قدم خود بخود مسجد کی طرف اٹھنے لگے۔ نماز جمعہ کے بعد میں نے قبول اسلام کا اعلان کیا اور یوں مسلمانوں کی عظیم برادری سے میرا تعلق قائم ہو گیا۔ ①

⑤ محترمہ پولی این امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی عملی زندگی اختیار کی تو ایک روز کسی مسلمان ہمسائی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کے لئے دیا۔ پولی این نے یہ ”کتاب“ لے کر شلیف پر رکھ دی، کبھی کبھار اسے دیکھ لیتی۔ قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات دیکھ کر

پولی این کو قرآن مجید سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ پولی این کہتی ہیں کہ ایک روز میں معمول سے زیادہ کام کر کے تھکی سی تھی۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ سورہ مزمل پڑھ رہی تھی جس کے آخر میں دوبار یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے ”جب تم تھکے ہو تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔“^۱ میں تھکی ہوئی تو تھی ہی۔ خیال آیا کہ اب مجھے بھی آرام کرنا چاہئے اور مزید قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔ خود قرآن بھی تو یہی کہہ رہا ہے۔ میں نے قرآن بند کر دیا مگر بستر پر لیٹے لیٹے خیالات کا تانتا بندھ گیا۔ عجیب کتاب ہے کہ اگر تم تھکے ہوئے ہو تو قرآن اتنا پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ تھکاوٹ کے باوجود میں نیند نہ کر سکی ایک پلپل سی مچ گئی۔ اب قرآن مجید سے ایک کشش سی پیدا ہوگئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ ایک روز میں نے معمول کے مطابق قرآن اٹھایا۔ سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کی۔ درج ذیل آیات پڑھیں ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝﴾ ترجمہ: ”ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا پھر اس مٹی کے ست کو ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اس سے ایک مخلوق پیدا کر دی پس اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔“ (سورہ المؤمن، آیت نمبر 12-14) عجیب و غریب طمانیت کی کیفیت محسوس کی۔ یہ تو وہی بات ہے جو سائنس آج کہہ رہی ہے جبکہ محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ بات بتادی تھی۔ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ الراساؤنڈ، ایکسرے اور دوسری جدید مشینیں تو اس وقت نہیں تھیں، اسی وقت دل نے گواہی دے دی کہ محمد ﷺ کی راہنمائی یقیناً کسی بڑی طاقت (یعنی اللہ تعالیٰ) نے کی ہے۔ چنانچہ شرح صدر کے ساتھ میں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ کا اقرار کیا اور امت مسلمہ میں شامل ہوگئی۔

⑥ محترمہ لیلیٰ پولینڈ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں پھر اپنے خاندان کے ہمراہ کینیڈا منتقل

① ﴿فَافْرِءْ مَا تَسْتَسْر من القرآن﴾ ترجمہ: ”جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔“ (سورہ المزمل، آیت نمبر 20)

ہو گئیں۔ دوران تعلیم لیلیٰ کی ملاقات ایک مسلمان لبنانی طالب علم سے ہوئی دونوں اپنی ملاقاتوں میں مذہب پر بحث کرتے۔ باعث نزاع بات یہ تھی کہ ”اللہ ایک ہے یا تین؟“ لیلیٰ کہتی ہیں کہ لبنانی طالب علم کا یہ جملہ ”اللہ صرف ایک ہے“ ہر وقت میرے ذہن میں گونجتا رہتا تاہم مجھے پورا یقین تھا کہ ایسی سوچ رکھنے والا پاگل ہے۔ دو تین ماہ اسی ادھیڑ بن میں گزر گئے۔ ایک روز میں اپنے گھر والوں کے ساتھ چرچ گئی تو مجھے پہلی بار چرچ والوں کی یہ بات عجیب سی محسوس ہوئی کہ ”اللہ، اس کا بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک بنتے ہیں۔“ ان الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں سوچنے لگی ”اگر اللہ ایک ہے تو اسکے بیٹے اور روح اللہ کا کیا مطلب ہے؟“ یہ تثلیث کا معاملہ تو عقلی اعتبار سے بالکل ہی ناقابل فہم تھا جبکہ ایک مسلمان لبنانی نوجوان کی بات قابل فہم تھی کہ ”اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔“ اسی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا۔ میرے لئے قرآن مجید کا مطالعہ ایک مسرور کن تجربہ تھا۔ رات کو جب سارے لوگ اپنے اپنے بستروں میں دیکے ہوتے تو میں قرآن مجید کا مطالعہ شروع کر دیتی۔ اسی دوران میں آنکھیں برستی رہتیں اور میں منہ تکیہ پر رکھ کر روتی رہتی۔ میں بہت خوش تھی اور شکر گزار تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم و عرفان سے نوازا تھا۔ اب میں زیادہ دیر تارکی اور جہالت سے سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی۔ کرسمس کا موقع آیا تو مزید ضبط کا یارا نہ رہا۔ میں نے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ توقع کے مطابق مجھے فوراً گھر سے نکال دیا گیا۔ دل اس خیال سے دکھی تھا کہ گھر والے چھوٹ رہے ہیں، لیکن اس خیال سے ذہن سکون سے معمور ہو گیا کہ میں نے اپنے رب کو پایا ہے۔

⑦ محترمہ سمیہ امریکہ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ مائیکرو بیاالوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ سمیہ کہتی ہیں کہ عیسائیت میں میرے لئے سب سے زیادہ ناقابل فہم بات عقیدہ تثلیث تھی۔ ایک اللہ وہ جو زمین و آسمان کا خالق اور مالک ہے، دوسرا اللہ وہ جس نے ہمارے گناہ معاف کروانے کے لئے قربانی دی، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور تیسرا اللہ روح القدس! پھر کس خدا کی عبادت کریں اور کس سے مانگیں؟ دوران تعلیم سمیہ کی ایک مسلمان لڑکے سے دوستی ہوئی۔ سمیہ نے اپنے دوست سے اس پریشانی کا اظہار کیا تو اس نے سمیہ کو قرآن مجید مطالعہ کے لئے فراہم کر دیا۔ سمیہ کہتی

ہیں قرآن مجید کے مطالعہ نے میری زندگی بدل کر رکھ دی، اسے پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعامات کا ذکر تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ وہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دے گا۔ میں قرآن پڑھتے ہوئے بے اختیار رونے لگی۔ میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا مجھے اپنی حماقتوں، نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پالینے پر مسرت بھی ہوئی۔ قرآن مجید کی سائنسی توجیحات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی۔ قرآن مجید نے سائنس کے ہر شعبہ کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی آج سے چودہ سو سال قبل کر دی تھی جبکہ اس وقت ان اصولوں کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، تب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے اور میں نے قبول اسلام کا فیصلہ کر لیا۔ سلامتی ہو حضرت محمد ﷺ پر کہ ان کی زندگی سارے مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

⑧ محترمہ مریم امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم چند مسلمان طالبات سے دوستی ہو گئی۔ محترمہ مریم اپنے ایمان لانے کا واقعہ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں ایک روز اپنی مسلمان سہیلی کو ملنے اس کے گھر گئی اور ساتھ مٹھائی کا تحفہ بھی لے گئی مگر اس نے مٹھائی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ وہ روزے سے تھی۔ میں نے وہ دن اس کے ساتھ بڑے تعجب سے گزارا کہ مسلمان کس طرح بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں اور پھر معمولات کے کام بھی کرتے ہیں۔ ایک روز میری سہیلی نے مجھے افطار پر مدعو کر لیا حالانکہ میں روزے سے نہیں تھی۔ میرے لئے اسلام کو جاننے کا یہ اچھا موقع تھا۔ میں نے ان کے مزاج و اطوار کو قریب سے دیکھا۔ روزہ رکھنے کا سبب بھی معلوم کیا۔ افطار کے بعد وہ سارے لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ امام صاحب نے جب قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو اسے سنتے ہی میرے دل پر ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہو گئی مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ امام صاحب اس روز نماز میں سورۃ الرحمن کی تلاوت کر رہے تھے۔ مجھے تلاوت سن کر بڑا سکون اور اطمینان محسوس ہوا بغیر کسی علم کہ میں کیا سن رہی ہوں، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مجھے حق مل گیا ہے۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا اظہار اپنی مسلمان سہیلی سے کیا تو اس نے مجھے مطالعہ کے لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، کچھ کتابیں اور چند کیٹشیں دیں۔ کچھ دنوں

کے بعد میں اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی۔^①

امر واقعہ یہ ہے کہ جو بھی شخص ہدایت کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہدایت ضرور نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ ترجمہ: ”وہ لوگ جو ہماری طرف آنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے ضرور دکھاتے ہیں۔“ (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 69)

”قرآن مجید کے فضائل“ پر کتاب لکھنے کے دوران مجھے کم از کم دو صد خوش نصیب نو مسلم مرد و خواتین کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس دوران دو باتیں میں نے واضح طور پر محسوس کیں۔

اولاً: ہر شخص کی ہدایت کا سبب کسی نہ کسی طرح قرآن مجید ہی بنا۔

ثانیاً: قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کے بعد جو لوگ شعوری طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ان کی زندگیوں میں ایسا زبردست انقلاب برپا ہوا کہ انہوں نے اپنی بقیہ ساری زندگی دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی یا کم از کم ان کے اندر دین اسلام کی کوئی نہ کوئی گرائنڈر خدمت سرانجام دینے کی شدید تڑپ پیدا ہو گئی۔ امریکہ کے عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے والی خاتون ”بیکلی ہاپکنز“ اسلام لانے کے بعد جس جذبے سے سرشار ہو گئیں اس کا اظہار انہوں نے درج ذیل الفاظ میں کیا:

”اگر میں دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا چلا کر انہیں بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات قرآن سے مل گئے ہیں۔ اب میں جانتی ہوں سچائی کیا ہے۔ دنیا کا ہر شخص اس سچائی کے ملنے پر اگر سو سال تک روزانہ سو بار اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی اس کا حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔“^②

قرآن مجید عظیم ہے اور ہمیشہ عظیم رہے گا۔ ہر طرح کی حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے کتاب ہدایت نازل فرمائی اور بے حد و حساب درود و سلام اس ہستی پر جس کے ذریعہ قرآن مجید ہم تک پہنچا اور صلاۃ و سلام ان پاکباز ہستیوں پر، جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور دعوت کے مقدس فریضہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

① خواتین کے اسلام لانے کے مذکورہ بالا چاروں واقعات دو ماہی محلہ ”تختہ نسواں“ لاہور، جون جولائی 2004ء سے لئے گئے ہیں۔

② تختہ نسواں، نو مسلمائے شہر، جون، جولائی 2004ء صفحہ نمبر 150

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنا ضروری ہے، لہذا جو شخص قرآن مجید سمجھ کر نہیں پڑھتا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں دنیاوی کتب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً قانون یا انجینئرنگ کی کتب جو شخص نہیں سمجھتا اسے ان کتب کو پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اس قسم کی مثالیں دیتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن مجید کا معاملہ دنیا کی دیگر تمام کتب سے مختلف ہے۔ قرآن مجید جہاں کتاب ہدایت ہے وہاں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ادا کئے ہوئے الفاظ بھی ہیں جنہیں خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہی ترتیب دیا ہے۔ اس لئے ان کو محض ادا کرنا یعنی ان کی تلاوت کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانَوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾ ترجمہ: ”بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ (کی نازل کردہ) آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے، بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 164) اس آیت مبارکہ میں قرآن مجید کی تلاوت کو واضح طور پر نبوت کا ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ خود رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی) ظاہر ہے یہ اجر و ثواب ہر اس شخص کے لئے ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے خواہ اس کے مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ تیسری بات یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کے لئے، پہلا مرحلہ تو تلاوت ہی ہے جو شخص تلاوت کرے گا وہی ترجمہ اور تفسیر بھی سمجھے گا اور جسے تلاوت نہیں آتی وہ ترجمہ اور تفسیر کیسے سیکھے گا؟ چوتھی بات یہ کہ تمام لوگوں کا ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر ایک جیسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کے ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر کا درجہ الگ الگ ہے جو شخص جس درجہ میں قرآن مجید سے استفادہ کر سکتا ہے اسے اسی درجہ میں ہی استفادہ کرنا چاہئے اور اس دوران اگلے مرحلہ کی اپنے اندر استعداد پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے، لہذا

یہ بات تو طے ہے کہ جو شخص قرآن مجید کا مفہوم سمجھے بغیر محض تلاوت کرتا ہے وہ بے مقصد یا بے فائدہ ہرگز نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ البتہ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے بعض شوقین حضرات قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے سکھانے کے بجائے اس کے ترجمہ اور تفسیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور روزانہ یا ہفتہ وار قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر پڑھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔^① ہمارے خیال میں یہ طرز عمل درست نہیں اور اپنے آپ کو قرآن مجید کی خیر و برکت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کا تعلق ہے اس کی اہمیت مسلم ہے۔ سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ میں یہی بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے فرائض نبوت میں قرآن مجید کا ترجمہ، تفسیر اور تشریح سکھانا بھی شامل تھا تا کہ لوگ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق عمل بھی کریں۔ احادیث مبارکہ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کے جو اتنے زیادہ فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنا، اس میں تدبر کرنا، اس کے مسائل اور احکام کو سمجھنا مطلوب ہے۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والا شخص بلاشبہ اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خیر و برکت حاصل کرتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے والے شخص پر تلاوت قرآن کا جو اثر ہوتا ہے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اس فرق کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اشارہ فرمایا ہے ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ ترجمہ: ”حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔“ (سورہ فاطر، آیت 28)

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے سلسلہ میں ہم یہاں ایک جلیل القدر صحابی، قادر الکلام شاعر اور اپنے قبیلے کے سردار حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ ایک روز قرآن مجید کی تلاوت سن رہے تھے۔ قناری نے سوزہ انبیاء کی

① ”نور ہدایت“ کے نام سے کسی نامعلوم ادارے نے مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ عربی متن کے بغیر شائع کیا ہے۔ طابع یا ناشر کا نام پتہ کچھ نہیں لکھا گیا۔

جب یہ آیت تلاوت کی ﴿لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا بھی ذکر ہے پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے؟ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 10)، تو حضرت اخف بن ۱؎ سن کر چونک اٹھے، کہنے لگے ذرا قرآن مجید تو لاؤ، دیکھوں میرا ذکر اللہ تعالیٰ نے کہاں کیا ہے؟

قرآن مجید کا بغور مطالعہ شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے کچھ لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں ملا ”وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں، آخر شب استغفار کرتے ہیں ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔“ (سورہ ذاریات، آیت 17-19) پھر کچھ ایسے لوگوں کا ذکر خیر آیا جن کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ”ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔“ (سورہ جمدہ، آیت 16) پڑھتے پڑھتے کچھ اور لوگوں کا تذکرہ آیا جن کی شان یہ بیان کی گئی تھی ”وہ لوگ خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کرتے ہیں اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت 134) حضرت اخف بن ۱؎ اپنے آپ کو پہچانتے تھے، کہنے لگے میرے اللہ میں تو ان لوگوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مزید مطالعہ کیا تو کچھ اور لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں ملا ”جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے اور شاعر آدمی کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟“ (سورہ صافات، آیت 35-36) ایسے بدنصیب لوگوں کا مزید ذکر ان الفاظ میں پایا ”جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔“ (سورہ زمر، آیت 45) قرآن مجید کا مطالعہ کرتے کرتے حضرت اخف رضی اللہ عنہ کو کچھ ایسے بد قسمت لوگ بھی ملے جن سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا ”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟“ وہ جواب دیں گے ”ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے“ (اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں) شکوک و شبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں کیا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔“ (سورہ مدثر، آیت 42-46)

حضرت اخف بن قیس ۱؎ اگرچہ اپنے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے لیکن انہیں یہ

اطمینان ضرور تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں اللہ کے باغیوں اور منکروں میں ان کا شمار نہیں، کہنے لگے ”میرے اللہ! ایسے لوگوں سے میری پناہ میں ان لوگوں سے بیزار ہوں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ پھر اپنی تلاش شروع کر دی بالآخر اپنا تذکرہ قرآن مجید کی ان آیتوں میں ڈھونڈ نکالا ”کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے، اللہ سے امید ہے کہ ان کے حال پر نظر کرم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑی مغفرت والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورہ توبہ، آیت 102) ساتھ ہی کچھ دوسرے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا ”اللہ کی رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں، جو گمراہ ہیں۔“ (سورہ الحجر، آیت 56) حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں پڑھیں تو کہنے لگے بس! بس! میں نے اپنے آپ کو پالیا، مجھے قرآن میں اپنا ذکر بھی مل گیا۔ خدا اور تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھ جیسے گنہگاروں کو فراموش نہیں فرمایا۔

حضرت اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے، لیکن جب تک قرآن مجید کو سمجھنے کی استعداد پیدا نہ ہو اس وقت تک تلاوت قرآن سے غفلت برتنا یا اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قرآن مجید شفا ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفاء ارشاد فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْوِينُكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۝﴾ (57:10)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا آگئی ہے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ لَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

”اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ قرآن خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

③ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً﴾ (44:41)

”اے محمد! کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔“ (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 44)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اولیٰ شفا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی آیت میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے، لیکن سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حم السجدہ کی آیات میں قرآن مجید کو مطلق شفا ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفا ہے۔ بہت سی احادیث بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ روحانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر تو گزشتہ صفحات میں ”قرآن مجید سر تا سر ہدایت ہے“ کے عنوان سے ہو چکا ہے۔ اب ان سطور میں ہم جسمانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر کریں گے۔

اگرچہ بعض اہل علم نے قرآنی آیات کے مفہوم اور ذاتی تجربات کے حوالہ سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کو بے شہاد امراض کا علاج بتایا ہے جس کی ہم نہ تردید کرتے ہیں نہ تائید، البتہ ہم یہاں صرف ایسے امراض کا ذکر کریں گے جن کا علاج احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

① دل کسے امراض کا علاج: دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا تیز دھڑکنا (اختلاج قلب)، پڑھ کر دل کی اور اضطراب قلب دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنی چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ ”آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے۔“ (سورہ الرعد، آیت نمبر 28) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قرآن مجید پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے۔“ (مسلم) لہذا قرآن مجید کی بکثرت تلاوت دل کی تمام بیماریوں کے لئے صحت بخش ہے۔

② زہریلے جانور کسے کاٹرے کا علاج: زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی صورت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (بخاری) نیز سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے پر اس جگہ کو نمک ملے پانی سے دھویا اور سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر اس وقت تک دم فرماتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔ (طبرانی)

③ جنسوں، موگنی اور سایہ وغیرہ: جنون اور مرگی کی بیماری میں روزانہ صبح وشام تین تین بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

④ تمام بیمار یوں کا علاج: تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔“ (مسلم) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر دم کرنا بھی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔“ (مسلم) نیز صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

⑤ جانسنی کی تکلیف کا علاج: مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کرتی رہیں۔ (بخاری)

⑥ نظر بد سے بچنے کا علاج: نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی بعض دعاؤں کے ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ ﷺ نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔“ (ترمذی) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”پناہ مانگنے کی دعاؤں میں سے سب سے بہتر دعائیں معوذتین ہیں۔“ (ابوداؤد)

⑦ شیطانی وساوس سے بچنے کا علاج: شیطانی خیالات اور وساوس سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ابوداؤد) ② آیۃ الکرسی (بخاری) ③ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبَّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ④ سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی دہائی جانب تین بار تھوکرنا چاہئے۔ (ابوداؤد) ⑤ معوذتین

(ترمذی) ⑥ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (ابوداؤد) ①
 ⑧ برے خواب کسے شر سے بچنے کا علاج: اگر بُرے خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار
 بائیں جانب تھکیں اور پھر درج ذیل آیت پڑھیں رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَ
 اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ② یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھیں۔ (مسلم)
 مذکورہ دعا پڑھنے والا شخص بُرے خواب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

⑨ جادو سے شفا: جادو کرنا اور کرانا اگرچہ کفر ہے لیکن گزشتہ چند برسوں سے یہ وبا اس قدر عام ہو چکی
 ہے کہ اس کے کفریہ عمل ہونے کی کسی کو پرواہ نہیں رہی۔ گناہوں کی کثرت، باہمی عداوت، حسد، بغض
 ، کینہ اور دشمنی وغیرہ اس کے بنیادی اسباب ہیں۔ جادو کا تعلق شیاطین جنات سے ہوتا ہے، لہذا جادو
 کے اثرات زائل کرنے والی آیات تحریر کرنے سے قبل ہم جنات شیاطین کے بارے میں بعض اہم
 معلومات اختصار کے ساتھ تحریر کرنا چاہتے ہیں۔

جنات آگ سے پیدا کی گئی لطیف مخلوق ہے جو نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔ انسانوں کی طرح
 جنات بھی ایمان لانے کے مکلف ہیں، لہذا آخرت میں ان کے لئے بھی جزا اور سزا ہے۔ ان میں
 اہل ایمان بھی ہیں جو بلا وجہ انسانوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ بعض صالح اور نیک جنات، انسانوں
 سے علم دین حاصل کرتے ہیں اور انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں البتہ ان میں سے
 جو فاسق اور فاجر جنات ہوتے ہیں وہ انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ان
 فاسق اور فاجر جنات کو عام زبان میں ”شیاطین“ کہا جاتا ہے۔ جادو گراپنے ناپاک عزائم کی تکمیل
 کے لئے انہی شیاطین جنات سے کام لیتے ہیں۔

جنات کی رہائش عموماً غیر آباد جگہوں، بے آب و گیاہ میدانوں، صحراؤں، جنگلوں، پہاڑوں میں ہوتی
 ہے، لیکن بعض اوقات آبادی میں غلیظ جگہوں مثلاً حمام اور غلاظت کے ڈھیر وغیرہ میں بھی جنات
 رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ایسے مکان، جہاں اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن، نماز اور مسنون دعاؤں کا
 اہتمام نہ ہو یا جہاں موسیقی اور گانا بجانا ہو یا جہاں عورتوں کی بے حجاب، عریاں یا نیم عریاں تصاویر

وغیرہ ہوں، وہاں بھی شیاطین جن رہائش اختیار کرتے ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے تمام اڈوں پر بھی شیاطین جن قیام پذیر ہوتے ہیں۔ جنات میں انسانوں کی طرح مذکر اور مؤنث پائے جاتے ہیں۔ انسانوں کی طرح ان کے ہاں بھی بیاہ، شادیاں ہوتی ہیں اور افزائش نسل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانوں کی طرح انہیں بھی موت آتی ہے۔

شیاطین جنات کے بعض مرغوب اعمال اور مرغوب چیزیں یہ ہیں ① کفر و شرک اور اس کے مراکز مثلاً مزار اور خانقاہیں ② موسیقی، ناچ گانا اور اس کے مراکز ③ عورت کا تنہا گھر سے نکلنا ④ غیر محرم مرد اور عورت کا خلوت اختیار کرنا۔ ⑤ غیر محرم مردوں، عورتوں کی مخلوط مجالس۔ یاد رہے کہ جادو کا علاج کرنے والے اہل علم کے نزدیک عورتوں کے کھلے بال، سرخ ہونٹ اور لمبے ناخن شیاطین جنات کے عورتوں کی طرف فوری راغب ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ ⑥ لڑائی اور جھگڑا خصوصاً میاں بیوی کے درمیان ⑦ انسانوں کے اموال میں شرکت کرنا (یعنی حرام مال کمانے اور ناجائز خرچ کرنے کی راہ پر لگانا) ⑧ انسانوں کی اولاد میں شرکت کرنا (یعنی انسانوں کو کفر و شرک اور دیگر فرق و فجور کے کاموں میں مبتلا کرنا) ⑨ انسانوں کے کھانے پینے میں شرکت کرنا (بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے) ⑩ نجاست والی اشیاء مثلاً حیض یا نفاس کا خون اور نجاست والی جگہیں مثلاً حمام ⑪ نومو لو کو تکلیف پہنچانا ⑫ حاملہ خواتین کو تکلیف پہنچانا ⑬ میاں بیوی کے جنسی تعلقات میں شرکت کرنا۔ (مسنون دعائے پڑھنے کی وجہ سے)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو بعض غیر معمولی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً تیز رفتاری سے حرکت کرنا، فضا میں (ایک حد تک) بلندی میں پرواز کرنا، مختلف شکلیں بدلنا، انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرنا، انسانی خیالات و افکار پر اثر انداز ہونا یعنی وساوس پیدا کرنا، انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں شیاطین کو بہت زیادہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ فوقیت عطا فرمائی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مقابلہ میں نصرت اور پناہ طلب کر سکتے ہیں۔ نصرت اور پناہ طلب

کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نصرت اور پناہ عطا فرماتے ہیں۔

جادو کا اثر زائل کرنا دراصل شیطان جن کو مغلوب کرنا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نصرت اور پناہ کے بغیر ممکن نہیں، لہذا جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے درج ذیل قرآنی سورتیں اور آیات پڑھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نصرت اور پناہ طلب کرنی چاہئے: ❶

- | | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| ❶ تعوذ، | (ابوداؤد) |
| ❷ بسم اللہ الرحمن الرحیم | (مسلم، ترمذی، ابوداؤد) |
| ❸ سورہ الفاتحہ | (ابوداؤد) |
| ❹ سورہ البقرہ | (مسلم، ترمذی) |
| ❺ سورہ البقرہ کی آخری دو آیات | (بخاری) |
| ❻ آیۃ الکرسی | (بخاری) |
| ❼ سورہ الاخلاص | (ابوداؤد، نسائی) |
| ❽ سورہ الفلق، سورہ الناس | (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی) |

قارئین کرام! ہمارا ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے مذکورہ سورتوں اور آیات کے جو فضائل اور فوائد بتائے ہیں وہ اتنے ہی یقینی ہیں جتنی کہ ہماری موت یقینی ہے۔ ادویات سے بیماریوں کا علاج تو محض ایک جائز وسیلہ ہے اصل بات تو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ اس بات کا مشابہہ ہر آدمی کرتا ہے کہ ایک دوا سے مریض کو صحت حاصل ہوتی ہے لیکن دوسری بار وہی دوا اسی مرض اور اسی مریض کے لئے بے اثر ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا امر ہوتا ہے وہ دوا شفا دیتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا امر نہیں ہوتا تو شفاء حاصل نہیں ہوتی، لہذا بنیادی بات تو یہ ایمان ہے کہ ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ ❶ ترجمہ: ”جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 80)

آج ہر گھر کے ہر فرد کی سب سے بڑی بیماری ذہنی پریشانی، بے قراری، اضطراب اور ڈپریشن ہے۔

❶ قرآنی سورتوں اور آیات کے علاوہ شیاطین کے شرور و فتن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم السنۃ، کتاب الدعاء..... ”پناہ مانگنے کی دعائیں“

بعض لوگ اس کا علاج خواب آور گولیوں میں تلاش کرتے ہیں، بعض لوگ موسیقی اور گانے بجانے میں تلاش کرتے ہیں، بعض شراب و شباب میں اس کا علاج تلاش کرتے ہیں حالانکہ یہ مرض ایسا ہے جس کا علاج دنیا کے کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں..... سکون قلب..... وہ نعمت ہے جو صرف آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اس کے نزول کا سبب صرف قرآن مجید ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ ہد سکون اور قناعت کی زندگی وہ بوریہ نشین اور فاقہ کش لوگ بسر کرتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیاوی آرام و آسائش قربان کر کے اللہ کے دن کے لئے وقف کر رکھی ہیں؟ پس جو لوگ دنیا میں اطمینان، سکون، قناعت، آسودگی، خوشحالی اور حقیقی مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت، سماعت، تعلیم اور تدریس کا ماحول پیدا کریں۔ والدین خود صبح اٹھ کر نماز فجر ادا کریں اور پھر باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، گھر میں اچھے قراء کی کیٹیں باقاعدگی سے روزانہ کسی نہ کسی وقت لگا کر خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کا تعلق جتنا گہرا ہوتا جائے گا، اسی قدر آپ قلبی اور ذہنی سکون محسوس کرنے لگیں گے۔ غیر محسوس طریقے سے دیگر روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بھی آپ کو شفا حاصل ہوتی چلی جائے گی۔

ان شاء اللہ!

قرآن مجید سرتاسر رحمت ہے:

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر رحمت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنَّهُ لَهْدٰی وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”اور یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔“ (سورہ النمل، آیت نمبر 77)

ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿هُدٰی وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”قرآن مجید ہدایت اور رحمت ہے، نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 3)

ہر انسان اس دنیا میں باعزت، مطمئن اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی ہر انسان عذاب سے بچنے اور آرام کی نیند سونے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ برزخ کے بعد قیامت کے روز جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے بھی ہر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ دنیا، برزخ اور آخرت تینوں جگہ ہم عزت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ وہ رحمت جس کے ہم قدم قدم پر محتاج ہیں، اسی قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ آئیے لمحہ بھر کے لئے غور کریں کہ قرآن مجید کس طرح دنیا، برزخ اور آخرت میں ہمارے لئے باعث رحمت ہے۔

① **دنیاوی زندگی :** گزشتہ صفحات میں ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ قرآن مجید انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ قرآن مجید کا ہدایت ہونا بھی رحمت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید شفا ہے اور قرآن مجید کا شفا ہونا بھی رحمت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اہل ایمان کے لئے دنیاوی زندگی میں کس طرح باعث رحمت ثابت ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **گمراہیوں سے حفاظت :** جو شخص قرآن مجید کی تعلیمات پر مضبوطی سے جمار ہے گا وہ ہر دور میں گمراہیوں سے محفوظ رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا نہ (آخرت میں) نامراد ہوگا۔ (سورہ طہ، آیت 123) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ”قرآن مجید کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں، اسے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ ہو گے نہ ہلاک ہو گے۔“ (طبرانی)

② **زندگی کے فتنوں سے حفاظت :** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔“ (مسلم) یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے ”حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔“ (مسلم) سورہ کہف کی آیات اگر اس عظیم فتنہ سے محفوظ رکھیں گی تو امید کرنی چاہئے کہ اس سے کم درجہ کے دیگر سارے فتنوں سے بدرجہ اولیٰ محفوظ رکھیں گی۔ ان شاء اللہ!

③ **آفات سماوی سے حفاظت :** آفات سماوی، آندھی، طوفان، بیماریاں، زلزلے، سیلاب، قحط سالی، خسف (آبادیوں کا زمین میں دھنس جانا) منخ (شکلیں بدلنا) سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر

میں تھے۔ اچانک ہمیں زبردست تاریکی اور آندھی نے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگنی شروع کر دی اور فرمایا ”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورت نہیں۔“ (ابوداؤد)

④ ناگھانی مصائب سے حفاظت : میدان جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے ”سی“ کی آواز نکلی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تم ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ لیتے تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے۔“ (نسائی)

⑤ رزق کی فراوانی : ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اگر انہوں نے توراۃ، انجیل اور ان کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی، کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 66)

⑥ سیاسی عروج اور غلبہ : قرآن مجید کے احکام پر پابندی کرنے اور اس کی تعلیمات کی پابندی کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ سیاسی غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔“ (مسلم)

⑦ رات کے شرور و فتن اور خطرات سے تحفظ : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص رات کو سونے سے قبل آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔“ (بخاری) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو شخص سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اس کے لئے ہر تکلیف، شر اور خطرے سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔“ (بخاری)

⑧ حاجات کا پورا ہونا : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔“ (مسلم) نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے ”سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔“ (مسلم)

⑨ خیر و برکت کا حصول : آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس کا پڑھنا

باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔“ (مسلم) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبْرَكًا فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمہ: ”اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم لوگ رحم کئے جاؤ۔“ (سورہ انعام، آیت 155)

⑩ **مصائب و آلام اور رنج و غم سے نجات:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔“ (ابوداؤد) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے (تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کے ذریعہ) قرآن مجید کو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنانے، نیز رنج و غم دور کرنے کی درخواست کرے گا اللہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون عطا فرمائیں گے اور اس کے رنج و غم بھی دور فرمادیں گے۔“ (مسند احمد)

غور فرمائیے! قرآن مجید کی عمومی تلاوت اور چند مخصوص سورتوں یا آیات کا اہتمام انسان کو کتنے مصائب و آلام، ہوم و غم اور شر و فتن سے محفوظ کر کے دنیا میں عزت و آرام اور خیر و برکت کی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید دنیا کے شر و فتن اور مصائب و آلام سے محفوظ ترین پناہ گاہ ہے۔ کشمکش خیر و شر میں مضبوط ترین ڈھال ہے۔ زندگی کے تپتے صحرا میں ٹھنڈا اور گھنا سا یہ ہے جو اسے اپنائے گا سرتاسر رحمت پائے گا اور جو اسے ترک کرے گا یقیناً محروم رحمت ہوگا۔

(ب) **بروزِ زندگی:** بروزِ زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اتنا ہی محتاج ہے جتنا اس دنیا میں بلکہ اس کی نسبت کہیں زیادہ محتاج ہے وہاں بھی یہ رحمت قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جب میت کی قبر میں تدفین کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے ”مُسْکَرِکَیْر“ آتے ہیں اور وہ درج ذیل تین سوال پوچھتے ہیں:

① ((مَنْ رَبُّکَ؟)) یعنی تیرا رب کون ہے؟

② ((مَنْ نَبِیُّکَ؟)) یعنی تیرا نبی کون ہے؟

③ ((مَا دِیْنُکَ؟)) یعنی تیرا دین کون سا ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((رَبِّی اللّٰہ)) یعنی میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ)) یعنی محمد ﷺ رسول اللہ، میرے نبی ہیں۔ تیسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((دِیْنِیْ الْاِسْلَام)) یعنی میرا دین اسلام ہے۔

تینوں سوالوں کے جواب دینے کے بعد فرشتے مومن آدمی سے پوچھتے ہیں ((وَمَا یُذْرِیْکَ؟)) یعنی ”تجھے ان سوالوں کا جواب کیسے معلوم ہوا؟“ مومن آدمی کہتا ہے ((قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَآمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ)) یعنی ”میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔“ (احمد، ابوداؤد) پس قبر میں منکر تکبیر کے سوالوں میں کامیابی صرف اسی کو حاصل ہوگی جو قرآن مجید پر ایمان لایا اسے پڑھا، سمجھا اور اس پر عمل کیا اور یوں قرآن مجید برزخ میں بھی اہل ایمان کے لئے رحمت ثابت ہوگا۔ لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے جب مومن آدمی فرشتوں کے جواب میں یہ کہے گا ”میں قرآن مجید پر ایمان لایا، اس کی تصدیق کی اور اس کی تلاوت کی“ تو قبر میں اس کی مسرت اور خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

اگر مومن آدمی سے دنیا میں کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہوگا جس پر قبر میں عذاب ہو سکتا ہے تو اس کے لئے بھی قرآن مجید پر ایمان، قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل باعث رحمت ثابت ہوگا اور قرآن مجید عذاب کے فرشتوں کے سامنے رکاوٹ بن جائے گا۔ سورہ ملک کے بارے میں تو آپ ﷺ کا خاص طور پر ارشاد مبارک ہے کہ ”یہ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔“ (حاکم) اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ”تلاوت قرآن مومن آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل ہے۔“ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور ہٹا دیتی ہے۔ جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ، خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔“ (طبرانی) اور یوں برزخ میں بھی قرآن مجید مومن آدمی کے لئے بہت بڑی رحمت ثابت ہوتا ہے۔

(ج) **اخروی زندگی:** دنیاوی اور برزخی زندگی کی طرح اخروی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ میدان حشر ہوا

میزان، صراط ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ بن کر آئے گا۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

① مغفرت کرے لئے سفارش: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔“ (طبرانی) سفارش کرنے کے سلسلہ میں آپ ﷺ نے بعض سورتوں کا خاص طور پر ذکر بھی فرمایا ہے۔ مثلاً سورہ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ”سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسل) سفارش کرتی رہے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔“ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) سورہ البقرہ اور آل عمران کے بارے میں آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا ”یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔“ (مسلم) قرآن مجید اور دیگر سورتوں کا اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنا یا جھگڑنا اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر سے ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ یقیناً قبول فرمائے گے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ!

② قاری کرے لئے قرآن مجید کرے تین مطالبات: قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت اور بخشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل تین باتوں کا مطالبہ کرے گا۔ ① یا اللہ! اسے (عزت کا) لباس عطا فرما، چنانچہ قرآن مجید کی سفارش پر قاری کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ ② قرآن مجید دوبارہ قاری کے لئے یہی درخواست کرے گا، چنانچہ دوسری مرتبہ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا ③ قاری کے لئے قرآن مجید تیسرا مطالبہ یہ کرے گا ”یا اللہ! اس سے راضی ہو جا۔“ (ترمذی) اور قرآن مجید کا یہ مطالبہ بھی قبول کیا جائے گا۔

③ مقرب فرشتوں کی رفاقت: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا قاری (قیامت کے روز) نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔“ (مسلم)

④ بلندی درجات: جنت میں قاری کے درجہ کا تعین اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور درجات چڑھتا جا تیرا درجہ وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔“ (ترمذی)

⑤ والدین کی تکریم: قاری کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ قیامت کے روز

عزت اور تکریم عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے (قاری کی مغفرت اور تکریم کے بعد) قاری کے والدین کو دوائیے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلہ میں دنیا و ما فیہا کی ساری دولت بیچ ہوگی۔ والدین (تعجب سے) پوچھیں گے ”یا اللہ! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلہ میں ہوئی ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلہ میں۔“ (مسند احمد بطرائق) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِهِ وَ مَنِّهِ وَ كَرَمِهِ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

انسانی زندگی کے ان تینوں ادوار کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کا بغور مطالعہ کریں اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ کیا ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر عزت اور آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں یا برزخ میں اللہ کی رحمت کے بغیر عافیت اور آرام حاصل کر سکتے ہیں یا آخرت میں اللہ کی رحمت کے بغیر مغفرت اور جنت حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش تو کرنی ہی چاہئے۔ محض اپنے گھر میں ”O God! Bless Our Home“ لکھ دینے سے تو اللہ کی رحمت حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ کی رحمت کے حصول کا طریقہ یہی ہے کہ ہم قرآن مجید کی طرف پلٹ آئیں، قرآن مجید کی تلاوت اور سماعت کو حرز جاں بنائیں، عملی زندگی میں اسے اپنا قائد اور راہنما بنائیں، بچوں کو قرآن مجید حفظ کرائیں، ترجمہ اور تفسیر سکھائیں، ان کے دلوں میں قرآن مجید کی محبت پیدا کریں۔ قرآن مجید سے ہم جتنا تعلق زیادہ رکھیں گے اتنے ہی زیادہ رحمت کے مستحق ٹھہریں گے جتنا تعلق کم کریں گے اتنی ہم کم رحمت حاصل کریں گے۔ اگر قرآن مجید کو مکمل طور پر ترک کر دیں گے تو قطعی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر لیں گے۔ اب یہ فیصلہ ہر آدمی کو خود کرنا چاہئے کہ وہ اللہ کی رحمت کا محتاج ہے یا نہیں؟ کم محتاج ہے یا زیادہ ﴿فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ اِلٰی رَبِّهِ سَبِيْلًا﴾ ”جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔“ (سورہ الدھر، آیت 29)

قرآن مجید اور جدید سائنس:

آج انسانی زندگی میں سائنس کا عمل دخل اس قدر ہمہ گیر ہو چکا ہے کہ میڈیکل سائنس کے علاوہ سائنس کے دیگر شعبوں سے بھی ہر شخص بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی نہ کسی طرح مستفید ہو رہا ہے جس سے قدرتی

طور پر سائنس سے عام آدمی کی دلچسپی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جدید سائنس کے حوالہ سے قرآنی آیات کی تفسیر اور تشریح پر اب بہت سے کتب بھی تحریر کی جا چکی ہیں۔ قرآن مجید اور جدید سائنس پر اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ہم علم وحی اور علم سائنس کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان دونوں علوم کے سرچشمے الگ الگ ہیں۔ ان کے مقاصد اور اہداف بھی الگ الگ ہیں اور ان علوم سے مستفید ہونے کے بعد ذہنوں پر مرتب ہونے والے اثرات اور نتائج بھی الگ الگ ہیں۔ دونوں علوم کا باہمی تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	علم وحی	علم سائنس
1	علم وحی کا سرچشمہ علیم وخبیر ذات اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیں۔	علم سائنس کا سرچشمہ ناقص اور محدود انسانی عقل ہے۔
2	علم وحی ایمان بالغیب کا متقاضی ہے۔	علم سائنس ایمان بالاسباب کا متقاضی ہے۔
3	علم وحی قطعی اور یقینی علم ہے۔	علم سائنس ظنی اور غیر یقینی علم ہے۔
4	علم وحی کامل علم ہے۔	علم سائنس نامکمل اور ناقص علم ہے۔
5	علم وحی کے بیان کردہ قوانین اور حقائق قیامت تک کے لئے غیر متبدل ہیں۔	علم سائنس کے قوانین میں رد و بدل کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے۔
6	علم وحی مادی اور روحانی ترقی دونوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔	علم سائنس صرف مادی ترقی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔
7	علم وحی اللہ کی معرفت اور قربت پیدا کرتا ہے۔	علم سائنس کبھی اللہ کی معرفت اور کبھی اللہ سے دوری یا انکار کا باعث بنتا ہے۔
8	علم وحی دنیاوی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو اہم قرار دیتا ہے۔	علم سائنس کی تمام تر توجہ دنیاوی زندگی پر ہے جس میں آخرت کا کوئی تصور نہیں۔
9	علم وحی کے قوانین عقل کے مطابق بھی ہیں اور عقل سے ماورئی بھی۔	علم سائنس کے تمام قوانین عقل کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔

10	علم وحی ایمان اور یقین میں اضافہ کرتا ہے۔	علم سائنس ضعف ایمان اور عقل پرستی میں اضافہ کرتا ہے۔
----	---	--

جدول کو ایک نظر دیکھنے سے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ نظریاتی طور پر علم وحی اور علم سائنس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم وحی خالص ایمان بالغیب کا تقاضا کرتا ہے جبکہ علم سائنس خالص عالم اسباب کا نام ہے۔ تاہم قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ اس میں جو ابدی حقائق بیان کئے گئے ہیں صدیوں کی طویل تحقیق کے بعد آج سائنس بھی ان کی تائید کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① انسان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٍ لَّیْلِ ثَلَاثٍ﴾ ترجمہ: ”اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں کے اندر ایک کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔“ (سورہ الزمر، آیت 6) آیت کریمہ میں بیان کئے گئے تین پردوں سے مراد ماں کا پیٹ، رحم اور وہ جھلی ہے جس میں بچہ محفوظ رہتا ہے۔ جدید سائنس نے تخلیق کے اس عمل کی تصدیق کی ہے۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِثُ الْاَرْضُ وَ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں۔“ (سورہ یس، آیت 36) سائنس نے تحقیق کے بعد نہ صرف نباتات میں نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے بلکہ بعض دوسری اشیاء میں بھی نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ مثلاً ایٹم میں پروٹون (مثبت چارج) اور الیکٹرون (نیوٹرل، یعنی جس پر کوئی چارج نہیں ہوتا) کا وجود۔

③ سورہ الحجرات میں ارشاد مبارک ہے: ﴿وَ اَرْسَلْنَا الرِّیْحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَ مَا اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ﴾ ترجمہ: ”اور ہم نے بوجھل کرنے والی ہواؤں کو بھیجا پھر آسمان سے پانی برسایا اور اسی پانی سے ہم تم کو سیراب کرتے ہیں۔ اس پانی کو (زمین میں) ذخیرہ کرنے والے بھی تم نہیں۔“ (بلکہ ہم ہیں۔) (سورہ الحجرات، آیت 22)

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض ہوائیں بادلوں کو پانی سے جوہل کر دیتی ہیں اور وہ بارش برساتی ہیں بعض ہوائیں درختوں کو بار آور کرتی ہیں جس کے بعد ان درختوں سے پتے اور کوئلیں پھوٹنے لگتے ہیں۔

جدید سائنس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ بعض مادہ پودوں یا درختوں کی بار آوری میں ہوا، پانی، کیڑے مکوڑے، پرندے اور حیوانات جیسے عوامل شامل ہیں اور ان سب میں سے زیادہ موثر عامل ہوا ہے جو طویل فاصلوں تک درختوں کی بار آوری کے لئے پوراٹھائے پھرتی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿مَرَجَ الْبُحُرَيْنِ يَلْتَقِيْنَ ۚ يَنْسُهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔“ (سورہ الرحمن، آیت 19-20) یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ نمکین اور کڑوے پانی میں نمکیات زیادہ ہوتے ہیں جبکہ میٹھے پانی میں نمکیات کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے دونوں پانیوں کی کثافت کا فرق انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتا پس سمندر کے اندر بعض جگہ میٹھے اور کھارے پانی کے الگ الگ ذخیرے سائنسی اصول کے عین مطابق ہیں۔

⑤ حال ہی میں بیالوجی کے پروفیسر ولیم براؤن کا ”Journal of plant Molecular“ میں ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں اس نے گزشتہ کئی سالوں کی تحقیق کے بعد اس محیر العقول مشاہدے کا ذکر کیا ہے کہ خط استوا پر پرورش پانے والے پودوں سے نبض کی حرکت سے مشابہ لہریں نکلتی ہیں جب ان لہروں کو Oscilloscope کے Monitor پر ریکارڈ کیا گیا تو اس کی شکل ”اللا“ تھی۔ پروفیسر موصوف نے اس کا ذکر اپنے دوسرے ساتھیوں سے کیا تو ایک مسلمان پروفیسر نے اسے بتایا کہ عربی زبان میں یہ لفظ ”اللہ“ ہے اور ساتھ یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی ﴿وَ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝﴾ ترجمہ: ”کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کر رہی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں بے شک وہ حوصلے والا اور بخشنہار ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 44) اس مشاہدے کے بعد حقیق امر کی پروفیسر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

بلاشبہ قرآنی آیات کے ساتھ سائنسی اکتشافات کی تطبیق سے نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان کو قلبی مسرت محسوس ہوتی ہے بلکہ اس کے ایمان میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے اور بعض قلب سلیم رکھنے والے خوش نصیب غیر مسلم ان اکتشافات سے متاثر ہو کر مسلمان بھی ہو جاتے ہیں، لہذا ایسی آیات کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے سائنسی اکتشافات کا حوالہ دینے میں قطعاً کوئی حرج نہیں جن میں باہمی ربط اور تطبیق پائی جاتی ہو، لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ قرآن مجید سائنس کی کتاب ہے جس کا مقصد لوگوں کو سائنسی علوم سے آگاہ کرنا یا سائنسی علوم میں ترقی کی رغبت دلانا یا سائنسی ایجادات کی پیش گوئیاں کرنا ہے۔ بعض حضرات نے سورہ النحل کی آیت 89 ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ترجمہ: ”ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔“ میں ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ سے مراد ہر طرح کے علوم لئے ہیں۔ مثلاً سائنس، تاریخ، جغرافیہ، حساب، معاشیات وغیرہ..... حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہاں ہر چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات ایسی ہیں جن کی تشریح یا تفسیر سائنس کے نکتہ نظر سے ممکن ہی نہیں۔ مثلاً معجزات کی آیات، نادیدہ مخلوق..... روح، جنات اور فرشتوں سے متعلق آیات، موت اور برزخ کے متعلق آیات، جنت اور جہنم کے متعلق آیات وغیرہ۔ یہ تمام آیات ایسی ہیں جن کی کوئی تشریح آج تک سائنس کر سکی ہے نہ کر سکے گی یہی وجہ ہے کہ علم سائنس اور علم وحی کے فرق کو نہ سمجھنے والے حضرات ایسے مقامات پر فوراً ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① ڈارون (1808ء..... 1882ء) نے انسانی تخلیق کے بارے میں نظریہ ارتقاء (Evolution)

Theory) پیش کیا جس کے مطابق آج سے دو ارب سال پہلے پانی میں موجود عناصر کاربن آکسیجن اور ہائیڈروجن نے کروٹ لی اور اچانک ایک خلیہ (Single Cell) کی شکل اختیار کر لی۔ اس خلیے نے مختلف مدارج طے کرتے ہوئے حیوانات اور نباتات کے خلیوں کی الگ الگ شکلیں اختیار کیں اور پھر ان دو خلیوں سے ایک جاندار خلیہ (ایما) پیدا ہوا اس سے آگے لاکھوں، کروڑوں خلیوں کے حیوان مثلاً پیرامیسیم، سائی کون، آبیہ، جیلی مچھلی، پلے ٹیریا، ایس کیرس، جو تک، کچوا، کھیاں، مچھر، نڈے، کیکڑے، تارا مچھلی، مینڈک، کرلے، سانپ، پرندے، بندر اور پھر آدم نما

اور آدمؑ نمابندر سے آدم بنا۔ یہ ہے خلاصہ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا۔^①

علم وحی سے نا آشنا ذہن اگر ایسی تخیلاتی باتیں کہہ دے تو اس میں تعجب کی بات نہیں لیکن اگر علم وحی پر ایمان کا دعویٰ رکھنے والا شخص اس قسم کے تخیلاتی نظریے کو تسلیم کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کی تاویلیں کرنے لگے یا صحیح احادیث کا انکار کر دے تو اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ ایسا شخص درحقیقت

حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لایا بلکہ ڈارون پر ایمان لایا ہے۔^②

اس وقت ہمارے سامنے قرآن اور سائنس کے موضوع پر لکھی ہوئی تین چار کتب ہیں، جن میں کم و بیش ایک ہی طرح کی سوچ کا فرما ہے۔ ان میں سے ایک کتاب ”قرآن اور جدید سائنس“ ہے جس کے مؤلف نے نظریہ ارتقاء کو ثابت کرنے کے لئے نہ صرف قرآنی آیات کی تاویلیں کی ہیں بلکہ صحیح احادیث کا انکار بھی کیا ہے۔ مثلاً نظریہ ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف فرماتے ہیں ”نظریہ ارتقاء پر بحث کرنے سے پہلے ایک دو غلط فہمیاں دور کر لیجئے جو ہمارے ہاں یہودیوں اور عیسائیوں سے آئی ہیں (اور نظریہ ارتقاء کہاں سے آیا ہے؟ مؤلف) جن کو ہمارے ہاں ایک طبقہ نے قبول کر لیا ہے حالانکہ قرآن میں اس کے متعلق ایک اشارہ بھی نہیں آیا۔ پہلی بات یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ماں باپ نہ تھے اور دوسری یہ بات کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا۔“^③

”قرآن اور جدید سائنس“ کے مؤلف کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿خَلَقْتُ بَيْدً﴾ یعنی ”میں نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔“ (سورہ ص، آیت 75) یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال نہیں فرمائے جس کا مطلب ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق عام انسانوں سے ہٹ کر والدین کے بغیر تھی۔ اسی طرح حضرت حوا علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی واضح حدیث ہے ((اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضَلْعٍ)) ”عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے۔“ (مسلم، کتاب الرضا، باب الوصیۃ بالنساء)

① - صاحب ”قرآن اور جدید سائنس“ از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 121-122

② - یار سہ ایف ایس سی (میڈیکل) کے سلیبس میں ڈارون کا کافرانہ نظریہ ارتقاء اب بھی شامل ہے جس کی تعلیم مسلمان طلباء کو دی جاتی ہے۔

③ - قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 144-146

نظریہ ارتقاء ثابت کرنے کے لئے مؤلف موصوف ﴿خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ یعنی تم سب لوگوں کو ایک جان یعنی آدم سے پیدا کیا ہے۔“ (سورہ النساء آیت 1) کی تفسیروں فرماتے ہیں کہ نفس وحدۃ سے مراد ”وحدة الخلیہ“ ہے۔^①

یہ تفسیر قرآن مجید کی بے شمار آیات کے خلاف پڑتی ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ ○ ترجمہ: ”کیا انسان پر ایک ایسا زمانہ نہیں گزر راجب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا۔“ (سورہ الدھر، آیت 1) حالانکہ نظریہ ارتقاء کے مطابق آدم سے پہلے مکی، مجھڑ، ہڈے، پرندے، سانپ، مینڈک، بندر بنے۔ کیا یہ ساری چیزیں قابل ذکر نہیں؟

② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر لے جانا اور رسول اکرم ﷺ کا معراج پر جانا دونوں معجزات میں سے ہیں، لیکن قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے اور رسول اکرم ﷺ کے واقعہ معراج کے بارے میں قرآن مجید کی واضح آیات کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”اس وقت ہماری لاعلمی اور جہالت کسی بھی ایسے واقعہ کو معجزہ تسلیم کرنے کی ذمہ دار ہے کیونکہ یہ دونوں واقعات سائنسی اصولوں کے مطابق رونما ہوئے۔ اگرچہ ان اصولوں کا ہم آج ادراک نہیں رکھتے۔“^②

یعنی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے اور رسول اکرم ﷺ کے واقعہ معراج کو معجزات مانا جائے تو وہ سراسر جہالت ہے اور اگر نامعلوم سائنسی اصولوں کو ان واقعات کی بنیاد تسلیم کیا جائے تو یہ عین عقلمندی ہے؟ یا دوسرے الفاظ میں ایمان بالغیب کی مکمل نفی اور ایمان بالاسباب پر مکمل ایمان..... یہ ہیں ثمرات ہمارے مادہ پرستانہ اور بے خدا نظام تعلیم کے! خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ

③ قرآن مجید میں ایک جگہ کفار کی اسلام سے نفرت کو درج ذیل مثال سے واضح کیا گیا ہے۔ ﴿فَمَنْ يُرِذْ أَنْ يُضِلَّهُ، يُجْعَلَ صَدْرُهُ، ضَيْقًا حَرًا كَأَنَّمَا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ﴾ ترجمہ: ”اللہ جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ (اسلام کے لئے) تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان پر چڑھ رہا ہو۔“ (سورہ الانعام، آیت 125) اس مثال میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کافر کے لئے ایمان لانا اتنا ہی مشکل

① قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 145

② قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 148

ہے جتنا کسی انسان کا آسمان پر چڑھنا مشکل ہے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”قرآن حکیم نے خلا کی تسخیر کے لئے انسان میں تحریک پیدا کی۔ اس آیت میں آسمان کی طرف چڑھنے کی طرف اشارہ ہے جسے ہمارے قدیم مفسرین نے نظر انداز کیا حتیٰ کہ سائنس نے ہمیں واضح کیا۔ خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس وقت جو ناقابل یقین حد تک پیش رفت ہوئی ہے اسے بھی قرآن حکیم نے نہایت خوبصورتی سے واضح کر دیا تھا۔“^①

یہ تفسیر کسی ایسے آدمی کے لئے تو قابل قبول ہو سکتی ہے جو قرآن مجید کو سائنس سمیت دیگر تمام علوم کا ملغوبہ سمجھتا ہو، لیکن جو شخص قرآن مجید کو بنی نوع انسان کے لئے منزل من اللہ کتاب ہدایت سمجھتا ہے وہ اس قسم کی مضحکہ خیز اور سیاق و سباق سے بے ربط تفسیر کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟

④ سورہ الرحمن کی آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَمْعَشِرُ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَنِ ۖ﴾ ترجمہ ”اے گروہ جن وانس! اگر تم زمین و آسمان کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔“ آیت کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جن وانس کو اپنی پکڑ سے ڈرا رہے ہیں اور ساتھ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں تم اللہ تعالیٰ سے بچ کر فرار نہیں ہو سکتے اور اگر کسی کے جی میں ایسا گھمنڈ ہے تو وہ پورا کر دیکھے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں ”اے گروہ جن وانس! تم دونوں زمین کی حدود سے نہیں نکل سکتے پھر یہ بھی فرمایا کہ تم نکل سکتے ہو مگر سلطان کے ذریعہ۔ راقم الحروف کی حقیر دانست میں یہاں ”سلطان“ سے مراد خلائی ٹیکنالوجی ہے جو کہ موجودہ دور میں ”راکت“ ہی ہو سکتا ہے جس کی مدد سے انسان زمین سے نکل کر چاند کی حدود میں داخل ہوا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلا کی تسخیر کی نوید سنائی تھی۔ افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اس پر توجہ نہ دی اور مغربی اقوام نے خلا کی تسخیر کر کے مسلمانوں کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہوا ہے۔“^②

① قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ذاکر فضل کریم، صفحہ 204-206

② قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ذاکر فضل کریم، صفحہ 207-208

یہ انداز فکر دراصل نتیجہ ہے ایک طرف مغرب کی مادی ترقی سے معرعبیت کا اور دوسری طرف ضعف ایمان اور علم دین سے تہی دامن کا، جس میں انسان اپنی سوچ کو تو بدلنے کے لئے کسی قیمت پر آمادہ نہیں ہوتا البتہ شریعت کے احکام، اسلامی تعلیمات اور قرآنی آیات کو بدلنے اور توڑنے موڑنے میں قطعاً کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔

⑤ اہل کتاب نے رسول اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ﴿قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 85) آیت کریمہ میں واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ روح کی حقیقت کو سمجھنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان کو اتنا علم ہی نہیں دیا گیا جس سے وہ روح کی حقیقت کو سمجھ سکے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف روح کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ”مصنف کی حقیر دانست کے مطابق روح کا تعلق بیرونی ہوا سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو روح حضرت آدم علیہ السلام کے خاکی جسم میں پھونکی وہ ہوا ہی ہو سکتی ہے ❶ کیونکہ پھونک کا تعلق ہوا سے ہی ہو سکتا ہے اور ہوا میں زندگی کا منبع آکسیجن ہے۔ اگر آکسیجن کی ترسیل ایک لمحے کے لئے رک جائے تو جسم کی ہلاکت یقینی ہے۔ یہی روح ہوا سے پھینچنے والوں کے ذریعہ خون میں جذب ہو کر انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ روح یا آکسیجن ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اگر ایسا نہیں تو پھر روح میں آکسیجن کا عنصر ضرور موجود ہے۔“ ❷

قرآن اور جدید سائنس کے فاضل مؤلف نے کئی صفحات پر مشتمل طویل تشریح میں یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی کہ اگر روح کی حقیقت یہی ہے جو مذکورہ سطور میں بیان کی گئی ہے تو پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ کیوں ارشاد فرمایا ہے۔ روح کی مذکورہ تشریح تو اس قدر عام فہم اور آسان ہے کہ میٹرک کا طالب علم بھی اسے بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے؟

⑥ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف نے کتاب میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے دو واقعات کا ذکر

❶ یہ تحریر کرتے ہوئے حضرت مؤلف شاید یہ بھول گئے کہ وہ تو ذارون کے نظریہ ارتقاء کے دیکھ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خاکی جسم میں روح پھونکنے کا عقیدہ تو نظریہ ارتقاء سے بالکل متصادم ہے۔

❷ قرآن اور جدید سائنس از پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم، صفحہ 113-115

کیا ہے ان میں سے ایک واقعہ معراج سے متعلق ہے۔ معراج سے واپسی پر مشرکین مکہ نے رسول اکرم ﷺ کا امتحان لینے کے لئے بیت المقدس کا نقشہ دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے بیت المقدس کا سارا نقشہ اسی طرح بیان فرمادیا جیسے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے واقعہ کا تعلق غزوہ احزاب سے ہے۔ خندق کھودنے کے دوران میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دقت پیش آئی تو خود رسول اکرم ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر چٹان پر ضرب لگائی اور فرمایا ”اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دی گئیں۔ واللہ! میں اس وقت وہاں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔“ دوسری ضرب لگائی تو فرمایا ”مجھے فارس دے دیا گیا میں مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔“ تیسری ضرب پر فرمایا ”اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں دے دی گئیں ہیں واللہ! میں اس جگہ سے صنعاء کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں۔“

مذکورہ بالا واقعات رسول اکرم ﷺ کے معجزات میں سے ہیں، لیکن قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف ان واقعات کے بارے میں فرماتے ہیں ”اسلام پہلا مذہب ہے جس نے ٹیلیویشن کی پیش گوئی کی تھی، یہ برہنہ آنکھ کا ٹیلی ویژن تھا کسی مکینکل آلے کے بغیر، نہ کوئی انٹرنیشنل تھانہ وصول کرنے والا سٹیشن تھا، کیا یہ مشاہدات اس اصول سے کسی طرح بھی مختلف ہیں جن پر ٹیلی ویژن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔“ ۵

حضرت مولف نے یہ تو تحریر فرمادیا کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات سائنس کے انہی اصولوں پر مبنی ہیں جن اصولوں پر ٹی وی کی بنیاد رکھی گئی ہے، لیکن وہ کون سے سائنسی اصول ہیں؟ اس کی وضاحت کرنے کی مؤلف نے زحمت نہیں فرمائی۔

درحقیقت فاضل مؤلف نے الفاظ کے الٹ پھیر سے معجزات سے انکار کی انتہائی بچکانہ سی کوشش کی ہے ورنہ بات تو بالکل واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات معجزہ تھے جن میں کوئی دور بین یا کوئی ایسا آلہ استعمال نہیں ہوا جس پر کسی سائنسی اصول کا اطلاق کیا جائے جبکہ ٹی وی کا سارا نظام مختلف آلات اور اسباب کا محتاج ہے اور ان کے لئے سائنسی اصول بھی ہیں۔ دونوں میں مماثلت والی کوئی معمولی سی بات بھی نظر نہیں آتی۔ معلوم نہیں فاضل مؤلف نے کس بنیاد پر اتنا بڑا دعویٰ کر دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مشاہدات اور ٹی وی کی بنیاد ایک ہی اصول پر ہے؟

⑦ فرشتے اور جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ایمان بالغیب لانے والوں کے لئے تو اس معاملے میں کسی

پریشانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ سائنس دانوں اور عقل پرستوں کے لئے فرشتوں اور جنات کا وجود ہمیشہ سے ہی ایک لائخل مسئلہ رہا ہے۔ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف بھی بہت ساری بھول بھلیوں سے گزرنے کے بعد فرماتے ہیں ”جنات اور فرشتوں کے بارے میں کچھ جاننے کے لئے ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا مزید انتظار کرنا ہوگا۔“^۱

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فرشتوں اور جنات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کافی نہیں، سائنس کا فتویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور جب تک سائنس اس قسم کا کوئی فتویٰ دینے کے قابل نہیں ہوتی تب تک اپنے دین اور ایمان سے فارغ ہو کر بیٹھئے!

جب قرآن مجید کو سائنس کی کتاب سمجھ کر پڑھا جائے گا اور اس کی آیات کی تشریح سائنس کے قوانین اور اصولوں کی روشنی میں کی جائے گی تو اس کا نتیجہ سراسر گمراہی ہوگا۔

علم وحی سے آزرہ کر علم سائنس کا مطالعہ مومن آدمی کے لئے اس اعتبار سے بھی باعث ہلاکت ہے کہ مومن آدمی کی زندگی کے بیشتر معاملات ماورائی اسباب یعنی ایمان بالغیب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ علم سائنس کا تمام تر انحصار اسباب پر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائنس کا طالب علم عملی زندگی میں ہمیشہ اسباب کی دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور مسبب الاسباب سے بالکل غافل رہتا ہے۔ سمندری طوفان (سونامی) آتا ہے تو علم سائنس یہ بتاتا ہے کہ الارم سسٹم کے ناقص ہونے کی وجہ سے تباہی ہوئی ہے اگر یہ سسٹم ٹھیک ہوتا تو تباہی نہ آتی، بیماریاں پھیلتی ہیں تو علم سائنس فوراً یہ سوچ پیدا کر دیتا ہے کہ فلاں وائرس پھیلا ہے اگر یہ نہ پھیلتا تو بیماریاں نہ پھیلتیں، زلزلہ آتا ہے تو علم سائنس انسان کی توجہ فوراً اس طرف مبذول کر دیتا ہے کہ ناقص تعمیر کی وجہ سے عمارتیں گری ہیں اگر تعمیر ناقص نہ ہوتی تو نقصان نہ ہوتا، گویا علم سائنس کی رو سے مصائب و آلام کی اصل وجہ انسانوں کی ناقص منصوبہ بندی یا ناقص کارکردگی ہے اور اس کا علاج منصوبہ بندی یا کارکردگی کو بہتر بنانا ہے جبکہ علم وحی ایسے مواقع پر ہمیں اس قانون الہی سے خبردار کرتا ہے ﴿وَلَنَذِقْنَهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَىٰ ذُوْنَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (ترجمہ: (لوگوں کی نافرمانیوں کے باعث) آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم (اس دنیا میں کسی نہ کسی) چھوٹے عذاب کا مزہ انہیں چکھاتے رہیں گے تاکہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔ (سورہ السجدہ، آیت 21) گویا علم وحی کی رو سے مصائب و آلام کی اصل

وجہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا علاج اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ابتلا اور مصیبت کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، لیکن تمام اسباب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے امر اور حکم کے محتاج ہیں، لہذا علم وحی انسان کو اسباب سے پہلے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے جبکہ علم سائنس انسان کو مسبب الاسباب سے غافل کر کے اسباب کی دنیا میں الجھائے رکھتا ہے جس کے نتیجے میں آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے، دنیا میں بھی انسان کو چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سائنس کی تعلیم ہمیں اپنے بچوں کو ضرور دلوانی چاہئے ہم اس کے خلاف نہیں لیکن والدین پر واجب ہے کہ علم سائنس پڑھانے سے پہلے یا کم از کم اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی اتنی تعلیم ضرور دلوائیں کہ علم وحی پر ان کا ایمان اس قدر راسخ ہو جائے کہ دنیا کا کوئی دوسرا علم ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے اور وہ مرتے دم تک اپنے رب کے ساتھ کئے ہوئے اس عہد پر قائم رہیں۔ ﴿وَرَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے اس پر جو کچھ تو نے نازل فرمایا اور رسولوں کی پیروی کی ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لیجئے۔“ (سورہ آل عمران، آیت 53)

قرآن مجید سے دوری کے بعض اسباب:

انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید ہی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے انسان کے ازلی دشمن، شیطان، نے اسے قرآن مجید سے دور رکھنے کے لئے بے شمار رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں اور ان کے لئے بڑے خوبصورت اور خوشنما دلائل بھی مہیا کر رکھے ہیں۔ اگرچہ ایسے اسباب تو بے شمار ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اجتماعی اسباب کے علاوہ ہر فرد کے لئے بعض انفرادی اسباب بھی ہوں تاہم، یہاں ہم بعض اہم اسباب کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ بعض اوقات انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مریض محسوس نہیں کرتا اور مرض کا احساس اسے اس وقت ہوتا ہے جب مرض لا علاج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے دوری کے اسباب کی نشاندہی کا مقصد یہی ہے کہ اگر کوئی شخص غیر محسوس طریقے سے یا لاشعوری طور پر ان امراض میں مبتلا ہے یا ان میں سے کسی ایک مرض میں مبتلا ہے تو وہ مرض کے لا علاج ہونے سے پہلے پہلے

اس پر توجہ دے سکے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید سے دوری کے اہم اسباب درج ذیل ہیں

① فضائل قرآن سے لاعلمی:

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری برکتیں اور بھلائیاں سمیٹ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں ہماری جھولی میں ڈال دی ہیں۔ قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کے لئے باعث سکینت، باعث رحمت، باعث ہدایت، باعث شفا ہے۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مہیا کرنے والا ہے زمینی اور آسمانی آفات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔ انسانی زندگی کی کون سی حاجت اور مشکل ایسی ہے جس کا حل قرآن مجید نے پیش نہ کیا ہو، کون سا درد ایسا ہے جس کا درماں نہ بتایا ہو کون سا روگ ایسا ہے جس کا علاج نہ بتایا ہو کون سا سوال ایسا ہے جس کا جواب نہ دیا ہو؟ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث رحمت اور باعث نجات ہوگا۔ برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث شفاعت، بلندی درجات اور باعث عز و افتخار ہوگا۔ انسان اپنی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے پہلے قدم قدم پر جتنا قرآن مجید کا محتاج ہے اتنا کسی دوسری چیز کا محتاج نہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی کم و بیش نوے فیصد اکثریت قرآن مجید کے فضائل سے نا آشنا ہے۔ عوام الناس کے ذہنوں میں قرآن مجید کا تصور بس اس حد تک ہے کہ یہ ہماری مقدس کتاب ہے جسے چھونے سے قبل وضو کرنا واجب ہے، پکڑتے ہی اسے چومنا اور آنکھوں سے لگانا ضروری ہے، ریشم کے خوبصورت جزدان میں خوشبو لگا کر کسی اونچی جگہ رکھنا لازمی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کو ہدیہ دینا، گھر سے رخصت کرتے ہوئے بیٹیوں کو اس کے سایہ سے گزارنا، لڑائی، جھگڑے کے موقع پر قسم اور گواہی کے لئے استعمال کرنا، جنات دور کرنے کے لئے اس کی سورتوں کا عمل کرنا، حصول شفا کے لئے اس کے تعویذ بنانا، ضرورت پڑنے پر اس سے فال نکالنا، ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرنا ہی اس کے اصل مقاصد ہیں جن کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت اور مزاج میں یہ بات رکھی ہے کہ جس چیز کی وہ قدر و قیمت جانتا ہے اس کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ ایک ان پڑھ کاشت کار جانتا ہے کہ بہترین فصل

اس کے بہترین مستقبل کی ضامن ہے، لہذا وہ شدید سردی کی راتوں میں اٹھ کر اپنے کھیتوں میں کام کرتا ہے، گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنی جان ہلکان کرتا ہے۔ اسی طرح تاجر کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے حاصل ہونے والا نفع اس کے لئے کتنی قدر و قیمت رکھتا ہے، لہذا وہ روزانہ مسلسل بارہ بارہ، چودہ چودہ گھنٹے اپنی تجارت کی نذر کر دیتا ہے۔ طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری کی ڈگری کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اس لئے ہر ذہین طالب علم ڈاکٹریا انجینئر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض اوقات والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود یا وسائل کی کمی کے باوجود عقلمند طلباء محنت مزدوری کر کے بھی ڈگری حاصل کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ کاشتکار، صنعتکار یا طالب علم اپنے اپنے کام میں اپنی جان اس لئے کھپا دیتے ہیں کہ اس کام سے حاصل ہونے والے نتائج اور فوائد سے وہ پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں۔ قرآن مجید سے ہماری غفلت اور بے پرواہی کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم اس کی تلاوت، تحفیظ، تعلیم اور تدریس کے فوائد اور فضائل سے آگاہ نہیں۔ قرآن مجید سے ہمارا معاملہ اس آدمی جیسا ہے جو ہیروں اور جواہرات کی تلاش میں ساری دنیا کی خاک چھانتا پھر رہا ہو جبکہ ہیرے اور جواہرات کا خزانہ اس کے اپنے گھر میں موجود ہو۔

کاش ہم جان سکیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرما کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ کاش ہم جان سکیں کہ قرآن مجید سے غفلت برت کر ہم اپنے آپ پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں، جو لوگ آج اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی نہیں اتاریں گے یقیناً وہ قیامت کے روز حسرت و یاس سے اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہیں گے ﴿سُبْحَانَ رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ﴾ ترجمہ: ”پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے۔“ (سورہ القلم، آیت 29)

② والدین کی عدم توجہی:

پیدائش کے وقت بچے کا ذہن ایک سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے والدین اس پر جو نقش و نگار بنادیں اس کے اثرات عمر بھر بچے کے ذہن پر موجود رہتے ہیں کہا جاتا ہے ”الْعِلْمُ فِي الصَّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ“ یعنی بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر پر نشان کی مانند ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”ہر بچہ فطرتاً (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنادیتے

ہیں۔“ (بخاری) چنانچہ والدین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ”جب بچہ بولنا سیکھے تو سب سے پہلے اے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سکھایا جائے۔“ (ابن سنی) ”جب بچہ سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔“ (ابوداؤد) اور یہ بات تو واضح ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے قرآن مجید کی چند ایک سورتیں زبانی یاد کرنا ضروری ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سات سال کی عمر سے پہلے ہی بچے کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانی شروع کر دینی چاہیے لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ بیشتر والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا آغاز دنیاوی تعلیم سے کرتے ہیں۔ معیاری سے معیاری سکول تلاش کرتے ہیں۔ اچھا لباس، اچھا کھانا پینا، اچھا رہن سہن مہیا کرتے ہیں بچوں کے ہر طرح کے ناز و نخرے دیکھتے ہیں۔ پیسہ پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ خود ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت برداشت کرتے ہیں تاکہ بچہ اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کر کے کسی اونچے اور اعلیٰ منصب پر فائز ہو اور آرام و سکون کی زندگی بسر کر سکے لیکن قرآنی تعلیم کے لئے والدین سرے سے کوئی فکر ہی نہیں کرتے۔ قرآنی تعلیم کے لئے پیسہ خرچ کرنا بھی سخت گراں گزرتا ہے اور اس کے لئے کسی قسم کی کوئی تکلیف برداشت کرنا تو ”محال است و جنوں است“ والی بات ہے اور یوں بیشتر والدین خود اپنی اولاد کی دینی تعلیم سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

غور فرمائیے کیا یہ ایک مسلمہ حقیقت نہیں کہ قرآنی تعلیم سے محروم اولاد نہ صرف یہ کہ اپنے والدین کی خدمت گار اور وفادار ثابت نہیں ہوتی۔ (الا من شاء الله) بلکہ بسا اوقات اپنے والدین کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ جو اولاد اس دنیا میں ذلت اور رسوائی کا باعث بنے گی وہ آخرت میں اپنے والدین کے کس کام آئے گی؟ جبکہ قرآنی تعلیم سے آراستہ اولاد نہ صرف اس دنیا میں اپنے والدین کی خدمت گار اور وفادار ثابت ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنتی ہے۔ لہذا والدین کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم رکھ کر وہ کتنا بڑا خسارامول لے رہے ہیں یہ نہ صرف اپنے آپ پر ظلم ہے بلکہ اولاد پر بھی ظلم عظیم ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ أَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾ ترجمہ ”کہو، حقیقت میں خسارہ پانے والے تو وہی ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا۔“ (سورہ الزمر، آیت نمبر 15) اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اپنے فضل و کرم سے ایسے خسارے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

ام الفتن ٹی وی:

یوں تو اب ہر روز نئے سے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں جو مسلمانوں کو ان کی مقدس کتاب سے بڑی تیزی کے ساتھ دور کرتے چلے جا رہے ہیں لیکن ٹی وی ان تمام فتنوں میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔ ٹی وی سے پہلے عام طور پر مسلمان گھرانوں کا معمول یہ ہوتا تھا کہ والدین فجر کی نماز کے وقت اٹھتے، نماز فجر ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے، بچوں کو نماز کے لئے جگاتے، نماز پڑھانے کے بعد انہیں محلہ کسی گھر یا مسجد میں قرآن پڑھنے کے لئے بھیج دیتے، پھر سکول کی باری آتی گھر کے افراد اپنے روزمرہ کے کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد سرشام کھانا کھا لیتے مغرب کی نماز کے بعد والدین اپنے بچوں کو سیرت انبیاء، سیرت صحابہ کے واقعات سناتے، چھوٹی چھوٹی سورتیں اور دعائیں وغیرہ یاد کرواتے اور نماز عشاء پڑھتے ہی بچوں کو سلا دیا جاتا اور والدین بھی سو جاتے۔ کسی مجبوری کے بغیر نماز عشاء کے بعد جاگنے کا تصور ہی نہ تھا۔ اس طرز عمل میں عموماً بچے میٹرک تک ناظرہ قرآن مجید ختم کر لیتے۔ تیسویں پارے کی کچھ چھوٹی چھوٹی سورتیں زبانیں یاد کر لیتے، اسلامیات کی کچھ نہ کچھ تعلیم سکولوں میں مل جاتی اور کچھ گھروں میں والدین سے مل جاتی۔ یوں ہر بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد، مسائل اور احکام سے آگاہی ہو جاتی۔ عملی زندگی میں ذاتی مطالعہ بچوں کی دینی معلومات میں مزید اضافہ کا باعث بنتا۔

ٹی وی نے لوگوں کے مزاج، معمولات، عادات و اطوار، ذوق اور اقدار کو یکسر بدل کے رکھ دیا ہے۔ صبح آنکھ کھلتے ہی دن کا آغاز، ٹی وی کی نشریات دیکھنے اور سننے سے ہوتا ہے (الا من شاء اللہ) بچوں کے سکول جانے تک بچوں کی ایک نظر ٹی وی پر ہوتی ہے اور دوسری نظر اپنی تیاری پر۔ سکول میں بھی بچوں کا بیشتر وقت ٹی وی ڈراموں، فلموں، ایکٹروں، ایکٹریسوں، کھیلوں، کھلاڑیوں اور کمرشل اشتہاروں پر بحث اور تبصرے کرتے گزر جاتا ہے۔ سکول یا دفتر سے واپسی کے بعد چند گھنٹے سستانے اور تازہ دم ہونے کے بعد تمام اہل خانہ پھر ٹی وی کے سامنے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے اپنے پسندیدہ پروگراموں کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ رات سونے تک جاری رہتا ہے خاص خاص پروگراموں کا کئی کئی روز قبل بڑی بے چینی سے افراد خانہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس طرز زندگی نے قرآن مجید کی تعلیم تو کیا لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد تک پورے کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ ٹی وی نہ صرف لوگوں کی عاقبت

برباد کر رہا ہے بلکہ دنیاوی اعتبار سے بھی زہر ہلا ہل ثابت ہو رہا ہے ماہرین نفسیات کے نزدیک ناظرین پرٹی وی کی وجہ سے مرتب ہونے والے منفی اثرات درج ذیل ہیں۔

- ① نگاہ کی کمزوری چونسٹھ فیصد (64%)
- ② بچوں کے تعلیمی معیار میں کمی تریسٹھ فیصد (63%)
- ③ عام مطالعہ سے محرومی تریسٹھ فیصد (63%)
- ④ اعصابی کمزوری چھیالیس فیصد (46%)
- ⑤ ورزش سے محرومی چوالیس فیصد (44%)

نیوزی لینڈ میں بچوں کے ایک ادارے ”ڈینوڈین ریسرچ یونٹ“ کے ڈپٹی ڈائریکٹر باب مینکوکس نے 30 سال تک ایک ہزار سے زائد بچوں کے طرز زندگی پر تجربات کئے جس کا حاصل یہ تھا کہ جو بچے روزانہ ایک گھنٹہ سے زائد ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم حاصل نہیں کر پاتے، جو ایک گھنٹہ یا اس سے کم ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم یافتہ بن جاتے ہیں اور جو بچے کبھی کبھار ٹی وی دیکھتے ہیں صرف وہی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر پاتے ہیں۔^①

دینی اعتبار سے اس ایک فتنے کے گھر میں آنے سے چپکے چپکے دیگر کئی فتنے جو ہمارے گھروں میں گھس آتے ہیں ان پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔

① تصویر کا فتنہ:

تصویر کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے شدید وعید بتلائی ہے۔ ارشاد مبارک ہے: ”قیامت کے روز سخت ترین عذاب مصور کو ہوگا۔“ (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں آپ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری) عہد نبوی ﷺ میں تو شاید اتنی سخت سزا کی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو لیکن آج اس کی وجہ پوری طرح سمجھ میں آ رہی ہے کہ پردہ سکرین پر عورت یا مرد کی آراستہ پیرائیں اور متحرک تصویر میں اتنی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کو ایک ”معمول“ کی طرح مسحور اور مرعوب کر دیتی ہے اور دیکھنے والا ہر وہ انداز اختیار کرنا پسند کرتا ہے جو پردہ سکرین پر تصویریں کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی

چاہئے کہ دنیا میں شرک کی ابتداء تصویر سے ہوئی تھی۔^①

یاد رہے بعض حضرات پردہ سکرین پر آنے والی تصویر کو محض عکس سمجھتے ہوئے جائز قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر فریب اور دھوکہ ہے عکس تو کسی چیز کے ہٹتے ہی ختم ہو جاتا ہے جبکہ کمرے کی تصویر ہمیشہ کے لئے اسی طرح محفوظ ہو جاتی ہے جس طرح ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر محفوظ رہتی ہے لہذا شرعاً ہاتھ سے بنائی گئی تصویر اور کمرے سے بنائی گئی تصویر دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

② غیر محرم مرد یا عورت کو دیکھنا:

شرعاً غیر محرم (عورت یا غیر محرم مرد) کو دیکھنا حرام ہے غیر محرم مرد یا عورت پر نظر ڈالنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم) ٹی وی دیکھنے والے مرد اور عورتیں جب تک ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اس گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔^③

③ موسیقی اور غنا:

گانا بجانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا باعث ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی تو حصف (زمین میں دھسنا)، قذف (پتھروں کا برسنا) اور مخ (شکلیں تبدیل ہونا) کا عذاب نازل ہوگا۔“ (طبرانی) ٹی وی دیکھنے والوں کا زیادہ تر وقت اسی گناہ کے ارتکاب میں گزرتا ہے۔

① بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر آية لا تذرن ودا ولا سواعا ولا يغوث

② اسلامی جمہوریت اور اسلامی سوشلزم کے بعد آج کل بعض حلقوں میں ”اسلامی ٹی وی“ کے قیام پر بڑی سنجیدگی سے غور و فکر ہو رہا ہے۔ چلے فرض کر لیجئے کہ اسلامی ٹی وی پر عورت نہیں آئے گی صرف مرد حضرات ہی آئیں گے، تب بھی سوال یہ ہے کہ کیا اس مرد کو غیر محرم عورتیں نہیں دیکھیں گی؟ یا اسلامی ٹی وی سے اس حدیث کا حکم ساقط ہو جائے گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے غیر محرم کے دیکھنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا ہے؟ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ برائی اور بے حیائی پھیلانے کے جواب میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ دین اور نیکی پھیلانے کی دلیل تو واقعی بڑی دلکش اور خوشنما ہے لیکن اس کے حق میں کتاب و سنت کی کوئی دلیل بھی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جس ”کار خیز“ کی ابتداء ایک انتہائی بے ضرری برائی یعنی تصویر کے ساتھ ہوئی وہ بڑھتے بڑھتے بالآخر اکبر الکبار یعنی شرک تک جا پہنچی اور یہ مثال تو ہماری آنکھوں دیکھی ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں ٹی وی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ پردہ سکرین پر عورت کی تصویر آتی نہ آواز سنائی دیتی، لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ مغرب زدہ فلمیں اور ڈرامے اپنی تمام تر قباحوں کے ساتھ دکھائے جا رہے ہیں۔

قرآن مجید نے اس سلسلے میں ہمیں ایک بنیادی اصول بتا دیا ہے ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ﴾ یعنی ”برائی کو بہترین نیکی کے ساتھ دفع کرو۔“ (96:23) دوسری جگہ ارشاد پاک ہے ﴿وَيَذَرُهَا الْخَيْرَةُ أُولَٰئِكَ لَهُمْ غُفْلَانٌ﴾ یعنی ”جو لوگ برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں انہیں کے لئے ہے آخرت کا گھر (22:13) کیا کہیں ایسا حکم بھی ملتا ہے کہ برائی کو برائی سے دور کرو؟

④ فیشن پرستی:

ٹی وی پر آنے والے لوگ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لئے نت نئے فیشن اختیار کرتے ہیں اور وہی رنگ، ڈھنگ ساتھ ساتھ ناظرین بھی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور یوں اسلامی اقدار ملیا میٹ اور جاہلانہ اقدار معاشرے پر چھاتی چلی جا رہی ہیں ٹی وی پر آنے سے پہلے کسی بھی خاتون کا حجاب کے بغیر گھر سے نکلا سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ٹی وی آنے کے بعد پہلے حجاب ختم ہوا پھر سر سے چادر غائب ہوئی، پھر سر سے دوپٹہ گیا پھر دوپٹے سے بنی ہوئی رسی گلے سے غائب ہوئی پھر نصف آستین والی قمیصوں کا رواج ہوا۔ اب بغیر آستین کے قمیصوں کا رواج عام ہے۔ فیشن پرستی کے لئے بیوٹی پارلر، ہیر ڈریسر، پولی کلینک سنفرز اب گلی گلی، محلہ محلہ میں موجود ہیں جبکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”کچھ عورتیں لباس پہننے کے باوجود نکلی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والی، اور خود بہکنے والی ایسی عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گی۔“ (مسلم)

⑤ حیا سوزی:

بالغ اور نابالغ اولاد کا اپنے والدین کے ساتھ مل کر ٹی وی پر بنے ٹھنڈے مردوزن کا آزادانہ میل جول دیکھنا، عشق و محبت پر مبنی ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، شہوانی جذبات کو بھڑکانے والے گانے سننا، مردوزن کے نیم عریاں اور اخلاق باختہ مناظر دیکھنا بچوں میں موجود طبعی شرم و حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ ٹی وی سے پہلے لڑکیاں تو کیا لڑکوں کو بھی اپنے رشتہ مناکحت کے سلسلے میں والدین کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، لیکن ٹی وی کی آمد کے بعد اب لڑکیاں بھی کھلے الفاظ میں والدین کے سامنے بے تکلف اظہار کرتی ہیں کہ میں فلاں سے نہیں فلاں سے شادی کروں گی اگر والدین کبھی ”نافرمانی“ کا راستہ اختیار کرنے کی غلطی کر بیٹھیں تو بیٹیاں اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے، عدالتوں سے نکاح کی ڈگری حاصل کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتیں۔

ظاہر ہے جب بالغ بیٹیاں اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر ”تکلف برطرف ہم تو سر بازار ناچیں گے“ کی تعلیم حاصل کریں گی تو پھر انہیں رشتہ مناکحت میں اپنی مرضی پوری کرنے سے روکنے کی جرأت کون کرے گا؟

ٹی وی کی اولاد و اخفاء..... ڈش، ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ..... نے ہمارے معاشرے کو جس بے حیائی اور فحاشی کے اندھے کنویں میں پھینک دیا ہے اس کا اندازہ درج ذیل خبر سے لگا لیجئے ”راولپنڈی کے ایک میٹ کیفے میں خفیہ کیمروں کے ذریعہ گندی سائٹس دیکھتے ہوئے بعض نوجوان جوڑوں کی سی ڈیز تیار کی گئیں جنہیں چار پانچ ہزار روپے فی سی ڈیز بازار میں فروخت کیا جاتا رہا جب اس کا علم متعلقہ خاندانوں کو ہوا تو اس سکیئنڈل کا شکار ہونے والی تین لڑکیوں نے خودکشی کر لی ایک کو اس کے والد نے قتل کر دیا۔“^۵

موبائل کے فتنے نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ موبائل سے پہلے گھروں میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آپس میں ناجائز تعلقات قائم کرنے میں بہت سی دشواریاں محسوس کرتے تھے۔ تمام تر احتیاط کے باوجود ٹیلی فون کال گھر کے کسی دوسرے فرد کے سن لینے پر راز فاش ہو جانے کا خطرہ ہر وقت سر پر منڈلاتا رہتا تھا اور اولاد کو والدین کی روک ٹوک اور سرزنش کا ہر وقت خوف رہتا تھا۔ موبائل نے اس قسم کی ساری زکاوٹیں دور کر دی ہیں۔ والدین کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اور گھروں کے اندر ایسے ایسے المناک واقعات جنم لینے لگے ہیں کہ والدین سر پیٹتے رہ جاتے ہیں۔ یہ اور حیا سوز کلچر کیسے پیدا ہو رہا ہے اور کون کر رہا ہے؟ ام الفتن ٹی وی!

⑥ جرائم کا فروغ:

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ٹی وی پر مار دھاڑ، قتل و غارت، چوری، ڈاکہ، اغواء، شراب، زنا، جوا، دھوکہ دہی اور فراڈ وغیرہ پر مبنی فلمیں دیکھتے ہیں تو خود بھی ان کی نقالی کرنے لگتے ہیں۔ بعض پڑھ لکھے اور اونچے مناصب پر فائز حضرات کی اولادوں کا ایسے جرائم میں ملوث ہونا اسی شوق نقالی کا نتیجہ ہے۔

⑦ وقت کا ضیاع:

ایک سرسری جائزے کے مطابق ٹی وی کے شوقین حضرات روزانہ اوسطاً چار گھنٹے ٹی وی کی نذر کرتے ہیں ایک عام آدمی کے روزمرہ معمولات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر چوبیس گھنٹوں کا گوشوارہ بنایا جائے تو درج ذیل گوشوارے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوگا۔

ٹی وی کے لئے = 4 گھنٹے
نیند کے لئے = 6 گھنٹے

دفتر/دکان/مزدوری کے لئے = 10 گھنٹے

متفرق ذمہ داریوں کے لئے = 4 گھنٹے

(متفرق ذمہ داریوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت، علاج معالجہ، گھر کا سودا سلف، دوست احباب سے ملاقاتیں، اعزہ اقارب کی خوشی اور غمی کے موقع پر شرکت کبھی کبھ شامل کر لیجئے)

چوبیس گھنٹوں میں سے چار گھنٹے ٹی وی کی نذر کرنے والا شخص اگر ساٹھ سال کی عمر پاتا ہے تو وہ ساٹھ سال کی عمر میں سے مکمل دس سال ٹی وی کی نذر کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قیامت کے روز جب تک آدمی زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب نہیں دے پائے گا اس کے پاؤں اللہ کی بارگاہ سے ہٹے نہیں دیئے جائیں گے۔“ (ترمذی) مسلسل نو، دس سال کے گناہوں اور نافرمانیوں کا حساب ہم کیسے دے پائیں گے، ٹی وی نے یہ سوچنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہی کہاں چھوڑا ہے؟ وقت کی قدر و قیمت ہمیں اس روز ہوگی جب ایک شخص روئے زمین کے برابر سونا، چاندی صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ طلب کرے گا۔ جس میں وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ سکے لیکن اسے وہ ایک لمحہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ (منہوم حدیث شریف)

⑧ حقوق العباد میں تقصیر:

ٹی وی کے نشے نے ہمیں اس قدر مدہوش کر رکھا ہے کہ ہر آدمی اپنی ذات کے گنبد میں بند ہے اور گھر کے ہر فرد نے اپنی الگ دنیا بسا رکھی ہے جس سے باہر جھانکنے کے لئے اسے فرصت نہیں۔ گھر میں موجود دادا، دادی یا نانا، نانی یا کوئی دوسرے بزرگ ہمارے ٹی وی دیکھنے کو برا تو نہیں سمجھتے؟ گھر میں آنے جانے والے مہمانوں کی خاطر خواہ میزبانی ہوتی ہے یا نہیں؟ ہمارے گرد و پیش میں ہمسائے مرتے ہیں یا جیتے ہیں؟ ہمارے دور پار کے رشتہ دار کسی توجہ یا تعاون کے مستحق تو نہیں؟ گلی یا محلے میں کوئی بیوہ یا یتیم نان جویں کا محتاج تو نہیں؟ کوئی غریب یا مسکین اپنے کسی بیمار بچے کی دوا کے لئے تو نہیں ترس رہا ہے؟ ٹی وی کے نشے نے اتنی ہوش ہی کہاں رہنے دی ہے کہ ہم ان ”غیر ضروری“ باتوں پر غور کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

⑨ حقوق اللہ میں تقصیر:

اوپر دیئے گئے گوشوارے پر ایک نظر ڈالئے اور غور فرمائیے ٹی وی دیکھنے اور سننے والے گھرانوں میں

متفرق مصروفیات کے لئے باقی بچنے والے چار گھنٹوں میں قرآن مجید کی تلاوت اور صوم و صلوٰۃ کے لئے کتنا وقت باقی رہ جاتا ہے؟ اپنی تعلیمات کے اعتبار سے بھی قرآن مجید اور ٹی وی دو متضاد چیزیں ہیں جس گھر میں قرآنی تعلیمات کا ماحول ہوگا اس گھر میں ٹی وی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہوگی اور جس گھر میں ٹی وی دیکھا اور سنا جائے گا اس گھر میں قرآنی تعلیمات کا ماحول پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارے خیال میں ٹی وی قرآن مجید سے دوری پیدا کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے اس ایک فتنے کے آنے سے بے شمار چھوٹے بڑے فتنے اس طرح گھر میں چپکے سے گھس آتے ہیں کہ انسان کو کانوں کان خبر نہیں ہو پاتی۔ اخلاقی اعتبار سے ٹی وی کا نشہ، ہیر وئن کے نشے سے کہیں زیادہ خطرناک اور سلطان سے کہیں زیادہ مہلک بیماری ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ نئی نسل کو زوال کی آخری حدوں تک پہنچا رہی ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدْكِرٍ!

④ مشکل کتاب ہونے کی غلط فہمی:

قرآن مجید کے بارے میں بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ کتاب بڑی مشکل ہے اسے پڑھنا اور سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ صرف عالم لوگ ہی اسے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اس غلط فہمی میں مبتلا لوگ یا تو قرآن مجید کو سرے سے ہاتھ ہی نہیں لگاتے یا صرف اس کی تلاوت پر اکتفا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں مشکل کتاب ہونے کا تصور اس آدمی کا تو ہو سکتا ہے جس نے قرآن مجید کو کبھی پڑھنے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی ہو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید سے بڑھ کر آسان اور عام فہم کوئی دوسری کتاب نہیں۔ کفار مکہ کو جن باتوں پر سب سے زیادہ اعتراض تھا وہ توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدہ سے متعلق تھیں جنہیں قرآن مجید میں بار بار مختلف انداز سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان عقائد کو سمجھانے کے لئے سارے قرآن مجید میں کسی ایک جگہ بھی فلسفہ یا منطق کا انداز اختیار نہیں کیا گیا انتہائی سادہ اور عام فہم انداز میں جا بجا سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدہ توحید سمجھانے کے لئے روزمرہ مشاہدات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً انسان کی اپنی پیدائش، زمین و آسمان کی پیدائش، گردش لیل و نہار، سورج، چاند، ستاروں کا طلوع و غروب، موسموں کا رد و بدل، سمندر میں سفر کے دوران کشتی کا طوفان میں پھنسا پھرا اس سے بچ نکلنا۔ اس کے علاوہ بعض روزمرہ استعمال کی اشیاء پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ سوچو اور بتاؤ انہیں پیدا کرنے والا کون ہے؟ مثلاً پانی، دودھ، شہد، پھل، سبزیاں، معدنیات،

کھیت، مویشی، بھیڑ، بکریاں، گائے، اونٹ اور پرندے وغیرہ غور فرمائیے! دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل انسان ایسا بھی ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے تو کبھی زمین و آسمان نہیں دیکھے یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے یا بھیڑ بکریاں اور گائے، اونٹ نہیں دیکھے یا دودھ اور شہد سے ناواقف ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ ڈالئے کہیں بھی آپ کو کوئی ایک آیت ایسی نہیں ملے گی جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہو اور وہ عام آدمی کی عقل اور فہم سے بالا ہو۔ نزول قرآن کے وقت کفار مکہ نے بے شمار اعتراضات کئے، لیکن یہ اعتراض کبھی نہ کر سکے کہ یہ کتاب ہماری سمجھ سے بالا ہے یا اسے تو صرف ہمارے خاص پڑھے لکھے لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد بالکل برحق اور سچ ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدْكِرٍ﴾ ترجمہ: ”ہم نے اس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان بنایا ہے پھر ہے کوئی جو اس پر غور کرے؟“ (سورہ القم، آیت نمبر 17) دراصل قرآن مجید کے مشکل ہونے کا پروپیگنڈہ صرف دین خانقاہی کے علمبرداروں نے کر رکھا ہے جن کے ”دین“ کی ساری تعلیمات قرآنی تعلیمات کے برعکس ہیں۔

بزرگوں کے فوت ہونے کے بعد قبر میں ان کے زندہ ہونے کا عقیدہ، اپنے مریدوں کی دعاء اور پکار سننے کا عقیدہ اور انہیں فیض پہنچانے کا عقیدہ، ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کا عقیدہ، مشکلات اور مصائب میں ان کی مدد کرنے کا عقیدہ، اللہ کے ہاں سفارش کرنے اور اپنے مریدوں کو بخشوانے کا عقیدہ، بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے ان کے مزاروں سے خاک شفاء حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، ان کے نام کی نذریں نیازیں دینا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو بوسہ دینا، قبروں کے آگے جھکنا اور سجدے کرنا، قبروں کو غسل دینا اور ان کے ایصال ثواب کے لئے برسیاں منانا، عرس لگانا، میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کرنا، مردوں کے لئے رسم قل، رسم سوّم، ساتواں، دسواں وغیرہ منانا، قرآن خوانی کرنا، سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی گیارہویں دینا، یہ تمام افعال ایسے ہیں جن کا کتاب و سنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے دین خانقاہی کے علمبردار قرآن مجید کو ایک مشکل کتاب کہہ کر لوگوں کو اس کی تعلیمات سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ نظام خانقاہی کے علمبردار خوب جانتے ہیں کہ جیسے جیسے قرآن مجید کی تعلیمات عام ہوں گی دین خانقاہی کا سارا کاروبار اپنے آپ زمین بوس ہوتا نظر آئے گا۔

آخر میں ہم یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض مقامات واقعی تشریح طلب ہیں لیکن کسی کتاب میں مشکل مقامات آنے کی وجہ سے اس کتاب کو سرے سے ہاتھ ہی نہ لگانے کا طرز عمل کیا معقول ہو سکتا ہے؟ اگر کسی طالب علم کو فزکس یا کیمسٹری کے بعض فارمولے سمجھ میں نہ آئیں تو کیا اسے فزکس یا کیمسٹری پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے یا یہ فارمولے کسی اچھے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے؟ ہر ہوشمند آدمی یہی جواب دے گا کہ اسے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اسی طرح اگر قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا حکم سمجھ میں نہ آئے تو اسے کسی عالم دین سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ محض مشکل کتاب کے بہانے قرآن مجید کو زندگی بھر ہاتھ ہی نہ لگانا یا اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرنا تو محض شیطانی فریب ہے اگر کوئی شخص خدا نخواستہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو اسے فوراً اس غلط فہمی کو دور کر لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کا راستہ یقیناً آسان بنادیں گے۔ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمہ: ”اور تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“ (سورہ المومن، آیت نمبر 60)

5) ہمارا نظام تعلیم:

انگریزوں نے ہمارے لئے جو نظام تعلیم وضع کیا تھا اس کا ہدف یہ تھا کہ اگر برصغیر کے مسلمان کافر نہ بن سکیں تو کم از کم مسلمان بھی نہ رہیں، انگریز اپنے اس ہدف میں صد فیصد کامیاب رہے۔ افسوس! کہ انگریزوں کے جانے کے بعد وہ نظام تعلیم جو ان کا توں ہی رہا، تعلیمی کتب خواہ تاریخ کی ہوں یا طب کی، سیاست کی ہوں یا معیشت کی، سائنس کی ہوں یا فلسفہ کی، ان میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی، اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا امر، جیسے الفاظ نہ پہلے تھے نہ آج ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے بے دین اور خدا نا آشنا افراد انگریز کے دور میں تیار ہوتے تھے ویسے ہی بے دین اور خدا نا آشنا افراد اب تیار ہو رہے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد اگر کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ صرف یہ کہ جو طالب علم خود عربی زبان پڑھنے کا شوق رکھتا ہو، اس کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ عربی پڑھ سکے، لیکن قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کیلئے عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر سلیبس میں شامل کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں کی گئی۔ اسلامیات کو لازمی مضمون کی طور پر شامل تو کیا گیا ہے، لیکن اس کا سلیبس ایسا مرتب کیا گیا جسے

پڑھنے کے بعد طالب علم ایک روایتی مسلمان تو واقعی بن جاتا ہے، لیکن اس سے آگے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے وفا کا گہرا تعلق پیدا ہو یا قرآن مجید سے عملی زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کا عقیدہ پختہ ہو، ایسا سلیبس تیار کرنے کے لئے ہمارے ”اسلام پسند حکمران“ کبھی تیار نہیں ہوئے۔

موجودہ حکمرانوں کے بارے میں پوری پاکستانی قوم نوحہ کنناں ہے کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کو ساری دنیا میں ذلیل اور رسوا کر دیا ہے۔ اسلام دشمنی کی ساری حدیں پھیلا نگ دی ہیں ہمارے رہے سہے، برے بھلے نظام تعلیم کو مکمل طور پر سیکولر بنانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ اسلامی اقدار اور اسلامی تہذیب کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ اسلامی احکام اور قوانین کا مذاق اور تمسخر اڑانے میں ذرہ برابر حجاب محسوس نہیں کیا جا رہا۔ یہ ساری باتیں بالکل بجا اور درست ہیں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران کیا آسمانوں سے اچانک نازل ہو گئے ہیں یا زمین سے اُگ آئے ہیں۔ ہمارے حکمران جو کچھ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں یہ سب کچھ وہی تو ہے جو انہوں نے ملک کے تعلیمی اداروں سے پڑھا اور سیکھا ہے۔ آج اگر ہمیں حکمران برے نظر آتے ہیں تو یہ برائی ہمارے نظام تعلیم کی ہے جس کے بارے میں حکیم الامت نے فرمایا تھا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا کہاں سے آئے صدا لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پس اگر ہم قوم کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم کرنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا چاہتے ہیں تو ان میں سے سرفہرست ہمارا نظام تعلیم ہے اسے تبدیل کرنے کی فکر کرنی چاہئے جب تک نظام تعلیم تبدیل نہیں ہوتا اس کے اثرات بد سے پورا ملک بدستور زہر آلود ہوتا رہے گا۔

6) بڑی عمر کی وجہ سے جھجک:

بعض لوگ بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہیں کر پاتے لیکن بعد میں جب انہیں اس کوتاہی کا احساس ہوتا ہے تو محض بڑی عمر کی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں یہ مثبت انداز فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر کے جس حصہ میں ہدایت نصیب فرمادیں اس کو بچپن ہی سمجھنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا انسان

(قیامت کے روز) لکھنے والے معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو شخص ایک ایک کر پڑھتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔“ (مسلم) حدیث شریف کے الفاظ غور طلب ہیں ظاہر ہے تلاوت کا ماہر تو وہی بنے گا جس نے بچپن میں ہی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لی اور ایک ایک کر وہی پڑھے گا جو بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہ کر سکا اور بڑی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو دہرے اجر کی نوید سن کر اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے یعنی جہاں دوسرے لوگوں کو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی وہاں ایک ایک کر پڑھنے والے کو ایک ایک حرف پر بیس بیس نیکیاں ملیں گی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”علم سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔“ (طبرانی) اس حدیث شریف میں علم سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم مختلف عمروں میں ایمان لاتے رہے اور جس عمر میں ایمان لاتے فوراً قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگ جاتے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔“ (ترمذی، ابن ماجہ) اس حدیث شریف میں بھی اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ مسلمانوں کو موت سے پہلے پہلے جب بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمادیں، قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہئے اور اس میں قطعاً کوئی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کہا جاتا ہے ”اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى الْمَلْحَدِ“ یعنی ”ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔“

پس قرآن مجید کا علم حاصل کرنے میں کسی آدمی کو جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے خواہ انسان بالکل بڑھاپے کی عمر میں ہی کیوں نہ ہو، کیا معلوم کہ خلوص دل سے نیت اور ارادہ کرنے پر ہی اللہ تعالیٰ گذشتہ زندگی کے سارے گناہ معاف فرمادیں۔ رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ بیان فرمایا جس نے ننانوے قتل کئے اس نے توبہ کے لئے ایک درویش سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا ”تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی۔“ اس آدمی نے درویش کو بھی قتل کر دیا پھر ایک عالمسے پوچھا تو اس نے کہا ”تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ گناہ کی بستی سے ہجرت کر کے نیک لوگوں کی بستی میں چلے جاؤ۔“ اس آدمی کو ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی موت آ گئی۔ مرتے وقت اس آدمی نے سینے کے بل گھٹنا شروع کر دیا (تاکہ نیک لوگوں کی بستی کے جتنا بھی قریب ہو سکے، ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے)

رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کرنے کے معاملہ میں جھگڑا کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ”دونوں بستیوں کا فاصلہ دیکھو اگر نیک لوگوں کی بستی قریب ہے تو رحمت کے فرشتے روح قبض کریں اگر گناہ گاروں کی بستی قریب ہے تو عذاب کے فرشتے روح قبض کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو حکم دیا ”تَقَرَّبِیْ“ (تو قریب ہو جا) اور گناہ گاروں کی بستی کو حکم دیا ”تَبَاعَدِیْ“ (تو دور ہو جا) فرشتوں نے دونوں طرف کا فاصلہ دیکھا تو نیک لوگوں کی بستی بالشت بھر قریب نکلی۔“ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں ”فَغُفِرَ لَهُ“ چنانچہ اس کے سارے گناہ اللہ نے معاف فر دیئے۔ (بخاری و مسلم)

پڑھاپے کی عمر میں خلوص دل سے قرآن مجید پڑھنے کی ابتداء کرنے سے اگر گزشتہ زندگی کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں تو کون سا برا سودا ہے؟

⑦ بیخسوریے اور دیگر کتب وظائف:

ہر آدمی قدرتی طور پر کم سے کم وقت اور کم سے کم محنت میں زیادہ سے زیادہ فوائد سمیٹنا چاہتا ہے اسی خواہش کی بناء پر ہمارے ہاں بخسوروں اور اوراد وظائف پر مشتمل کتب کا رواج بہت عام ہو چکا ہے۔ لوگ ایسی کتب کا باقاعدگی سے اس طرح مطالعہ کرتے ہیں جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک ایسی کتب کا دہرائقصان ہے۔

اولاً : ان کتب میں جہاں صحیح احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتیں، آیات اور دیگر اوراد و وظائف دیئے ہوتے ہیں وہاں اکثر و بیشتر سورتیں، آیات اور اوراد و وظائف ایسے ہوتے ہیں جن کے فضائل کی احادیث ضعیف یا موضوع ہوتی ہیں۔ ضعیف یا موضوع احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتوں یا اوراد و وظائف کو معمول بنانا کار لا حاصل ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید کی سورتوں کی تلاوت کا ثواب اپنی جگہ لیکن جن فضائل یا فوائد کو ذہن میں رکھ کر سورتوں کی تلاوت کی جائے گی ان فضائل سے تو پڑھنے والا محروم ہی رہے گا۔

ثانیاً : بخسوروں اور ایسی ہی دیگر کتب کو روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے والے حضرات قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یہ نقصان پہلے نقصان سے بھی بڑا ہے۔

بعض دینی جماعتیں اپنے اپنے اہداف کے مطابق کارکنان کے لئے منتخب سورتوں کا سلیبس تیار

کرتی ہیں تاکہ کارکن ان کا خصوصی مطالعہ کریں۔ اگر یہ مطالعہ روزمرہ تلاوت قرآن کا متبادل نہ بنے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اگر یہ روزمرہ کی تلاوت کی جگہ ہو تو یہ ہرگز مطلوب نہیں۔ قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھا اور سمجھا جائے اور روزانہ بلاناغہ پڑھا جائے۔ کوئی دوسرا عمل اس کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

⑧ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کی شرط:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے چونکہ ہر آدمی کے لئے ہر وقت با وضو رہنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے بعض بیماریوں کی وجہ سے نماز کے مختصر وقت کے لئے بھی با وضو رہنا مشکل ہوتا ہے اس لئے خواہش کے باوجود اکثر لوگ تلاوت قرآن سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر زبانی تلاوت کا تعلق ہے اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ پاک آدمی وضو کے بغیر زبانی تلاوت کر سکتا ہے البتہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنے کے بارے میں اہل علم کی دورائیں ہیں۔ پہلی یہ کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں اور دوسری رائے یہ ہے کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا جائز ہے۔ پہلے موقف کے حق میں سورہ الواقعہ کی یہ آیت پیش کی جاتی ہے ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ ترجمہ: ”اسے نہیں چھوتے مگر پاک لوگ۔“ (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 79) اس آیت کے علاوہ کوئی ایسی واضح آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونے سے منع فرمایا گیا ہو یا قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہو جہاں تک سورہ الواقعہ کی اس آیت کریمہ کا تعلق ہے اس سے پہلی دو آیات اس طرح ہیں ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝﴾ ترجمہ: ”بے شک قرآن بڑی عزت والا ہے، ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔“ (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 77 تا 78) مذکورہ آیت کی تشریح میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ رحمہ اللہ نے درج ذیل حاشیہ تحریر فرمایا ہے ”اکثر مفسرین کے نزدیک لَا يَمَسُّهُ میں ”ہ“ کی ضمیر لوح محفوظ کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے۔ بعض نے اس ضمیر کو قرآن مجید کے لئے مانا ہے اور استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کو بے وضو چھونا

جائز نہیں ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں قرآن کو بے وضو چھونا جائز ہے۔^① احسن البیان کے مفسر حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ نے ان آیات پر درج ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے ”لَا يَمَسُّهُ“ میں ضمیر کا مرجع لوح محفوظ ہے اور پاک لوگوں سے مراد فرشتے ہیں بعض نے اس کا مرجع قرآن کریم کو بنایا ہے یعنی اس قرآن کو فرشتے چھوتے ہیں یعنی آسمانوں پر فرشتوں کے علاوہ کسی کی بھی رسائی قرآن مجید تک نہیں ہوتی مطلب مشرکین کی تردید ہے جو کہتے تھے کہ قرآن شیاطین لے کر اترتے ہیں اللہ نے فرمایا یہ کیونکر ممکن ہے قرآن تو شیطانی اثرات سے بالکل محفوظ ہے بعض نے اس آیت میں نفی کو بمعنی نفی لے کر یہ کہا ہے کہ قرآن کو بے وضو چھونا اور اس کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اس میں ایک بات کی خبر دی جا رہی ہے اس میں چھونے یا نہ چھونے کا حکم نہیں دیا جا رہا۔“^②

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے ان آیات پر یہ حاشیہ تحریر فرمایا ہے ”جس سلسلہ کلام میں یہ آیت وارد ہوئی اس میں رکھ کر اسے دیکھا جائے تو یہ کہنے کا سرے سے کوئی موقع نظر نہیں آتا کہ اس کتاب کو پاک لوگوں کے علاوہ کوئی نہ چھوئے کیوں کہ یہاں تو کفار مخاطب ہیں اور ان کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے اس کی بارے میں تمہارا یہ گمان قطعی غلط ہے کہ اسے شیاطین نبی پر القاء کرتے ہیں اس جگہ یہ شرعی حکم بیان کرنے کا آخر کیا موقع ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص طہارت کے بغیر اس کو ہاتھ نہ لگائے؟ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ آیت یہ حکم دینے کے لئے نازل نہیں ہوئی مگر فوائے کلام اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جس طرح اللہ کے ہاں اس کتاب کو صرف مطہرین ہی چھو سکتے ہیں اسی طرح دنیا میں بھی کم از کم وہ لوگ جو اس کے کلام الہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اسے ناپاکی کی حالت میں چھونے سے اجتناب کریں۔“^③

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم کتاب و سنت سے ثابت نہیں پاک آدمی (ظاہری نجاست اور جنابت سے پاک) ہر وقت بلا تردد اسے چھو سکتا ہے اور اس کی تلاوت

① اشرف المواشی صلی نمبر 640، حاشیہ نمبر 11

② تفسیر احسن البیان، صفحہ نمبر 832، حاشیہ نمبر 11 از ذیلیہ حواشی صفحہ نمبر 702

③ تفسیر القرآن، جلد پنجم، صفحہ نمبر 291، حاشیہ نمبر 39

کر سکتا ہے۔

اگر قرآن مجید کو چھونے اور تلاوت کرنے کے لئے وضو کرنے کا حکم دے دیا جاتا تو نہ صرف عام مسلمانوں کے لئے تلاوت قرآن میں ایک بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جاتی بلکہ قرآن مجید کی تعلیم اور تحفیظ کے اساتذہ اور خصوصاً طلباء کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں لہذا اس بارے میں درست موقف یہی ہے کہ قرآن مجید کی بلا وضو تلاوت درست ہے۔

ہمیں اللہ کے حضور انکسار اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن مجید کی ایسی محبت پیدا فرمادے کہ دنیاوی مرغوبات، گمراہ کن پروپیگنڈہ اور شیطانی وساوس ہمارے اور قرآن کے درمیان رکاوٹ نہ بننے پائیں۔ وَمَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعِزٌ

قرآن مجید کی کسی ایک آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی سزا:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے اور اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حکم پر برضا و رغبت ایمان لانا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ترجمہ: ”اے محمد ﷺ! تمہارے رب کی قسم! لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے سر بسر تسلیم کریں۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 65) ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حکم کو ناپسند کرنا، یا کسی قانون کو یا کسی فیصلے کو ناپسند کرنا (خواہ دل سے ناپسند کیا جائے یا زبان سے اس کا اظہار کیا جائے) دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ اَعْمَالُهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُحْبَطَ اَعْمَالُهُمْ ۝﴾ ترجمہ: ”ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا کیوں کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9)

محمد، آیت نمبر 8-9

کسی آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی ایک صورت تو بلا واسطہ ہے مثلاً کوئی شخص حجاب کی آیت یا حکم کو ناپسند کرے، اس کی دوسری صورت بالواسطہ ہے مثلاً کوئی شخص براہ راست حجاب کو تو برا نہ کہے لیکن کفار کے ہاں رائج بے حجابی کو حجاب سے بہتر سمجھے ان دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت، ایک حکم، ایک قانون یا ایک فیصلے کو ناپسند کرنا سارے قرآن مجید کی آیات، احکام، قوانین اور فیصلوں کو ناپسند کرنے کے برابر ہے۔

شریعت اسلامیہ کے احکام اور قوانین کے مقابلے میں دوسرے قوانین کو بہتر سمجھنے والے شخص کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل پانچ صورتوں میں سے کسی بھی ایک صورت پر یقین رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

① جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ قوانین اور نظامہائے حیات اسلامی شریعت سے بہتر ہیں یا ان کے برابر ہیں یا ان کے مطابق فیصلے قبول کرنے جائز ہیں، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا عقیدہ یہی ہو کہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا بہتر ہے۔

② وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ بیسویں صدی میں اسلام پر عمل کرنا ممکن نہیں یا مسلمانوں کا اسلام پر عمل کرنا مسلمانوں کی پسماندگی کا باعث ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

③ وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ دین اسلام، بندے اور رب کے درمیان (ذاتی) تعلق تک محدود ہے اور زندگی کے دیگر مسائل سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

④ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا، یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا عصر حاضر میں مناسب نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

⑤ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ دنیاوی معاملات اور شرعی حدود میں غیر اسلامی قانون کا فیصلہ قبول کرنا جائز ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے خواہ اس کا عقیدہ یہ نہ ہو کہ غیر اسلامی قانون اسلامی شریعت سے بہتر ہے۔^①

امرو واقعہ یہ ہے کہ دین کا معاملہ بڑا نازک ہے کوئی کھیل اور تماشا نہیں کہ محض اپنی پسند یا ناپسند کے مطابق کسی حکم پر عمل کر لیا جائے اور کسی کو ترک کر دیا جائے یا کسی کو اچھا سمجھ لیا جائے اور کسی کو برا کہہ دیا جائے

① ملاحظہ ہو: نوافل اسلام، از شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ دارالافتاء والنشر والتوزیع، الریاض، سعودی عرب۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مطالبہ ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 208) شریعت کے بعض حصوں پر ایمان لانا اور بعض حصوں پر ایمان نہ لانا یہود و نصاریٰ کا فعل تھا جس کی انہیں سخت سزا دی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اَفْتَوْهُمْ مُنُونٌ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرْذَلُونَ اِلَى اَشَدِّ الْعَذَابِ﴾ ترجمہ: ”کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو لوگ ایسا کریں گے ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 85) اہل ایمان کو اس قبیح جرم سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کے لئے بھی وہی سزا ہوگی جو اہل کتاب کو دی گئی۔ دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب! فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ؟ ترجمہ: ”پس کیا تم اس جرم سے باز آتے ہو؟“

قرآن مجید کی کسی ایک آیت یا حکم کا استہزاء کرنے کی سزا:

نزول قرآن کے وقت بھی بعض لوگ قرآنی آیات اور احکام کا مذاق اڑاتے تھے ان میں کافر، مشرک اور منافقین بھی قسم کے لوگ شامل تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① اللہ تعالیٰ نے جب تحویل قبلہ کی آیت ﴿قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ترجمہ: ”پس اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 144) نازل فرمائی تو اس کا یوں مذاق اڑایا گیا کہ سمجھ نہیں آتی محمد ﷺ کا صحیح قبلہ کس طرف ہے؟ اگر پہلا صحیح تھا تو اسے کیوں چھوڑا گیا اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پھر پہلا غلط تھا اگر محمد ﷺ واقعی اللہ کی نبی ہوتے تو بیت المقدس کو چھوڑ کر بیت اللہ کو اپنا قبلہ نہ بناتے؟

② اتفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دینے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفُهُ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ ترجمہ: ”کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے دگنا، چو گنا کر کے واپس کر دے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 245) تو اس کا یوں مذاق

اڑایا گیا کہ لیجئے صاحب! اب اللہ میاں بھی غریب ہو گئے اور قرض مانگنے لگے۔

(3) جہنم کے داروغوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ ترجمہ: ”جہنم پر انیس داروغے مقرر ہیں۔“ (سورہ مدثر، آیت نمبر 30) ابو جہل نے اس کا یوں مذاق اڑایا کہ محمد ﷺ کے مددگار تو صرف انیس ہیں ہماری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ دس دس یا سو سو آدمی بھی ایک داروغہ پر غالب آئیں تو کافی ہوں گے۔ ایک دوسرے کافر نے ٹھٹھا لگا کر کہا ”تم لوگ دو کو سنبھال لینا باقی سترہ کے لئے میں اکیلا کافی ہوں۔“

کفار، مشرکین اور منافقین کی یہ روش آج بھی جاری ہے آیات حدود کا مذاق آیات حجاب کا مذاق، آیات تعداد ازواج کا مذاق، آیات قیامت کا مذاق، آیات ثواب و عذاب کا مذاق، قرآنی آیات کے علاوہ بعض دیگر شرعی احکام مثلاً داڑھی، شرعی لباس، برقعہ، مسجد، مدرسہ اور نماز وغیرہ کا مذاق اڑانا تو اب ایک خاص طبقہ کافیشن بن چکا ہے ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ قرآن مجید کی کسی آیت، حکم، قانون، یا فیصلے کا مذاق اڑانا تو اقض اسلام میں سے ہے اور ایسا کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿قُلْ اَبَا لِلّٰهِ وَاَيْتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ ترجمہ: ”ان سے کہو کیا تم ہماری ہنسی، مذاق اللہ، اس کی آیات، اور اس کے رسول ﷺ ہی کے ساتھ تھی؟ اب نبھانے نہ بناؤ ایمان لانے کے بعد تم کفر کر چکے ہو۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 65 تا 66) پس ایسے شخص کی قیامت کی روز سزا وہی ہوگی جو کفار کی ہے یعنی ابدی جہنم ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْا اِلٰهِيَّ وَرُسُلِيْ هٰزُوْا ۝﴾ ترجمہ: ”جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔“ (سورہ الکہف، آیت نمبر 156) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَيْئًا ۝ اتَّخَذَهَا هٰزُوْا ۝ اُوْلٰٓئِكَ لَهٗمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝﴾ ترجمہ: ”اور جب ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے علم میں آئی تو وہ اس کا مذاق اڑانے لگتا ہے ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کی روز) رسوا کن عذاب ہے۔“ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 9)

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک عیسائی مسلمان ہوا پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے وہ رسول

اکرم ﷺ کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا بعد میں مرتد ہو گیا اور کہنے لگا ”محمد ﷺ کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں جو کچھ میں لکھ دیتا ہوں وہی قرآن بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔“ یہ کہہ کر اس نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی توہین کی بلکہ قرآن مجید کا استہزاء بھی کیا کہ ”ایسی کتاب لکھنا تو کوئی مشکل بات نہیں، میں بھی لکھ سکتا ہوں۔“ اس مرتد کے ان گستاخانہ اور استہزاء کی کلمات کی اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں یہ سزا دی کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو عیسائیوں نے اسے قبر میں دفن کیا، لیکن اگلے روز قبر نے اسے نکال باہر پھینکا عیسائیوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید مسلمانوں نے انتقاماً ایسا کیا ہے دوبارہ اسے دفن کیا اگلے روز قبر نے پھر اسے باہر پھینک دیا۔ عیسائیوں نے تیسری مرتبہ اسے دفن کیا لیکن اگلے روز قبر نے اسے پھر باہر نکال پھینکا چنانچہ عیسائیوں نے اسے تدفین کے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ ❶

پس اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے شوق فضول میں اللہ کے حضور کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ کر بیٹھنا، نہ ہی اللہ کی آیات اور احکام کا مذاق اڑانے والوں سے کوئی تعلق یا میل جول رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں ذلت اور رسوائی مقدر ہو جائے اور آخرت میں حسرت و ندامت کے ساتھ روشن خیال لوگوں کی دوستی پر یہ کہہ کر آنسو بہانے پڑیں ﴿يَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ﴾ ترجمہ: ”کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی تو واقعی بدترین دوست تھا۔“ (سورہ الزخرف، آیت نمبر 38)

قرآن مجید سے اعراض کی سزا:

اعراض، عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب منہ موڑنا یا منہ پھیرنا ہے، قرآن مجید سے اعراض کا ایک مطلب تو اس پر ایمان نہ لانا ہے جس سے انسان کافر ہو جاتا ہے لیکن ایمان لانے کے بعد قرآن مجید سے اعراض کی اور بھی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنا اور اس پر عمل نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ قرآن مجید کے احکام اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بھی اعراض ہے وسائل اور صلاحیت ہونے کے باوجود قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کا اہتمام نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ بعض اہل علم نے قرآن مجید سے شفا حاصل نہ کرنے کو بھی اعراض میں شامل کیا ہے۔ پس جو شخص جس درجہ کے اعراض کا مجرم ہوگا

اسی درجہ کی اسے سزا ملے گی۔

جہاں تک قرآن مجید پر ایمان نہ لانے کی سزا کا تعلق ہے اس کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا کیا گیا ہے۔ اس سزا کی ابتداء موت کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے روح قبض کرنے سے پہلے ہی فرشتے کافر کو مارنا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ (50:8) روح قبض کرنے کے بعد اس کی روح کے لئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (40:7) اور اسے آسمان کی بلندیوں سے زمین پر ٹنچ دیا جاتا ہے۔ (احمد) تدفین کے بعد اسے قبر میں آگ کا لباس، آگ کا بستر مہیا کیا جاتا ہے فرشتے اسے لوہے کے گرز مارنے پینے کے لئے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ بعض کافروں پر زہریلے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ) قیامت کے روز جب کافر اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو بعض کو سر کے بل چلنے کی سزا دی جائے گی۔ (بخاری) بعض کو گونگا، بہر اور اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ (97:17) بعض کو فرشتے گھسیٹ کر میدان حشر میں لائیں گے (34:25) حساب کتاب کے بعد قرآن مجید پر ایمان نہ لانے والوں اور قرآن مجید کی تکذیب اور تکفیر کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کے بدترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ (71:39) یہ ہے بدترین سزا جو پہلے درجہ کا اعراض کرنے والوں کو دی جائے گی۔

ایمان لانے کے بعد اس سے غفلت برتنے یعنی اس کی تلاوت نہ کرنے، اس کے احکام پر عمل نہ کرنے، اپنی اولاد کو اس کی تعلیم نہ دینے، اور عام لوگوں کی تدریس کا اہتمام نہ کرنے کے اعراض کی سزا، ہر انسان کے اعراض کے درجے کے مطابق ہوگی جس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) دنیا کی زندگی میں سزا:

① **تکلیف دہ زندگی:** اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ ترجمہ: ”اور جو شخص ہمارے ذکر (یعنی قرآن) سے منہ موڑے گا اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی۔“ (سورہ طہ، آیت نمبر 124) تکلیف دہ زندگی سے مراد محض فقر و فاقہ اور محتاجی کی زندگی ہی نہیں بلکہ ایسی زندگی ہے جس میں انسان کو کبھی سکون اور چین نصیب نہ ہو سکے ڈھیروں مال و دولت ہونے کے باوجود یا اعلیٰ سے اعلیٰ منصب اور عہدہ ہونے کے باوجود انسان کے لئے جینا حرام ہو جائے۔ مثلاً ایسی بیماری کا لگ جانا جس میں زندگی کا چین اور سکون ختم ہو جائے یا ناقصان اور

نالائق اولاد کا پیدا ہونا یا گھر میں میاں بیوی کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہو جانا یا والدین اور اولاد کے درمیان یا بہن بھائیوں کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جانا یا ایسے مقدمات میں پھنس جانا کہ دن رات کا سکون ختم ہو جائے یا زیادہ سے زیادہ دولت کی ایسی ہوس پیدا ہو جانا جس میں انسان کو اپنے بیوی بچوں اور دیگر اعزہ و اقارب کا ہوش تک نہ رہے یا اونچے اور اعلیٰ مناصب کی ہوس لگ جانا جس میں انسان اپنی ساری زندگی کھپا دے یا اونچا اور اعلیٰ منصب حاصل ہونے کے بعد اس سے محرومی کا خوف لاحق ہو جانا، یہ تمام پریشانیاں دراصل تکلیف دہ زندگی ہی کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں انسان قرآن مجید سے اعراض کے نتیجے میں مبتلا ہوتا ہے۔

قرآن مجید سے اعراض کی سزا کا یہ قانون ہر فرد کے لئے ہے خواہ کوئی بادشاہ ہے یا فقیر، پڑھا لکھا ہے یا ان پڑھ، کالا ہے یا گورا، امیر ہے یا غریب، مرد ہے یا عورت!

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جس طرح افراد کے لئے ہے اسی طرح اقوام کے لئے بھی ہے جو قوم بحیثیت مجموعی قرآن مجید سے غفلت اور بے رخی برتے گی اور اس کے احکام پر عمل نہیں کرے گی اس کے لئے بھی دنیا میں یہی سزا ہوگی۔ وطن عزیز میں مستحکم معیشت کے دعوؤں کے باوجود غربت اور فاقوں کی وجہ سے خود کشیاں، بد امنی، دھماکے، معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قتل، دن دھاڑے گھروں میں ڈاکے، اغوا برائے تاوان، اغوا برائے زنا، منشیات کی بھرمار، فحاشی اور بے حیائی کے اڈے، جرائم کی کثرت، آفات سماوی، طوفان، زلزلے، بیماریاں، ایک طرف قحط سالی اور دوسری طرف کثرت باراں سے تباہی، غیر محفوظ سرحدیں، ہروقت کفار کی دھمکیوں، سازشوں اور حملوں کا خوف، کیا یہ ساری باتیں قومی سطح پر تکلیف دہ زندگی ﴿مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ کی نشاندہی نہیں کر رہیں؟ دراصل یہ ساری صورتیں سزا ہے قرآن مجید پر ایمان لانے کے بعد اس سے اعراض برتنے کی!

(2) **شیطان کا تسلط:** قرآن مجید سے اعراض کی دنیاوی زندگی میں دوسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص (یا پوری قوم) پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو مرتے دم تک اسے گمراہی کے راستے پر نہ صرف جمائے رکھتا ہے بلکہ اسے اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو یہی صراطِ مستقیم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهُتَدُوْنَ ۝﴾

”اور جو شخص رحمن کے ذکر (قرآن مجید) سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے پھر وہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں (جبکہ) لوگ اپنی جگہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔“ (سورہ الزخرف، آیت 36-37)

جس شخص پر شیطان مسلط ہوگا ظاہر ہے وہ اس سے اللہ اور رسول e کی نافرمانی کے سارے کام کروائے گا۔ کفر، شرک، نفاق، ارتداد، بدعات، قتل و غارت، سود خوری، شراب نوشی، زنا کاری، جوا، ظلم، چوری، ڈاکہ، دھوکہ، فریب، جھوٹ، بدعہدی وغیرہ۔ لیکن انسان پر مسلط ہونے کے بعد شیطان کا اصل کارنامہ وہی ہے جس کا آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان انسان کو گمراہی کے راستے پر جمادیتا ہے پھر گمراہی کے راستے کو اس قدر خوشنما بنا دیتا ہے کہ انسان گمراہی کو ہی ہدایت سمجھنے لگتا ہے۔ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھنے لگتا ہے، جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگتا ہے، نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھنے لگتا ہے، شیطان کے اس مکر و فریب کو اللہ تعالیٰ نے بعض دوسرے مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ ترجمہ: ”اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوشنما بنا کر دکھائے۔“ (سورہ الانعام، آیت 43) ❶

یہ شیطانی تسلط کا ہی نتیجہ تھا کہ فرعون اپنے آپ کو ہدایت یافتہ اور موسیٰ علیہ السلام کو گمراہ سمجھتا تھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا ”میرا خیال ہے تم پر جادو کیا گیا ہے۔“ (یعنی تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہو۔) (سورہ بنی اسرائیل، آیت 101) اور اپنے بارے میں اس نے یہ کہا ”(اے میری قوم) میں تمہیں وہی بات سمجھاتا ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں اور میں تم کو صرف نیکی کی بات ہی بتاتا ہوں۔“ (سورہ المؤمن، آیت 40) یعنی شیطان نے فرعون کو نبوت کا راستہ گمراہی کا راستہ بنا کر دکھایا اور کفر کا راستہ نیکی کا راستہ بنا کر دکھایا۔

عہد نبوی ﷺ میں یہودی سردار کعب بن اشرف مکہ گیا تو قریش مکہ نے اس سے دریافت کیا ”تمہارے نزدیک ہمارا دین بہتر ہے یا محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا دین بہتر ہے؟ ہم ہدایت یافتہ ہیں یا محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہدایت یافتہ ہیں؟“ کعب بن اشرف نے جواب دیا ”تم لوگ محمد

(ﷺ) اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ ہدایت یافتہ اور اعلیٰ دین پر ہو۔“ یہ انداز فکر نتیجہ ہے اس شیطانی تسلط کا جس میں شیطان حق کو باطل اور باطل کو حق بنا کر دکھاتا ہے۔

آج بھی قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو شیطان نے اسی فریب میں مبتلا کر رکھا ہے، لہذا وہ حجاب کو جہالت اور بے حجابی کو ترقی پسندی سمجھتے ہیں، مخلوط محافل کو روشن خیالی اور غیر محرم مردوں اور عورتوں میں علیحدگی کو تنگ نظری کی علامت سمجھتے ہیں، ستر کو رجعت پسندی اور عریانی کو تہذیب جدید تصور کرتے ہیں، اسقاط اور ہم جنس پرستی جیسے افعال قبیحہ کو حقوق انسانی میں شمار کرتے ہیں اور قانون تعدد ازواج کو پسماندگی کی علامت قرار دیتے ہیں رقص و سرود اور موسیقی کو روح کی غذا اور شرم و حیا کو تاریک خیالی سمجھتے ہیں شرعی سزاؤں کو غیر مہذب اور فحاشی اور بے حیائی کو اعتدال پسندی سمجھتے ہیں، جہاد کو دہشت گردی اور دہشت گردی کو جہاد سمجھتے ہیں۔ ذلت اور رسوائی کو رواداری سمجھتے ہیں، عزت اور وقار کے راستے کو حماقت اور بے وقوفی کا راستہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ بھی اعراض قرآن کے جرم میں اُسی سزا میں مبتلا ہیں جس میں شیطان ہر برائی کو نیکی اور نیکی کو برائی بنا کر دکھاتا ہے حتیٰ کہ تباہی اور ہلاکت کے کنارے پر پہنچ کر بھی شیطان اپنے شاگردوں کو یہی باور کراتا ہے ”برخوردار! فکر نہ کرو تم جنت کی وادی میں پہنچ رہے ہو۔“

(3) **ذلت اور رسوائی:** قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد یا اقوام کو ذلت اور رسوائی سے دوچار کر دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: ”اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں۔“ (مسلم) حدیث شریف کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ مسلمانوں کا من حیث القوم زوال اور عروج قرآن مجید سے وابستہ ہے۔ مسلمانوں نے جب بھی قرآن مجید پر عمل کیا تو انہیں عروج حاصل ہوا اور جب قرآن مجید پر عمل کرنا ترک کیا تو ذلیل اور رسوا ہوئے۔

عہد نبوی اور عہد صحابہ میں قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کا حکومتی سطح پر اہتمام تھا، کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے قرآن مجید کا عالم یا حافظ ہونا سب سے بڑا استحقاق (Merit) سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے سارے ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن، جو تمام امور مملکت قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق چلاتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ چار دانگ عالم مسلمانوں کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ قیصر

و کسریٰ اپنے ملکوں میں بیٹھے خوفزدہ تھے۔ 622ء میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ کی تسخیر کے لئے لشکر بھیجا جس میں اسی سالہ بوڑھے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ دورانِ مہم اللہ کو پیارے ہو گئے، چنانچہ انہیں سرزمینِ عدو میں ہی دفن دیا گیا۔ قیصر روم کو خبر ملی تو اس نے اعلان کیا کہ اسلامی لشکر کی واپسی کے بعد میں میت کی ہڈیاں قبر سے نکال کر باہر پھینک دوں گا، قیصر کے اس گستاخانہ اعلان پر امیر لشکر نے جواب دیا ”اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ کی قسم! یاد رکھ مسلمانوں کی وسیع و عریض سلطنت میں جتنے بھی گرجے ہیں ان سب کو منہدم کر دیا جائے گا اور سارے عیسائیوں کی قبروں کو اکھاڑ پھینکا جائے گا۔“ قیصر نے جب یہ جواب سنا تو فوراً پیغام بھیجا ”میں تو محض تمہاری دینی غیرت اور حیثیت کا امتحان لے رہا تھا، کنواری مریم کی قسم! ہم تمہارے نبی کے صحابی کی قبر کا احترام اور حفاظت کریں گے۔“ عہدِ صحابہ کے بعد جیسے جیسے مسلمانوں کا قرآن مجید سے اعراض بڑھتا گیا ویسے ویسے ان کی ذلت اور رسوائی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

قرآن مجید کے ساتھ آج ہمارے اعراض کا حال یہ ہے کہ سکولوں کے نصاب میں پہلے سے جو چند قرآنی سورتیں موجود تھیں وہ بھی حکومت نے زبردستی نکلوا دی ہیں۔ عقیدہ تو حید، عقیدہ ختم نبوت، جہاد، حجاب، شرعی حدود، تعداد از دواج اور خاندانی نظام سے متعلق قرآن مجید کی آیات سے حکومت سخت پریشان ہے کہ کیسے ان سے (معاذ اللہ) جان چھڑائی جائے۔ نصابِ تعلیم کو مکمل طور پر سیکولر بنانے کے لئے آغا خان بورڈ جیسے ملحد ادارے کو سارے ملک کے نظامِ تعلیم پر مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جن مدارس میں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان مدارس کا عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے کبھی ان پر چھاپے مارے جاتے ہیں کبھی ان کے وسائل محدود کرنے کا قانون بنایا جاتا ہے کبھی انہیں دہشت گردی کے مراکز قرار دیا جاتا ہے۔

حکومت کے کنٹرول میں موجود ذرائع ابلاغ کو فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کے لئے تو دن رات کے چوبیس گھنٹے میسر ہیں۔ اگر نہیں تو قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کرنے کا وقت میسر نہیں۔

سکولوں اور کالجوں میں ہر طرح کا نصاب پڑھانے کے لئے اساتذہ میسر ہیں اگر نہیں تو قرآن مجید پڑھانے کے لئے قراء میسر نہیں۔

عوامی سطح پر قرآن مجید سے اعراض کا حال یہ ہے کہ گھروں اور دکانوں سے، کھیتوں اور کھلیانوں سے، تفریح گاہوں اور پارکوں سے، دیکھنوں اور بسوں سے ہر وقت غلیظ، گندے اور لچر گانوں کی بے ہنگم

آوازیں تو ہر وقت سنی جاسکتی ہیں لیکن قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کہیں سے سنائی نہیں دیتی۔ الا ماشاء اللہ! انفرادی اور اجتماعی سطح پر قرآن مجید سے اس اعراض کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ ارض مقدس فلسطین، کشمیر، افغانستان، عراق ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ افغانستان، عراق گوانتانامو بے، امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر بے پناہ تشدد اور ظلم ہو رہا ہے۔ مختلف بہانوں سے مسلمانوں کی مقدس کتاب کی جگہ جگہ بے حرمتی کی جارہی ہے۔ زنانہ کپڑوں، جرابوں اور جوتوں پر قرآنی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، پاؤں تلے روند کر قرآن مجید کی بے حرمتی، فاحشہ عورت کی پیٹھ پر سورہ النور کی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، متبرک اور اوراق پر پیشاب کر کے قرآن مجید کی بے حرمتی، اور حال ہی میں آنے والی خبر نے تو پوری امت مسلمہ کے سینے چھلنی کر دیئے ہیں۔ گوانتانامو بے کے عقوبت خانے میں امریکی جنرل فری ملر کی نگرانی میں قرآن مجید کا متبرک نسخہ بیت الخلاء میں نشو و پیر کے طور پر رکھ دیا گیا اور کم از کم ایک مکمل نسخہ بیت الخلاء میں بہا دیا گیا۔ ❶ لیکن افسوس کسی مسلمان حکمران کو اس پر احتجاج کرنے یا اس کی مذمت کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ یہ ذلت اور رسوائی نتیجہ ہے قرآن مجید سے اعراض کا!

قرآن مجید کے ساتھ گہرے تعلق کی وجہ سے کہاں وہ شان و شوکت، عزت اور عظمت کہ ایک مسلمان کی میت کا احترام کرنے پر کفار مجبور تھے اور کہاں قرآن مجید سے اعراض کے نتیجہ میں آج یہ ذلت اور رسوائی کہ پچاس سے زائد آزاد اسلامی ممالک اپنی مقدس کتاب کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں۔ ﴿يَلْتَمِئْنِي مِثُّ قَبْلِ هَذَا وَ كُنْتُ نَسِيًا مِّنْسِيًا﴾ ترجمہ: ”اے کاش! اس سے پہلے میں مر چکا ہوتا اور میرا نام و نشان تک نہ رہتا۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 23)

(ب) برزخی زندگی میں سزا:

قرآن مجید سے اعراض کی یہ سزا دنیا کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ اس کی سزا برزخ میں بھی بھگتنی پڑے گی جو شخص قرآن مجید سے غافل رہا اور قرآن مجید نہ پڑھا وہ قبر میں منکر تکبر کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائے گا اور فرشتے اسے ڈانٹ کر پوچھیں گے ((لَا كَذِبْتَ وَلَا تَكَلَّمْتَ)) ”تو نے جانے کی کوشش نہ کی اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کی۔“ اس کے بعد فرشتے میت کو لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع

کریں گے اور قیامت تک وہ یہ سزا بھگتتا رہے گا۔ (مفہوم حدیث بخاری)

(ج) آخرت میں سزا:

برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید سے اعراض کی سزا بھگتنی ہوگی جو برزخ کی سزا سے کہیں زیادہ شدید اور المناک ہوگی۔

پہلی سزا: آخرت میں سب سے پہلی سزایہ ہوگی کہ اسے قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ۝﴾
 ”اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا، اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔“ (سورہ طہ، آیت 124)

دوسری سزا: قرآن مجید سے اعراض برتنے والوں کو دوسری سزایہ دی جائے گی کہ خود رسول اللہ ﷺ ان کے خلاف استغاثہ دائر فرمائیں گے۔

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَرْبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝﴾
 ”اور رسول کہے گا، اے میرے رب! بے شک میری قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا۔“ (سورہ الفرقان، آیت 30)^۱

تیسری سزا: قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزایہ ہوگی کہ خود قرآن مجید ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ((الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ)) یعنی ”قیامت کے روز قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔“ (مسلم)

غور فرمائیے! جس آدمی کے خلاف رسول اکرم ﷺ اور خود قرآن مجید اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شکایت کریں گے اسے کون سی زمین پناہ دے گی اور کون سا آسمان اس کی مدد کرے گا؟

۱ یاد رہے قرآن مجید کو چھوڑنے سے مراد قرآن مجید پر ایمان نہ لانا بھی ہے اور ایمان لانے کے بعد اس کی تلاوت نہ کرنا، اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا، اس کے اوامر پر عمل نہ کرنا، اس کے نواہی سے باز نہ آنا، اسے چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کو ترجیح دینا، قرآن مجید کے مطابق فیصلہ نہ کرنا، قرآن مجید کی تعلیم و تدریس و تبلیغ ترک کر دینا اور قرآن مجید کی آیات سے اپنے پیاروں کا علاج نہ کرنا بھی قرآن مجید کو ترک کرنے میں شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

چوتھی سزا: چوتھی اور آخری سزا یہ ہوگی کہ اسے جہنم کے شدید ترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا﴾

”اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے اعراض برتے گا اللہ تعالیٰ اسے شدید ترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔“ (سورہ الجن، آیت 17)

یہ ہے سزا قرآن مجید سے اعراض اور غفلت برتنے کی دنیا میں، برزخ میں اور پھر آخرت میں..... ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے کے جس طرح فضائل اور فوائد بے حد و حساب ہیں، اس سے اعراض اور غفلت کی سزا بھی اسی طرح شدید اور بے حد و حساب ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اگر ہم روزانہ ایک پارہ یا اس سے زائد تلاوت کرنے کی ہمت نہ رکھتے ہوں تو کم از کم اتنی تلاوت کو روزمرہ کا معمول ضرور بنالیں جس سے ہمارا شمار اعراض کے مجرموں میں نہ ہو، خواہ پانچ یا دس آیات ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر ہم چوبیس گھنٹوں میں اتنا بھی نہ کر پائیں تو پھر ہمیں دنیا اور آخرت میں قرآن مجید سے غفلت اور اعراض کی اس سزا سے کون بچائے گا، جس کی وعید کتاب و سنت میں دی گئی ہے؟

ضعیف اور موضوع احادیث:

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت اعمال کی تین شرائط ہیں۔

اولاً: عقیدہ شرک سے پاک ہو۔

ثانیاً: وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو۔

ثالثاً: وہ عمل سنت کے مطابق ہو۔

ذخیرہ احادیث میں ضعیف اور موضوع احادیث کی موجودگی نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کے معاملے میں مسلمانوں کے لئے بہت سی مشکلات اور الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ موضوع احادیث نے تو امت میں ایسے ایسے گمراہ فرقوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کو بڑے بڑے فتنوں سے دوچار کر دیا ہے۔

حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی ایسے دروغ گو اور کذاب لوگوں کے فتنے سے بچنے کی تاکید فرمادی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ”آخری زمانے میں ایسے دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لے کر آئیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے، پس ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کرنے پائیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کریں۔“ ① لہذا جہاں تک موضوع احادیث کا تعلق ہے انہیں تو بلا تا مل رد کر دینا چاہئے اور کسی صورت ان پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ ضعیف احادیث کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ترغیب (نیکی کی رغبت دلانا) و ترہیب (گناہوں سے ڈرانا) اور فضائل و مناقب جیسے موضوعات میں ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہمیں درج ذیل وجوہات کی بناء پر اس موقف سے اتفاق نہیں۔

① ضعیف احادیث سے استفادہ کا دروازہ اگر ایک دفعہ کھول دیا جائے، خواہ اس کی وجہ بظاہر انتہائی بے ضرر ہی کیوں نہ ہو، تو پھر اسے بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ہم میں سے بعض ترغیب و ترہیب یا فضائل و مناقب کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل کو جائز سمجھیں گے تو بعض مسائل اور احکام کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگوں کو عقائد کے معاملے میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے کا جواز مل جائے گا۔ اس صورتحال میں عقائد و ایمان اور پھر مسائل و احکام کے معاملہ میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے والوں کو روکنے کا جواز کیا ہوگا؟ پس امت میں ضعیف احادیث کی وجہ سے پیدا ہونے والے بگاڑ کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس دروازے کو سرے سے کھولا ہی نہ جائے اور اسے مکمل طور پر بند رہنے دیا جائے۔

② دوسری اہم بات یہ ہے کہ ذخیرہ احادیث میں عقائد و ایمان اور مسائل و احکام کے ساتھ ساتھ ترغیب و ترہیب اور فضائل و مناقب کے بارے میں صحیح اور حسن درجہ کی احادیث اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اگر انسان ان احادیث پر پوری طرح عمل کر لے تو اس کی نجات کے لئے ان شاء اللہ وہی کافی ہیں۔ صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کی موجودگی میں ضعیف احادیث لینے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟

③ یہ بات تو بہر حال طے ہے کہ یقینی اور بھرپور اجر و ثواب انہی اعمال کا ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور جو اعمال صحیح احادیث سے ثابت نہ ہوں، ان کا اجر و ثواب غیر یقینی ہے یقینی نہیں۔ یقینی اور غیر یقینی اجر و ثواب والے اعمال میں سے کون سے اعمال کا انتخاب کرنا زیادہ دانشمندی ہے؟ غور فرمائیے! کسی منزل پر پہنچنے کے دو راستے ہوں، جن میں سے ایک یقینی ہو اور دوسرا غیر یقینی، دونوں میں سے آپ کون سا راستہ منتخب کریں گے؟ یقیناً وہی راستہ جو یقینی ہے!

مذکورہ بالا دلائل کی بنیاد پر ہمارا موقف یہ ہے کہ اعمال کی بنیاد صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو ہی بنانا چاہئے۔ اس موقف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے کتاب میں صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث شامل کی ہیں۔ کتاب کے آخر میں قرآنی آیات اور سورتوں کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث پر مشتمل ایک باب بھی شامل کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ اپنا قیمتی وقت اور محنت ان اعمال پر ضائع نہ کریں جو صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ!

قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ بڑی تیزی سے دینی اقدار سے بغاوت کریں گے آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے، ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا شام کے وقت کافر ہوگا، شام کے وقت مومن ہوگا صبح کے وقت کافر ہو جائے گا، لوگ اپنا دین اور ایمان دنیا کے بدلے بیچ ڈالیں گے۔“ (ترمذی) اس بات پر تو ہمارا مکمل ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات من و عن پوری ہو کر رہے گی لیکن یہ بات کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ بعض دوسری علامتوں کی طرح اپنے عقائد اور دین و ایمان سے پھرنے کی علامات بھی ہماری زندگی میں اس تیزی سے پوری ہوتی نظر آئیں گی۔ نظریہ پاکستان سے یوٹرن، جہاد سے یوٹرن، اسلامی اخوت اور بھائی چارے سے یوٹرن، شرعی حدود کے احکام سے یوٹرن، حجاب اور ستر جیسی اہم اسلامی اقدار سے یوٹرن، حتیٰ کہ اپنے تابندہ اور تابناک ماضی سے یوٹرن!

جہاد (یعنی قتال) شرعی حدود، تعدد ازواج، ستر، حجاب اور خاندانی نظام جیسے احکام پر کفار کا اعتراض کرنا تو سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ وہ اسلام کے ازلی دشمن ہیں لیکن خود مسلمانوں کا ان احکام پر اعتراض

کرنا اور ان کا مذاق اڑانا کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔

”فضائل قرآن“ مرتب کرتے وقت خیال یہ تھا کہ قرآن مجید کی وہ آیات اور احکام جن کو کفار نے نشانہ تضحیک بنا رکھا ہے، کو بھی شامل اشاعت کیا جائے گا، لیکن مسودہ مکمل ہونے کے بعد کتاب کی ضخامت اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا، لہذا اب اگلی کتاب ”تعلیمات قرآن“ ہوگی جس میں انسانی حقوق، حقوق نسواں، خاندانی نظام، شرعی حدود، تعداد از دواج، حجاب، ستر اور جہاد جیسے موضوعات پر مشتمل آیات کی تفسیر و تشریح ہوگی۔ ان شاء اللہ!

”فضائل قرآن“ مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنی مقدس کتاب کے حقیقی فضائل اور فیوض و برکات سے آگاہ ہوں اور قرآن مجید کے ساتھ وہی تعلق قائم کریں جو قرآنِ اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔ تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کو حرز جان بنائیں، اس کی تعلیم اور تدریس کو اپنی زندگی کا مشن سمجھیں اور عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

کتاب میں ہر اچھی بات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق کا نتیجہ ہے جبکہ خامیاں اور غلطیاں میرے نفس کے شر کے باعث ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور دست بستہ دعا ہے کہ وہ کتاب کے اچھے پہلوؤں کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام الناس کے لئے نفع بخش بنائیں اور اس کے برے پہلوؤں کو اپنے احسان اور کرم سے معاف فرما کر مجھے اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

حسب سابق احادیث کے انتخاب میں صحت احادیث کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، ان شاء اللہ! صحت حدیث کے معاملے میں زیادہ تر الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔ حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے ہیں۔

سعودی عرب میں تفہیم النہ کے ناشر مکتبہ بیت السلام کے مدیر محترم حافظ عابد الہی صاحب (برادرِ خور حضرت علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔ کتاب و سنت کی دعوت اور اشاعت کے سلسلے میں بہت ہی متحرک اور فعال شخصیت ہیں۔ حدیث شریف سے محبت کی وجہ سے ”تفہیم النہ“ کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں ان کا اور مکتبہ بیت السلام کے دیگر کارکنان کا یہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین!

واجب الاحترام علماء کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب کی تیاری میں میری معاونت اور مشاورت فرماتے ہیں اور ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت میں قدم بقدم میرے معاون اور مددگار ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ تفہیم السنہ کو مؤلف، ناشر، تقسیم کنندگان معاونین اور قارئین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور روز آخر اللہ تعالیٰ کی رضا و بخشش کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

29 جمادی الاول 1426ھ

الریاض، سعودی عرب

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ
رَبِيعَ قَلْبِيْ وَ نُورَ صَدْرِيْ
وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ
وَ ذَهَابَ هَمِّيْ وَ غَمِّيْ

(رواہ احمد)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”یا اللہ! قرآن مجید کو میرے دل کی بہار اور
سینے کا نور بنادے نیز میری مصیبت دور کرنے
اور میرا رنج و غم ختم کرنے کا ذریعہ بنادے۔“
(اسے احمد نے روایت کیا ہے)

مَعْنَى الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

قرآن کریم کا معنی

مسئلہ 1 قرآن کا مطلب ہے پڑھنا۔

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۖ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ (18-17:75)

”بے شک اس قرآن کو یاد کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے

بعد آپ پڑھیں۔“ (سورہ القیمۃ، آیت نمبر 17-18)

وضاحت : اہل علم نے قرآن کے معانی میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اقوال درج ذیل ہیں:

① قرآن..... کلام الہی کا اسی طرح ایک نام ہے جس طرح تورات اور انجیل نام ہیں۔ (امام شافعی رحمہ اللہ)

② قرآن..... کا مادہ ق-ر-ن ہے۔ قَرَن کا مطلب ہے ”ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔“ قرآن مجید کی آیات اور

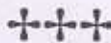
سورتیں باہم ملی ہوئی ہیں اس لئے اسے قرآن کہا گیا ہے۔ (امام اشعری رحمہ اللہ)

③ قرآن..... کا مادہ ق-ر-ء ہے۔ قَرَأَ کا مطلب ہے ”اس نے جمع کیا۔“ قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں

سابقہ کتب کی تعلیمات کو جمع کیا گیا ہے۔ (علامہ جاب رحمہ اللہ)

④ قرآن..... کا مادہ ق-ر-ء ہے۔ قَرَأَ کا مطلب ہے ”اس نے پڑھا۔“ قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ بار بار

پڑھا جاتا ہے۔ (علامہ اللخانی رحمہ اللہ) یہی چوتھا قول اہل علم کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔^①



أَسْمَاءُ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

قرآن مجید کے نام

قرآن مجید کے آٹھ نام درج ذیل ہیں: مسئلہ 2

① الْقُرْآنُ

﴿الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝﴾ (2-1:55)

”وہ رحمن ہے جس نے قرآن سکھایا۔“ (سورہ الرحمن، آیت نمبر 1-2)

② الْكِتَابُ (لکھا گیا)

﴿الَمْ ۝ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۝﴾ (2-1:2)

”الم، یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 1-2)

③ الْفُرْقَانُ (فرق کرنے والا)

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝﴾ (1:25)

”برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ سارے جہان والوں

کے لئے خبردار کرنے والا ہو۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 1)

④ الذِّكْرُ (نصیحت)

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ (9:15)

”بے شک یہ ذکر ہم نے ہی نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ (سورہ

الحجر، آیت نمبر 9)

⑤ التَّنْزِيلُ (نازل شدہ)

﴿وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (192:26)

”بے شک یہ نازل کردہ ہے رب العالمین کی طرف سے۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 192)

⑥ الْحَقُّ (حق اور سچ)

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَتْهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ

لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ﴾ (3:32)

”کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن مجید خود گھڑ لیا ہے نہیں بلکہ یہ تو حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو خبردار کرے ان لوگوں کو جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا۔ شاید وہ ہدایت پا جائیں۔“ (سورہ السجدہ، آیت نمبر 3)

⑦ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ (بہترین کلام)

﴿اللَّهُ نَزَلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ﴾ (23:39)

”اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے۔“ (سورہ الزمر، آیت نمبر 23)

⑧ بُرْهَانٌ (واضح دلیل)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا﴾ (174:4)

”اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف صاف راستہ دکھانے والا نور (یعنی قرآن) بھیج دیا ہے۔“ (سورہ النساء، آیت نمبر 174)

مسئلہ 3 قرآن مجید کے سترہ صفاتی نام درج ذیل ہیں:

① مَجِيدٌ (نفع بخشے والا)

﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ (1:50)

”حق قسم ہے نفع بخشے والے قرآن کی۔“ (سورہ ق، آیت نمبر 1)

② كَرِيمٌ (عزت والا)

﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (77:56)

”بے شک وہ قرآن بلند مرتبہ والا ہے۔“ (سورہ الواقعہ، آیت نمبر 77)

③ عَظِيمٌ (عظمت والا)

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝﴾ (87:15)

”ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والے سات (آیات) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔“ (سورہ

الحجر، آیت نمبر 87)

وضاحت : بار بار دہرائی جانے والی سات آیات سے مراد سورہ فاتحہ ہے۔

④ عَزِيزٌ (بے مثال اور نادر)

﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝﴾ (41:41)

”اور بے شک یہ قرآن ایک بے مثال اور نادر کتاب ہے۔“ (سورہ نجم السجدہ، آیت نمبر 41)

⑤ نُورٌ (روشنی)

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝﴾ (15:5)

”اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کھلی کتاب آچکی ہے۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 15)

⑥ مَوْعِظَةٌ (ایسی نصیحت، جس میں ڈرایا جائے)

⑦ شِفَاءٌ (شفاء)

⑧ هُدًى (ہدایت)

⑨ رَحْمَةٌ (رحمت)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَ

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (57:10)

”اے لوگو ! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے اس میں دلوں کے

امراض کی شفاء ہے، ہدایت اور رحمت ہے اہل ایمان کے لئے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

⑩ مُبَارَكٌ (برکت والا)

﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (155:6)
 ”اور یہ کتاب ہم نے نازل فرمائی ہے جو برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو
 امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔“ (سورہ الانعام، آیت نمبر 155)

⑪ مُبِينٌ (کھول کر بیان کرنے والا)

﴿الرَّافِقُ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ﴾ (1:15)

”الر“، یہ آیات ہیں کتاب کی اور اس قرآن کی جو اپنے احکام کھول کر بیان کرنے والا ہے۔“
 (سورہ الحجر، آیت نمبر 1)

⑫ حَكِيمٌ (حکمت سے لبریز)

⑬ عَلِيٌّ (بلند مرتبہ)

﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (4:3:43)
 ”ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں بنایا ہے تاکہ تم لوگ اسے سمجھو اور یہ ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ)

میں درج ہے جو ہمارے ہاں بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔“ (سورہ الزخرف، آیت نمبر 3-4)

⑭ بَشِيرٌ (بشارت دینے والا)

⑮ نَذِيرٌ (ڈرانے والا)

﴿كِتَابٌ فَصَّلَتْ آيَتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (4:3:41)
 ”فہم لَا يَسْمَعُونَ“ (4:3:41)

”عربی زبان میں قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں اور جو علم رکھنے والوں کے لئے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (ایمان نہ لانے والوں کو جہنم سے) ڈرانے والا ہے لیکن بیشتر لوگوں نے اس قرآن سے منہ موڑا اور وہ سنتے ہی نہیں۔“ (سورہ حم السجدة، آیت نمبر 3-4)

⑯ مُصَدِّقٌ (تصدیق کرنے والا)

①۷ مُهَيِّمِنٌ (حفاظت کرنے والا)

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ﴾ (48:5)

”اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی حفاظت کرنے والی ہے، لہذا تم اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 48)



تَاثِيرُ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی تاثیر

مسئلہ 4 اگر قرآن مجید پہاڑ جیسی عظیم مخلوق پر نازل کیا جاتا تو وہ بھی خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

﴿لَوْ أَنزَلْنَاهُذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْنَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط﴾ (21:59)
 ”اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پٹٹا پڑتا ہے۔“ (سورہ حشر، آیت نمبر 21)

مسئلہ 5 قرآنی آیات سن کر بعض حق پسند غیر مسلموں کی آنکھوں میں بھی آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○﴾ (83:5)
 اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس کے رسول کی طرف نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں ”اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔“ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 83)

مسئلہ 6 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○﴾ (35-34:22)
 ”اے محمد ﷺ! بشارت دے دو جو عاجزی اختیار کرنے والے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر

سننے میں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں جو مصیبت ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔“ (سورہ حج، آیت نمبر 34-35)

مسئلہ 7 قرآن مجید کے اثر سے پڑھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ 8 قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والوں کے دل نرم پڑ جاتے ہیں۔

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانًى فَتَقَشَعُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۖ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدًى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ ۖ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۖ﴾ (23:39)

”اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کے سارے مضامین ایک جیسے ہیں (جن میں کوئی تضاد نہیں) اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (اسے پڑھتے ہوئے) ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن مجید کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔“ (سورہ الزمر، آیت نمبر 23)

مسئلہ 9 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے ایمان میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝﴾ (2:8)

”مومن وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ (سورہ الانفال، آیت نمبر 2)

مسئلہ 10 اہل علم قرآن مجید سن کر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

مسئلہ 11 قرآن مجید اپنے سننے والوں کے خشوع و خضوع میں اضافہ کرتا ہے۔

﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهِ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ
لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كٰنَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
يَسْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝﴾ (109-107:17)

اے محمد (ﷺ)! ان سے کہہ دو تم اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں
جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکاراٹھتے ہیں ”پاک ہے ہمارا رب اس کا
وعدہ پورا ہونا ہی تھا“ اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر ان کا خشوع و خضوع اور
بڑھ جاتا ہے۔“ (سورہ نبی اسرائیل، آیت نمبر 107 تا 109)

مسئلہ 12 قرآن مجید کی بعض سورتوں نے رسول اکرم ﷺ کو وقت سے پہلے
بوڑھا کر دیا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اَبُو بَكْرٍ ؓ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ اَقَدْ شَبَّتَ
قَالَ ((شَبَبْتَنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ))
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ
آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور
سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 سورہ نجم کی تلاوت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت کیا تو
مسلمانوں کے علاوہ مشرکین مکہ بھی عالم بے خودی میں سجدہ میں
گر گئے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ ؐ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعًا
الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

❶ ابواب التفسیر القرآن ، باب سورة الواقعة ، رقم الحديث 3297

❷ کتاب التفسیر ، سورة النجم باب فاسجدوا لله واعبدوا ، رقم الحديث 4862

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ سارے مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14

قریشی سردار عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ سے مذاکرات کرنے آیا لیکن سورہ فصلت کی آیات سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ کچھ کہے سنے بغیر ہی واپس پلٹ گیا اور سرداران قریش سے کہا ”واللہ! قرآن شاعری ہے نہ کہانت۔“

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ قَالَ أَنُ عْتَبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَكَانَ سَيِّدًا حَلِيمًا قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي نَادَى قُرَيْشٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَلَا أَقُومُ إِلَى مُحَمَّدٍ ؓ فَأُكَلِّمُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ أُمُورًا لَعَلَّهُ يَقْبَلُ بَعْضُهَا فَنَقْطِعُ بِهَا مَا وَيَكْفُفُ عَنَّا وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ حَمْزَةُ ؓ وَرَأَوْا أَصْحَابَ ﷺ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُونَ وَيَكْثُرُونَ فَقَالُوا بَلَى: يَا أَبَا الْوَلِيدِ! فَقُمْنَا إِلَيْهِ وَكَلِّمْنَاهُ فَقَامَ عُتْبَةُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الشُّطْرِ فِي الْعَشِيرَةِ وَالْمَكَانِ فِي النَّسَبِ وَإِنَّكَ قَدْ آتَيْتَ قَوْمَكَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ فَرَقَّتْ جَمَاعَتُهُمْ وَسَفَهَتْ بِهِ أَحْلَامَهُمْ وَعَبَتْ بِهِ آلِهَتُهُمْ وَدِينَهُمْ، وَكَفَرَتْ بِهِ مِنْ مَضَى مِنْ آبَاءِهِمْ فَاسْمَعْ مِنِّي حَتَّى أَعْرِضَ عَلَيْكَ أُمُورًا تَنْظُرُ فِيهَا لَعَلَّكَ تَقْبَلُ مِنْهَا بَعْضُهَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا الْوَلِيدِ! أَسْمَعْ)) قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا تُرِيدُ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ مَالًا، جَمَعْنَا لَكَ مِنْ أَمْوَالِنَا حَتَّى تَكُونَ أَكْثَرَنَا مَالًا وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ بِهِ شَرَفًا، سَوَدْنَاكَ عَلَيْنَا حَتَّى لَا نَقْطَعَ أَمْرًا دُونَكَ، وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ بِهِ مَلِكًا مَلِكُنَاكَ عَلَيْنَا، وَإِنْ كَانَ هَذَا الَّذِي يَأْتِيكَ رِئْيَا تَرَاهُ لَا تَسْتَطِيعُ رَدَّهُ عَنْ نَفْسِكَ، طَلَبْنَا لَكَ الطَّبَّ وَبَدَلْنَا فِيهِ أَمْوَالَنَا حَتَّى نَبْرُكَكَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُبْمًا غَلَبَ التَّابِعُ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يَتَدَاوَى مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ عُتْبَةُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفَرَعْتَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟)) قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: ((أَسْمَعْ مِنِّي))، قَالَ: أَفْعَلْ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿حَمَّ﴾ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿كِتَابٌ فَصَّلْتُ لَيْلَةَ قُرْآنَا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ ﴿فَمَضَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا فَلَمَّا سَمِعَ بِهَا عُتْبَةُ انْصَتَ لَهَا وَالْقَى بِيَدَيْهِ خَلْفَهُ أَوْ خَلْفَ ظَهْرِهِ مُعْتَمِدًا عَلَيْهَا لِيَسْمَعَ مِنْهُ، حَتَّى انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السَّجْدَةِ فَسَجَدَهَا ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟)) قَالَ: سَمِعْتُ قَالَ: ((فَأَنْتَ وَذَاكَ)) ثُمَّ قَامَ عُتْبَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ نَخْلِفُ بِاللَّهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ أَبُو الْوَلِيدِ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِ فَلَمَّا جَلَسُوا إِلَيْهِ قَالُوا: مَا وَرَاءَكَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ؟ قَالَ: وَرَأَيْتُنِي وَاللَّهِ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلًا مَا سَمِعْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَاللَّهِ مَا هُوَ بِالشَّعْرِ وَلَا الْكَهَانَةِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَطِيعُونِي! وَاجْعَلُوا بَنِي خَلَوَا بَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ وَبَيْنَ مَا هُوَ فِيهِ وَاعْتَزَلُوهُ فَوَاللَّهِ! لَيَكُونَنَّ لِقَوْلِهِ الَّذِي سَمِعْتُ نَبَأًا، فَإِنْ تُصِبْهُ الْعَرَبُ فَقَدْ كَفَيْتُمُوهُ بِغَيْرِكُمْ وَإِنْ يَظْهَرِ عَلَى الْعَرَبِ فَمُلْكُكُمْ مُلْكُكُمْ وَعِزُّهُ عِزُّكُمْ وَكُنْتُمْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِهِ قَالُوا سَحَرَكُمُ وَاللَّهِ يَا أَبَا الْوَلِيدِ بِلِسَانِهِ قَالَ: هَذَا رَأْيِي لَكُمْ فَاصْنَعُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ. ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ ❶

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عتبہ بن ربیعہ اپنی قوم کا حلیم الطبع سردار تھا ایک روز رسول اکرم ﷺ مسجد حرام میں اکیلے تشریف فرما تھے اور عتبہ قریش کی مجالس میں موجود تھا کہنے لگا ”حضرات! کیوں نہ محمد ﷺ کے پاس جا کر میں بات چیت کروں اور ان کے سامنے بعض باتیں رکھوں ہو سکتا ہے وہ کوئی بات قبول کر لیں جو کچھ وہ قبول کر لیں گے اس پر ان سے سودے بازی کر کے ہم انہیں اپنے ہاں (دعوت سے) روک دیں گے یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور مشرکین کو اندازہ ہو چکا تھا کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھی دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں، حاضرین مجلس نے کہا ”ابو ولید! کیوں نہیں! ضرور جا کر بات کرو چنانچہ عتبہ اٹھا رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ”اے میرے بھتیجے! ہمارے درمیان تمہیں جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اور جو بلند پایہ نسب ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے اب تم اپنی قوم کے پاس بہت نازک معاملہ لے آئے ہو جس نے قوم کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا ہے قوم کے بزرگوں کو تم نے احق قرار دے دیا ہے ان کے معبودوں اور ان کے دین میں عیب نکالنے شروع کر دیئے ہیں ان کے گزرے ہوئے آباء و اجداد کو کافر بنانا شروع کر دیا ہے میری بات سنو! میں تمہارے سامنے کچھ باتیں رکھتا ہوں ان پر غور و فکر کرو، ممکن ہے ان میں سے کوئی بات تمہیں پسند آ جائے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”ابو ولید! بات کرو، میں سنتا ہوں عتبہ نے کہا ”بھتیجے! یہ دعوت جسے تم لے کر آئے ہو اگر اس سے تمہارا

مقصد مالدار بننا ہے تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ اگر تم اس دعوت کے ذریعے عز و شرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیتے ہیں تمہارے بغیر ہم کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کریں گے، اگر تم بادشاہ بننا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اگر یہ جن بھوت جو تمہارے پاس آتا ہے جسے تم دیکھتے ہو اور اپنے آپ سے دور نہیں کر سکتے اس کا اثر ہے تو ہم اس کا علاج کر دیتے ہیں اور اس کے لئے اتنا مال خرچ کریں گے کہ تم بالکل تندرست ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو) کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن بھوت آدمی پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کا علاج کروانا پڑتا ہے عتبہ اور بھی باتیں کرتا رہا جب باتیں ختم کر چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا، اب ذرا میری بات بھی سن لو! رسول اکرم ﷺ نے سورہ فصلت (حم السجدہ) کی تلاوت شروع کی ﴿حَمَّ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝﴾ (3-1:41) (ترجمہ) ”حم، یہ قرآن مجید رحمان و رحیم ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں یہ عربی زبان میں قرآن ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو علم رکھتے ہیں..... رسول اکرم ﷺ جب سورہ فصلت کی آیات تلاوت فرما رہے تھے عتبہ چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے ٹیک کر سنتا رہا جب آپ ﷺ سجدے کی آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور فرمایا ”ابوولید! میری بات تم نے سن لی؟“ عتبہ نے کہا ”ہاں! سن لی“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اب تم جانو اور تمہارا کام“ عتبہ اٹھا اور اہل مجلس کے پاس آیا مشرکین نے عتبہ کو دیکھ کر آپس میں کہا ”ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ابوولید ہمارے پاس وہ چہرہ لے کر نہیں آ رہا جو لے کر گیا تھا۔“ جب عتبہ آ کر بیٹھ گیا تو لوگوں نے پوچھا ”اے ابوولید! ادھر کی خبر سناؤ“ عتبہ نے کہا ”ادھر کی خبر یہ ہے کہ واللہ! میں نے ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا واللہ! وہ کلام نہ شاعری ہے نہ کہانت، میری مانو تو اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اسے کچھ نہ کہو، واللہ! اس کلام کے ذریعے کوئی زبردست معرکہ برپا ہوگا اگر اسے عربوں نے مار ڈالا تو تمہارا مقصد بدنامی مول لئے بغیر حاصل ہو جائے گا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور تمہارے لئے اس کا وجود زیادہ باعث سعادت ہوگا۔“ مشرکین نے کہا ”ابوولید! واللہ تم پر بھی اس کی زبان کا جادو چل گیا ہے۔“ عتبہ نے کہا ”یہ میری رائے ہے اب تم جو چاہو کرو۔“ یہ واقعات ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی شہد اور گھی جیسی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَأَلْمُسْتُ كَثِيرُ وَالْمُسْتَقِيلُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَاللَّهِ ! لَسَدَعَنِي فَلَا غُبْرَ نَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَغْبَرَهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطَفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلَيْنُهُ وَأَمَّا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَأَلْمُسْتُ كَثِيرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے اپنے ہاتھوں کے لپ میں لے رہے ہیں کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ!“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان واللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا! بتاؤ۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”بادل تو اسلام ہے اور بادل سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ہے اور کم یا زیادہ حاصل کرنے سے مراد قرآن مجید کم یا زیادہ یاد کرنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 16 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

فَضْلُ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

قرآن مجید کے فضائل

مَسْئَلہ 17 قرآن مجید کے نزول کی رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کا ثواب ہزار ماہ (یا 83 سال) کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝﴾ (3-1:97)

”بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تو کیا جانے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔“ (سورہ القدر، آیت نمبر 3 تا 1)

مَسْئَلہ 18 قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور اس پر عمل جہاد کبیر ہے۔

﴿فَلَا تَطْعَمُ الْكُفْرَيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝﴾ (52:25)

”(اے محمد) کافروں کی باتیں نہ مان اور اس قرآن کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کر بڑا جہاد۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 52)

مَسْئَلہ 19 اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۝﴾

(231:2)

”اور یاد کرو اس نعمت کو جو اس نے تم کو عطا کی اور اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس نے کتاب (یعنی

قرآن) اور حکمت (یعنی حدیث) سے جو کچھ نازل کیا ہے اسے یاد رکھو۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 231)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ لَا وَهْدَىٰ وَ

رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ ﴿58-57:10﴾

”اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے وعظ (اور نصیحت یعنی قرآن مجید) آ گیا۔ اس میں دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور جو اس پر ایمان لے آئیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے نبی کہو، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور مہربانی ہے کہ اس نے قرآن نازل فرمایا اس پر لوگوں کو خوشی منانی چاہئے قرآن مجید ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ اکٹھا کر رہے ہیں۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 58-57)

مَسْئَلہ 20 قرآن مجید کی آیات یا الفاظ میں رد و بدل قیامت تک ممکن نہیں۔

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ (9:15)

”بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ (سورہ الحجرات، آیت نمبر 9)

مَسْئَلہ 21 قرآن مجید میں بیان کئے گئے عقائد، واقعات اور حقائق کو قیامت تک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

مَسْئَلہ 22 قرآن مجید کی تعلیمات کو پھیلنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝﴾ (42:41)

”باطل نہ آگے سے اس (قرآن) پر حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ نازل کردہ ہے اس کی طرف سے جو حکمت والا ہے اور تعریف کے لائق ہے۔“ (سورہ نجم السجدہ، آیت نمبر 42)

مَسْئَلہ 23 قرآن مجید کی سب سے طویل سورتیں تورات کے برابر ہیں۔

مَسْئَلہ 24 قرآن مجید کی سب سے کم سورتیں زبور کے برابر ہیں۔

مَسْئَلہ 25 قرآن مجید کی سورہ فاتحہ انجیل کے برابر ہے۔

مَسْئَلہ 26 قرآن مجید کی مفصل سورتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے

رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں۔

عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ ۖ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّبْعَ الطُّوَالَ وَ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِثِينَ وَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ الْمِثَانِي وَ فُضِّلْتُ بِالْمُقْصَلِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ ❶

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تورات کی جگہ مجھے سب سے طویل سورتیں دی گئی ہیں، زبور کی جگہ مئین سورتیں دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ سورہ فاتحہ دی گئی ہے اور مفصل سورتیں (زائد دے کر) مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے۔“ اسے طحاوی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ❶ سب سے طویل سے مراد درج ذیل سات سورتیں ہیں:

❶ سورہ بقرہ (2) سورہ آل عمران (3) سورہ النساء، (4) سورہ المائدہ (5) سورہ الانعام (6) سورہ الاعراف (7) سورہ الانفال (8) مئین سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے دو سو تک ہے۔ ان میں سورہ یونس سے لے کر سورہ شعراء تک سورتیں شامل ہیں۔

❷ مثنائی وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد سو سے کم ہے۔ ان میں سورہ النمل سے لے کر سورہ الحجرات تک کی سورتیں شامل ہیں۔

❸ مفصل سورتوں میں سورہ ق سے لے کر سورہ الناس تک کی تمام سورتیں شامل ہیں، مفصل سورتیں، آیات کے اعتبار سے خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوں مضامین کے اعتبار سے مکمل ہیں، لہذا انہیں مفصل کہا گیا ہے۔

❹ مفصل سورتوں کو مزید درج ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: (الف) طویل مفصل: سورہ ق سے لے کر سورہ البروج تک (ب) اوساط مفصل: سورہ الطارق سے سورہ البینہ تک۔ (ج) قصار مفصل: سورہ الزلزلا سے سورہ الناس تک۔

مسئلہ 27 قیامت کے روز قرآن مجید اہل قرآن کی بخشش کے لئے سفارش کرے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ۖ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ سلسلہ احادیث الصحیحہ، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1480

❷ کتاب فضائل القرآن، باب فضل قرأۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، رقم الحدیث 1874

مسئلہ 28 قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اور اپنے پیروکاروں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلٌّ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ ^① (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی (پڑھنے والوں کے حق میں) جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 قیامت کے روز قرآن مجید ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^②

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 قرآن مجید کا علم تمام علوم کا مجموعہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَتَوَرَّ الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ^③ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اسے قرآن میں غور و فکر کرنا

① ابن حبان ، جلد 1 ، ص 331

② کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء رقم الحدیث 534

③ مجمع الزوائد ، کتاب التفسیر ، باب سورۃ الواقعة ، رقم الحدیث 11667

چاہئے اس لئے کہ قرآن مجید میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قرآن مجید کفار اور مشرکین کے لئے بھی رحمت اور مغفرت کا پیغام

مسئلہ 31

ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَكَثَرُوا وَزَنُوا وَكَثَرُوا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُوا إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخْبِرُنَا أَنْ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَ لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْأَبْلَحَاقِ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝﴾ (25: 68-70) وَنَزَلَ ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ (53: 39). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت سے قتل کئے اور کثرت زنا کے مرتکب بھی ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ تو بہت اچھی ہے، آپ ہمیں آگاہ فرمائیں کہ جو گناہ ہم نے (زمانہ جاہلیت میں) کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہو جائیں گے؟“ اس پر (سورہ فرقان کی) یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ.....﴾ ترجمہ ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کئے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اسے دو گنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا مگر جو شخص توبہ کر لے، ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنہارا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (آیت نمبر 68-70) اور (سورہ الزمر کی) یہ آیت نازل ہوئی ”کہو، اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ بڑا بخشنہارا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (آیت نمبر 53) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 32 قرآن مجید کی پیروی کرنے والے ہمیشہ راہ راست پر رہیں گے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَلَا وَاِئِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آگاہ رہو میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جو کہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِئِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 33 قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں غلبہ اور عروج حاصل ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ : اَمَّا اِنْ نَبَيْكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَ يُضَعُّ بِهٖ الْاٰخَرِيْنَ ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آگاہ رہو تمہارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بعض لوگوں کو غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا ہلاک ہوگا نہ گمراہ ہوگا۔

① کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل علي ابن ابي طالب ، رقم الحديث 6225

② صحيح جامع الصغير ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2937

③ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل من يقوم بالقرآن رقم الحديث 1897

عَنْ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَبَشِرُوا فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یقیناً اس قرآن کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اسے تھامنے کے بعد کبھی ہلاک ہو گئے نہ گمراہ ہو گئے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 35 قرآن مجید ابدی معجزہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أَمِنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَى فَارِجٍ أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیئے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانہ کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہذا) مجھی امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

مسئلہ 36

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں انہیں درج ذیل پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- ① اس تجارت میں انہیں خسارہ نہیں ہوتا۔
- ② وعدے کے مطابق انہیں پورا پورا اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔
- ③ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اجر و ثواب میں اضافہ بھی فرماتے ہیں۔
- ④ ان کے گناہ بھی معاف کئے جاتے ہیں۔
- ⑤ ان کے دیگر نیک اعمال کی قدر کی جاتی ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۚ لِيُوفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝﴾ (30-29:35)

”جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کو بھرپور اجر عطا فرمائے گا، اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا، بے شک وہ بڑا بخشنہارا اور قدر فرمانے والا ہے۔“ (سورہ فاطر، آیت نمبر 29-30)

مسئلہ 37 قرآن مجید کی تلاوت سے سکون قلب اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔

﴿الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ ○ (28:13)

”آگاہ رہو، اطمینان قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے۔“ (سورہ الرعد، آیت نمبر 28)

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَ إِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِسُطْنَيْنِ فَتَغَشَّتُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَذْنُو وَ تَذْنُو وَ جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ بِالْقُرْآنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ○

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ دوران تلاوت ایک بادل سا آیا اور اس نے گھوڑے کو ڈھانپ لیا اور وہ بادل آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگا۔ گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا جب صبح ہوئی تو وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ سکینت ہے جو تلاوت قرآن کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 38 قرآن مجید کی تلاوت دلوں کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشی ہے، مصائب و آلام، رنج و غم نیز بیماریوں اور پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَ لَاحِزٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ ، وَ ابْنُ امْتِعٍ ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ ، مَا ضِیْعٌ فِیْ حُكْمِكَ ، عَدَلٌ فِیْ قِضَاؤِكَ ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِیْتُ بِهِ نَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ ، اَوْ عَلَّمْتُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْثَرْتُ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِبْعَ قَلْبِیْ وَ نُورَ صَدْرِیْ وَ جِلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ ، اِلَّا اَذْهَبَ اللَّهُ عِزُّوَجَلَّ هَمُّهُ وَ حُزْنُهُ اَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ قَرَحًا)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! يَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نَتَعَلَّمَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ ((اَجَلُ يَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ اَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ○ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بھی کسی آدمی کو دکھ اور غم پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے، میرے معاملہ میں تیرا ہر فیصلہ عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ فرما رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔“ (جب کوئی آدمی یہ دعا مانگے) تو اللہ عز وجل اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کے غم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم یہ دعا یاد کر لیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ : أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلاَمٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے اَلَمْ سے مراد ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا سب سے بہتر مومن ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ لَا تُرْجَى طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَنَّهُ تَمْرَةٌ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا

وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال میٹھے لیموں کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے گنہگار آدمی کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے گنہگار کی مثال اندرائن (کڑوے پھل کا نام) کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 قرآن مجید پر عمل کرنے والا مومن قابل رشک ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ آعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (1) وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور (2) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 بکثرت تلاوت کرنے والے پر رشک کرنے والا مومن بھی قابل رشک ہے۔

مسئلہ 43 قاری قرآن پر رشک کرنا بھی قابل اجر و ثواب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ

① کتاب فضائل القرآن باب فضل القرآن علی سائر الکلام، رقم الحدیث 5020

② کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن رقم الحدیث 5025

الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (1) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا اور وہ اسے دن رات پڑھتا ہے اور اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش! مجھے بھی قرآن مجید اسی طرح سکھایا گیا ہوتا جس طرح اسے سکھایا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی قرآن مجید کی تلاوت کرتا (وہ پڑوسی قابل رشک ہے) (2) اسی طرح وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں لٹاتا رہتا ہے اور اس کا ہمسایہ اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش! میں بھی اسی طرح مال دیا گیا ہوتا جس طرح یہ دیا گیا ہے اور میں بھی اسی طرح راہ حق میں لٹاتا جس طرح یہ لٹا رہا ہے۔“ (وہ ہمسایہ بھی قابل رشک ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 بسہولت قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا قیامت کے روز قرآن مجید لکھنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

مسئلہ 45 انک انک کر مشقت سے پڑھنے والے کو تلاوت کا دوا ہر اثواب ملتا ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ ((رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا شخص لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہے اور وہ شخص جو تلاوت کرنے میں اکتا ہے اور تلاوت کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اس کے لئے دوا جر ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ❶ قرآن کے ماہر سے مراد حافظ قرآن ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!
❷ مذکورہ حدیث میں انک انک کر پڑھنے والے کی ماہر قرآن سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دوا ہرے اجر سے مراد عام آدمی کے ثواب سے دگنا ثواب مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

قرآن مجید کی تلاوت رسول اکرم ﷺ کی وراثت ہے جو آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے چھوڑی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّهُ مَرَّ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا أَهْلَ السُّوقِ مَا أَعْجَزَكُمْ ! قَالُوا وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ ؟ قَالَ ذَاكَ مِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَسَّمُ وَأَنْتُمْ هَاهُنَا لَا تَذْهَبُونَ فَتَأْخُذُونَ نَصِيبَكُمْ مِنْهُ قَالُوا : وَإِنَّهُ هُوَ قَالَ : فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا سَرَّاعًا وَوَقَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ لَهُمْ ، حَتَّى رَجَعُوا فَقَالَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ ؟ فَقَالُوا : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فِيهِ فَلَمْ نَرِ فِيهِ شَيْئًا يُقَسَّمُ ! فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ : وَمَا رَأَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدًا ؟ قَالُوا : بَلَى رَأَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُونَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ فَقَالَ لَهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ : وَيُحْكَمُ فَذَاكَ مِيرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے تو ٹھہر گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”اے بازار والو! تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”کیا بات ہے اے ابو ہریرہ؟“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”وہاں نبی اکرم ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں بیٹھے ہو وہاں کیوں نہیں جاتے اور اپنا حصہ وصول کیوں نہیں کرتے؟“ لوگوں نے پوچھا ”میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”مسجد میں۔“ لوگ جلدی سے دوڑ کر مسجد کی طرف گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے رہے حتیٰ کہ لوگ مسجد سے پلٹ کر واپس آ گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا ”کیا ہوا تم واپس کیوں آ گئے؟“ لوگوں نے جواب دیا ”ہم مسجد میں گئے اور وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی نہیں دیکھی (لہذا ہم واپس آ گئے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا ”مسجد میں تم نے کسی کو نہیں دیکھا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”کیوں نہیں! ہم نے بعض لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے کچھ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور بعض لوگ حلال، حرام کے مسئلے بیان کر رہے تھے۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”افسوس! تمہارے حال پر، یہی تو نبی اکرم ﷺ کی میراث ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 47 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں درج ذیل

چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش آ کر احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 تلاوت قرآن قاری کے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا

باعث بنتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ

رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَتِلَاوَةِ

الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (حسن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھے تقویٰ اختیار کرنے کی

تاکید کرتا ہوں وہ ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کرنا اسلام کی رہبانیت ہے۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن کر تارہ

کیونکہ وہ تیرے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 49 قرآن مجید کی تلاوت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا

کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيَقْرَأْ فِي

الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ ② (حسن)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے اسے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔“ اسے ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَيُّ حَبُّ أَحَدِكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ ؟)) قُلْنَا : نَعَمْ قَالَ : ((ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس جائے تو تین موٹی موٹی خوب صحت مند اونٹنیاں پائے؟“ ہم نے عرض کیا ”ہاں! یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قرآن مجید کی تین آیتوں کی اپنی نماز میں تلاوت کرنا ان تین اونٹیوں سے بھی بہتر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 نماز تہجد میں قرآن مجید کی دس آیات پڑھنے کا اجر و ثواب دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأْ وَارْقُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ آخِرُ آيَةٍ مَعَهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَيَقُولُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُولُ بِهِدِهِ الْخُلْدِ وَبِهَذِهِ النَّعِيمِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس آدمی نے رات (کے قیام) میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لئے اجر کا ڈھیر ہے اور یہ ڈھیر دنیا و

ما فیہا سے بہتر ہے اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائیں گے ”قرآن مجید اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھتا جا حتیٰ کہ آخری آیت مکمل کر لے۔“ اللہ عزوجل بندے سے فرمائیں گے ”اپنا ہاتھ (میری نعمت) پکڑنے کے لئے کھول۔“ بندہ ہاتھ کھول کر عرض کرے گا ”اے میرے رب! (اب اپنی عطا اور فضل کے بارے میں) تو ہی بہتر جانتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”اچھا! ایک ہاتھ میں بیٹھنے کی نعمت پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں باقی ساری نعمتیں۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 52

رات کو سو آیات پڑھنے والے کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۝ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنُوثٌ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۝

(حسن)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے رات کو سو آیات پڑھیں اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔“ اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53

روزانہ دس آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں غافلوں میں شمار نہیں ہوتا۔

مسئلہ 54

روزانہ سو آیات تلاوت کرنے والا فرماں برداروں میں شمار ہوتا ہے۔

مسئلہ 55

روزانہ ہزار آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا

خزانہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۝ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْطَرِينَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝

(صحیح)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے (روزانہ)

وہ آیات کا اہتمام کیا وہ عافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا، جس نے (روزانہ) سو آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے (روزانہ) ہزار آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اس کا نام خزانہ پانے والوں میں لکھا جائے گا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 قرآن مجید کی تلاوت اور تفہیم قبر میں منکر، نکیر کے سوال و جواب میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ. فَيَقُولَانِ: وَمَا يَذُرُّكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ^① (صحیح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبر میں (مومن آدمی کے پاس) دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں ”تیرا رب کون ہے؟“ وہ کہتا ہے ”میرا رب اللہ ہے۔“ پھر وہ پوچھتے ہیں ”تیرا دین کون سا ہے؟“ وہ کہتا ہے ”میرا دین اسلام ہے۔“ پھر وہ پوچھتے ہیں ”تمہارے درمیان جو شخص (نبی بنا کر) بھیجا گیا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟“ وہ جواب دیتا ہے ”وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔“ فرشتے پوچھتے ہیں ”تمہیں یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟“ وہ آدمی کہتا ہے ”میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 قرآن مجید کی تلاوت قبر میں میت کو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُوتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ يَدَيْهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَتْهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ^② (حسن)

① کتاب السنۃ، باب فی المسئلۃ فی القبر و عذاب القبر، رقم الحدیث (3979/3)

② کتاب الجنۃ و صفتہ، باب عرض مقعد علی المیت من الجنۃ و النار علیہ و

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58

قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

آدَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

تلاوت قرآن مجید کے آداب

مسئلہ 59 قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ﴾ (98:16)

”اور قرآن پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔“ (سورۃ النحل، آیت 98)

مسئلہ 60 قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر آرام اور سکون سے پڑھنا چاہئے۔

﴿وَرَزَّلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (4:73)

”اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔“ (سورہ مزل، آیت نمبر 4)

مسئلہ 61 دوران تلاوت آنسو بہانا مستحب ہے۔

﴿وَيَخْرُونَ لِلَّذِينَ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (109:17)

”(اور علم والے جب یہ قرآن سنتے ہیں تو) منہ کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور

اس سے ان کے خشوع میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 109)

مسئلہ 62 دوران تلاوت ایک ہی آیت بار بار دہرانا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيَّأَتِي حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ ﴿إِنْ تَعْلَبْنَهُمْ

فَانَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل میں ایک ہی آیت کو صبح تک دہراتے رہے وہ

آیت یہ ہے ﴿إِنْ تَعْلَبْنَهُمْ فَانَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

ترجمہ: ”یا اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے تو تو یقیناً زبردست

حکمت والا ہے۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 118) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُلْغِ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کا خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا سنتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی آواز سے قرآن مجید (کی تلاوت کو) خوب صورت بناؤ۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 سواری پر تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 65 تکلف کے بغیر قدرتی لہجے میں تلاوت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 66 جو شخص دوران تلاوت ترجیع (آواز میں لرزش پیدا کرنا) کر سکے اسے ترجیع کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْسَتْ يَقْرَأُ وَهُوَ يَرْجِعُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر سواری کے دوران سورہ الفتح یا سورہ الفتح میں سے کچھ پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ نرمی کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو دہرا رہے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① کتاب فضائل القرآن باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم الحديث 1845

② کتاب الافتاح، باب تزيين القرآن 971/1

③ کتاب فضائل القرآن باب الترجيع، رقم الحديث 5047

مسئلہ 67 آہستہ آہستہ یا دل میں قرآن مجید پڑھنا اونچی آواز میں قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^① (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اونچی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خرچ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفیہ خرچ کرنے والا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 68 مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت اتنی آواز سے کرنی چاہئے جس سے دوسرے لوگوں کو خلل نہ پڑے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِنَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِي الْقِرَاءَةِ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ ^② (صحیح)

حضرت ابوسعید ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک (تلاوت کے ذریعے) اپنے رب کے حضور فریاد کرتا ہے لہذا تم میں سے کوئی دوسرے کو تکلیف نہ دے اور قراءت میں اپنی آواز دوسرے کی آواز سے اونچی نہ کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 69 دوران تلاوت قاری پر خشیت اور رقت طاری نہ ہونی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ^③ (صحیح)

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت اچھی آواز میں پڑھنے والا شخص وہ ہے جسے تم سنو تو ایسے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① ابواب فضائل القرآن باب من قرأ القرآن فليسال الله به ، باب رقم 20 ، رقم الحديث 2331/3

② صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2636

③ كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها ، باب في حسن القنوت بالقرآن (1101/1)

مسئلہ 70

دوران تلاوت خوف کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا، رحمت کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنا اور تسبیح والی آیات پر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا مستحب ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ فِيهَا تَنَزَّيَهُ اللَّهُ سَبَّحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ^①

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (دوران تلاوت) جب خوف کی آیت سے گزرتے تو (أَعُوذُ بِاللَّهِ کہہ کر) اللہ سے پناہ طلب کرتے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آیت سے گزرتے تو (أَسْأَلُ اللَّهَ کہہ کر) اللہ کی رحمت کا سوال کرتے اور جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی والی آیت سے گزرتے تو (سُبْحَانَ اللَّهِ کہہ کر) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : مسلم شریف کی حدیث میں مذکورہ عمل دوران نماز بھی ثابت ہے۔

مسئلہ 71

”شد“ اور ”مد“ والے حروف کو لمبا کر کے پڑھنا چاہئے۔

عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ ﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ يَمْدُ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمْدُ بِالرَّحْمَنِ وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ^②

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ”آپ ﷺ کھینچ کر تلاوت کرتے تھے پھر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا جس میں بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھا، رحمن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72

دوران تلاوت جمائی آئے تو تلاوت روک کر اپنے ہاتھ سے منہ بند کر کے جمائی لینا چاہئے۔ جمائی ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَشَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ

بِيَدِهِ عَلَىٰ فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہئے کیوں کہ اس وقت شیطان اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم عام ہے جس میں تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 73 دوران تلاوت چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا، یا چھینک لینے والے کے لئے یرحمک اللہ کہنا، یا سلام کہنے والے کو جواب دینا جائز ہے۔

عَنْ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَقَالَ ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ ((مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ رضی اللہ عنہ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَنَّهُمْ يَصْعَدُ بِهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی دوران نماز مجھے چھینک آئی تو میں نے الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (ترجمہ: ”حمد اللہ کے لئے ہے بہت زیادہ حمد، پاکیزہ حمد جس کے اندر برکت ہے اتنی حمد جسے ہمارا رب پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے“) پڑھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف منہ پھیرا تو پوچھا ”دوران نماز کس نے بات کی تھی؟“ کسی نے جواب نہ دیا دوسری بار پھر پوچھا پھر کسی نے جواب نہیں دیا۔ تیسری بار پوچھا تو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا کہا تھا؟“ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے پھر وہی کلمات دہرائے آپ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات

① کتاب الزہد باب تشمیت العاطس وکراهة التناوب، رقم الحديث 7492

② ابواب الصلاة باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، رقم الحديث 331/1

کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمیں سے زائد فرشتے تیزی سے آگے بڑھے کہ کون یہ کلمات آسمان پر لے جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 74

چلتے پھرتے یا دوران سفر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 75

قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرنی چاہئے جب تک شوق اور رغبت رہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اِتَّسَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس میں لگے رہیں جب دل اکتا جائے تو چھوڑ دو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 76

تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنا درست نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77

چالیس دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

(صحیح)

① کتاب فضائل القرآن باب اقروا القرآن ما اتسلف قلوبکم، رقم الحديث 5060

② ابواب القراءات باب فی کم اقرا القرآن، باب رقم 4، رقم الحديث (3/29:4)

③ ابواب القراءات، باب ماجاء ان القرآن انزل علی سبعة احرف (3/2349)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید چالیس دنوں میں پڑھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَأَضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَأَضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا تَصَفَّ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی سمت لیٹا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلیہ بستر کی لمبائی کی سمت میں سوئے کم و بیش آدھی رات کے وقت آپ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے آنکھیں ملنے لگے پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر اٹھے اور پانی کے معلق مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا۔“ (یعنی بیدار ہو کر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 حائضہ خاتون دستا نے پہن کر یا کپڑے سے قرآن مجید پکڑ سکتی ہے۔

كَانَ أَبُو وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرْسِلُ خَادِمَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ لَتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

① کتاب الوضوء باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، رقم الحديث 183

② کتاب الحيض باب قراءة الرجل في حجر امراته وهي حائض

حضرت ابو اہلؓ حائضہ خادمہ کو ابو رزینؓ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لادیتیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 حالت جنابت میں قرآن مجید پڑھنا یا پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ 81 قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کوئی وقت ممنوع نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرَأُ نَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا .
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ”نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 قرآن مجید کو گانوں کے انداز میں پڑھنا منع ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ سِتًّا إِمَارَةً السُّفَهَاءِ وَسَفْكَ الدَّمِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَقَطِيعَةَ الرَّجِمِ وَنَشْوَةَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَكَثُرَتِ الشَّرْطُ)) . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ②

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں ① بیوقوفوں کی حکومت سے ② خون ریزی سے ③ حکم کی بیج سے ④ قطع رحمی سے ⑤ نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنے سے اور ⑥ پولیس کی کثرت سے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حکم کی بیج سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام کی خرید و فروخت ہے اور پولیس کی کثرت سے مراد آمرانہ اور استبدادی حکومتیں ہیں۔

تلاوت قرآن سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① تلاوت قرآن کے لئے قبلہ رخ ہونا۔

① کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی الرجل یقرأ القرآن علی کل حال.....

② صحیح الجامع الصغیر و زیادہ ، للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 214

- ② تلاوت قرآن کے لئے وضو کرنا۔
- ③ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کرنا۔
- ④ تلاوت قرآن مجید سے پہلے مسواک کرنا۔
- ⑤ ختم قرآن مجید کے دن روزہ رکھنا۔
- ⑥ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تلاوت شدہ قرآن کسی زندہ یا مردہ آدمی کو بخشنا۔
- ⑦ فوت شدہ آدمی کے لئے اکٹھے ہو کر تلاوت کرنا اور اسے ثواب پہنچانا۔
- ⑧ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کا قرآن مجید ختم کرنا۔
- ⑨ میت اٹھانے سے پہلے راہ داری کے لئے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔
- ⑩ ختم قرآن پر درج ذیل دعا مانگنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنْسٍ وَحَشِيٍّ فِى قَبْرِى اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِى بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا وَ
نُوْرًا وَهُدًى وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَ عَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهُ
اَنَاءَ اللَّيْلِ وَ اَنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِىْ حُجَّةً يَّا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

”اے اللہ! مجھے میری قبر کی وحشت سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کے ذریعے رحم فرما اور
قرآن کریم کو میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنادے، اے اللہ جو میں قرآن سے بھول گیا وہ یاد
کرا دے، اور جو سیکھ نہیں سکتا وہ مجھے سکھا دے، مجھے رات اور دن کی تمام گھڑیوں میں اس کی تلاوت کی توفیق
عنایت فرما، اے رب العالمین! اس کو میرے لئے قیامت کے روز جنت بنادے۔

وضاحت: ختم قرآن کی مذکورہ بالا دعا یا دیگر مروجہ دعائیں کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

أَحْكَامُ سَجْدَةِ التَّلَاوَةِ

سجدہ تلاوت کے احکام

مسئلہ 83 سجدہ تلاوت کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ
اغْتَرَزَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ
بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب ابن آدم سجدہ تلاوت کی آیت
پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے“ اور کہتا ہے ”افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا
گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے، مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اب میرے لئے
جہنم ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 84 قراءت کے دوران سجدہ کی آیت آئے، تو تلاوت کرنے اور سننے
والوں کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةَ فِيهَا
سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ صحیح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت
پر آتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 85 سجدہ تلاوت کے لئے با وضو ہونا افضل ہے، ضروری نہیں۔

① کتاب الصلاة ابواب اقامة الصلوات باب سجود القرآن، رقم الحديث (864/1)

② مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث 353

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَنْزِلُ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَيَهْرِيقُ الْمَاءَ ثُمَّ يَرْكَبُ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَمَا يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ❶

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اترتے، استنجا کرتے اور سوار ہو جاتے، سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو وضو کے بغیر سجدہ کر لیتے۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سجدہ تلاوت کے لئے قبلہ رخ ہونا افضل ہے، ضروری نہیں۔

سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 86

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد) کہا ”لوگو! ہم نے آیت سجدہ تلاوت کی جس نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تلاوت کرنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے کو بھی نہیں کرنا چاہئے۔

سواری پر سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 87

سوار اپنے ہاتھ پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ 88

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةَ فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمْ الرََّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرََّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں آیت سجدہ تلاوت کی تو سارے لوگوں نے سجدہ تلاوت کیا ان میں سے کچھ لوگ سوار تھے بعض نے زمین پر سجدہ کیا اور سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 89 سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ((سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : سجدہ تلاوت کرتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

مسئلہ 90 سجدہ تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 91 سجدہ تلاوت کے بعد ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہہ کر سلام پھیرنا سنت سے ثابت نہیں۔



❶ کتاب الجمعة، تفريع ابواب السجود، باب في الرجل يسمع السجدة وهو راكب

❷ صحيح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2723

فَضْلُ تَعْلَمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت

مسئلہ 92 قرآن مجید کا علم سیکھنے والا شخص دوسرے تمام علوم سیکھنے والے لوگوں سے افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعْلَمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ^①
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید سیکھنے سے مراد اس کے تمام علوم ہیں۔ قراءت، تجوید، ترجمہ، تفسیر اور تحفیظ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 93 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے سفر کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 قرآن مجید سیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

① کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث 5027

② کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، رقم الحديث 6853

② ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہوتی ہے۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بِهِ بَيْنَهُمُ الْإِزْلَافُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کچھ لوگ اللہ کے گھر (مسجد) میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے پاس کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور (یاد رکھو!) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95

قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مُتَكِيٌّ عَلَى بُرْدٍ لَهُ أَحْمَرٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ فَقَالَ : ((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَتَحْفَهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ ② (حسن)

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ مسجد میں ایک سرخ تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مبارک ہو طالب علم کو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے پر سوار ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا تک پہنچ

① کتاب الذکر والدعاء باب فضل اجتماع على تلاوة القرآن، رقم الحديث 6853

② الترغيب والترهيب لمحي الدين الديق الجزء الاول رقم الحديث 108

جاتے ہیں فرشتے طالب علم سے محبت اس لئے کرتے ہیں کہ جو علم، طالب علم حاصل کرتا ہے فرشتے اس علم سے محبت کرتے ہیں۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 96 قرآن مجید سیکھنے کے لئے مسجد (یا مدرسہ) جانے والے کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًا حَجَّتُهُ)) . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (صحيح)
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صرف اس لئے مسجد گیا تاکہ نیکی سیکھے یا نیکی سکھائے اس کے لئے ایک مکمل حج کا ثواب ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 97 قرآن مجید کی دس آیات سیکھنا دنیا کے ہر نفع بخش سودے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اشْتَرَيْتُ مَقْسِمَ بَنِي فُلَانٍ فَرَبَحْتُ فِيهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ : ((أَلَا أَنْبُوكَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ رِبْحًا ؟)) قَالَ وَهَلْ يُوجَدُ ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ تَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَتَعَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (صحيح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں قبیلے سے سودا خریدا ہے اور اس میں مجھے اتنا زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تجھے اس سے زیادہ نفع بخش سودا نہ بتاؤں؟“ آدمی نے عرض کیا ”کیا ایسا سودا بھی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص قرآن مجید کی دس آیات سیکھتا ہے وہ اس سے زیادہ نفع پاتا ہے۔“ وہ آدمی گیا اور قرآن مجید کی دس آیات سیکھیں اور واپس آ کر نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مسئلہ 99 رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کا علم سیکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَيَاتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَقْنُوهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

(حسن)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے پاس لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے جب انہیں دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرنے کی مبارک دینا اور انہیں تلقین کرنا (یعنی علم سکھانا)۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 قرآن مجید سیکھنے والوں کی وجہ سے ہی دنیا میں خیر و برکت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ، وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (حسن)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے وہ محبت کرے یا علم سیکھنے والے یا عالم کے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 101 قرآن مجید کا علم حاصل کرنا دوسری تمام عبادات سے افضل ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ . رَوَاهُ الْبُزَارُ ③

(صحیح)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے علم کی کثرت، عبادت کی کثرت سے زیادہ عزیز ہے اور تم میں سے بہتر دین اس کا ہے جس میں پرہیزگاری ہے۔“ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے فرشتے اپنے پر پھیلاتے ہیں۔

① کتاب السنۃ باب الوصایۃ بطلبۃ العلم ، رقم الحدیث (201/1)

② صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی أبواب الزهد باب مثل الدنيا (3320/2)

③ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث 4090

مسئلہ 103 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز استغفار کرتی ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَّعِبُ أَجْبَحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانِ فِي الْمَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ^①

(صحیح)

حضرت ابو ذر داء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم کی خاطر سفر طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے گھر سے نکلنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 105 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 106 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والا رسول اکرم ﷺ کی وراثت سے اپنا حصہ پاتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 46 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

فَضْلُ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

قرآن مجید سکھانے کی فضیلت

مسئلہ 107

قرآن مجید کا علم سکھانے والا شخص دیگر تمام علوم سکھانے والوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رحمہم اللہ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108

قرآن پاک کا علم سکھانے والے انبیاء کرام ﷺ کے وارث ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رحمہم اللہ (صحیح)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو ستاروں پر، علماء، انبیاء ﷺ کے وارث ہیں، انبیاء ﷺ دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی وراثت چھوڑتے ہیں پس جس نے (جتنا) علم حاصل کیا اس نے اتنا ہی انبیاء ﷺ کی وراثت سے زیادہ حصہ پایا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109

قرآن مجید سکھانے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث 5027

② کتاب السنة باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحديث (182/1)

- ① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔
 - ② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔
 - ③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔
 - ④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔
- وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 110 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ ((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ ہیں قرآن والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 قرآن مجید کا علم سکھانے والوں کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِيُخْبِرَ يَتَعَلَّمَهُ أَوْ يُعَلِّمَهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص بھلائی کیلئے یا سکھانے کی غرض سے میری اس مسجد میں آئے اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے (دنیاوی) مقصد کے لئے آئے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کی نظر دوسرے کے مال پر ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① کتاب السنۃ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم الحدیث (178/1)

② کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحدیث (186/1)

مسئلہ 112 قرآن سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسئلہ 113 قرآن سکھانے والوں کے لئے فرشتے اور زمین و آسمان کی دیگر تمام مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹیاں اور مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : ((فَضَّلُ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحُورِهَا وَحَتَّى الْحَوْتَ لِيُصَلُّوا عَلَيَّ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^① (صحيح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عالم اور دوسرا عابد تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر حاصل ہے۔“ پھر ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز زمین و آسمان کی ساری مخلوق حتیٰ کہ اپنی بلوں میں چیونٹیاں اور (پانی میں) مچھلیاں تک ان کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 قرآن مجید کی دو آیات کسی کو سکھا دینا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعُقَيْقِي فَيَاتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ ؟)) فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحِبُّ ذَلِكَ قَالَ : ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (عَزَّ وَجَلَّ) خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^②

① ابواب العلم باب في فضل الفقه على العبادة

② كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه ، رقم الحديث 1873

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ”تم میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (مدینہ منورہ کے دو بازاروں کا نام ہے) جائے اور وہاں سے اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں (بلا قیمت) بغیر گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟“ ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ تو ہم سب چاہتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تو پھر مسجد میں جاؤ اور کسی کو قرآن مجید کی دو آیتیں سکھا دو یا خود پڑھ لو تو وہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی تین آیات تین اونٹنیوں سے، چار آیات چار اونٹنیوں سے اسی طرح جتنی آیات ہوں گی اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اساتذہ کو ان کے شاگردوں کے نیک اعمال کا ثواب بھی ملتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ¹ (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کے لئے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 116 قرآن مجید کا علم سکھانے والے کے اجر و ثواب کا سلسلہ اس کے مرنے کی بعد بھی اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کے شاگرد علم پھیلاتے رہیں اور اس پر عمل کرتے رہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنْ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَلَوْ أَنَّ صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اسے نفع پہنچاتی ہیں وہ یہ ہیں ❶ علم، جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور پھیلایا ❷ نیک اولاد، جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ❸ قرآن کے علم کا کسی کو وارث بنایا ❹ مسجد تعمیر کی ❺ مسافروں کے لئے قیام گاہ تعمیر کی ❻ نہر (کنواں یا نلکا وغیرہ) جاری کی اور ❼ صدقہ جو اپنے مال سے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں نکالا۔ یہ تمام چیزیں انسان کے مرنے کے بعد اسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَنْصُرُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب انسان مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ❶ صدقہ جاریہ ❷ علم، جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں اور ❸ نیک اولاد جو (اپنے والدین کے لئے) دعا کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 اپنی اولاد کو قرآن مجید سکھانے والے والدین کو قیامت کے روز دوا ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و ما فیہا کی ساری دولت بیچ ہوگی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 132، 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



❶ کتاب السنۃ باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم الحدیث (198/1)
❷ کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته

فَضْلُ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت

مسئلہ 118 جس شخص کو جتنا زیادہ قرآن یاد ہوگا جنت میں اس کے درجات اتنے ہی زیادہ بلند ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ... يَعْصِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ... إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةِ تَقْرَأُ بِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ^①

(حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور (درجات) چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا درجہ وہاں ہے جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 132، 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 120 زبانی قرآن مجید یاد کرنے والا قیامت کے روز معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

الْأَمْرُ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ لِمَنْ حَفِظَهُ

یاد شدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم

مسئلہ 121

زبانی یاد شدہ قرآن مجید کو مسلسل یاد رکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهَوُ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اونٹ کی نسبت قرآن اپنے بندھن سے جلدی بھاگتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پاؤں سے باندھا ہوا اونٹ اگر اس کے مالک نے اس کی نگرانی کی تو موجود رہا، نہ کی تو بس نکل گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اونٹ کا اگلا پاؤں اس کے زانو سے باندھا یا جاتا ہے تاکہ وہ چل نہ سکے لیکن اونٹ کو شل کر کے تین پاؤں سے بھی چل پڑتا ہے۔

مسئلہ 122

قرآن مجید کی حفاظت کے لئے دن رات قرآن مجید پڑھتے رہنا چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب قرآن یاد کرنے والا کر

① کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهده القرآن ، رقم الحديث 1844

② کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهده القرآن ، رقم الحديث 1839

③ کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهده القرآن ، رقم الحديث 1840

کس لے اور دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 123 اگر کوئی شخص آیت بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے ”میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بِسْمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نَسِيَ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی آدمی کے لئے یوں کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہئے میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةَ كُنْتُ أَنْسِيَهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی تلاوت سن رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے ایک آیت یاد دلادی جو میں بھلا دیا گیا تھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر یوں کہا جائے ”میں نے آیت بھلا دی۔“ تو اس سے قرآن مجید سے غفلت اور لاپرواہی ثابت ہوتی ہے، لہذا ایسا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسئلہ 124 غفلت کی وجہ سے قرآن مجید یاد کر کے بھلا دینے کی سزا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّؤْيَا قَالَ ((أَمَّا الَّذِي يُنَلِّغُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر سے پکلا جا رہا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن ، رقم الحديث 1843
 ② کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب الامر بتعهد القرآن ، رقم الحديث 1838
 ③ کتاب الجمعة ، ابواب التهجد ، باب عقد الشيطان على قافية الرأس ، رقم الحديث 1143

فَضْلُ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَ اسْمَاعِهِ

قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت

مسئلہ 125 توجہ اور خاموشی سے قرآن مجید کی تلاوت سننے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

﴿وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ، وَ انصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (204:7)

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (سورہ

الاعراف، آیت نمبر 204)

مسئلہ 126 قرآن مجید کی تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔

﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (78:17)

”فجر کی نماز میں قرآن سننے کے لئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 78)

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مُرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَ فَقَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَانصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا، قَالَ: ((وَتَذَرِينِي مَا ذَاكَ؟)) قَالَ لَا قَالَ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ ذَنَتْ لِبُصْرَتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا أَصْبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت اُسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا بچی گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچائے چنانچہ اسے اپنے پاس بٹھالیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو ایک سائبان نظر آیا حضرت اُسید رضی اللہ عنہ اسے مسلسل دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ غائب ہو گیا صبح ہوئی تو حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اے خضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو، اے خضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو۔“ (یہ تمہاری سعادت کی بات ہے جو پیش آئی ہے) حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں گھوڑا بچی کو پکچل ہی نہ دے وہ گھوڑے کے بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی (اور اسے اپنے پاس کر لیا) پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو مجھے سائبان نظر آیا جس میں چراغوں جیسی کوئی چیز روشن تھی میں (گھر سے) باہر نکلا (تا کہ اچھی طرح اسے دیکھ سکوں) لیکن وہ غائب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تو جانتا ہے وہ کیا تھا؟“ حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”یہ فرشتے تھے جو تمہاری (اچھی) آوازن کو قریب آگئے تھے اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن

کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑھیں اور وہ سنیں۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا رضی اللہ عنہم قَالَ : وَسَمَانِي لَكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ : فَبِكِي .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے

مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ البینہ تلاوت کروں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہاں!“ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (یہ سن کر خوشی سے) رونے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تمام قرآن کرام رضی اللہ عنہ کے استاد تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کے لئے انہیں ہی امام مقرر فرمایا تھا۔

مسئلہ 128 دوسروں سے قرآن مجید سننا آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 273 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 129 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت اچھی قراءت کرنے والے صحابہ سے قرآن مجید سنتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 289 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 130 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت کا ذکر رسول اکرم ﷺ سے کیا تو دونوں کھڑے ہو کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے رہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 131 ایک صحابی کی تلاوت آپ ﷺ غور سے سن رہے تھے۔ آپ ﷺ کو ایک بھولی ہوئی آیت یاد آ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



فَضْلُ الْوَالِدَيْنِ لِتَعْلِيمٍ وَلَدِهَا

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت

مسئلہ 132 اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دویسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و ما فیہا کی ساری دولت بیچ ہوگی۔

مسئلہ 133 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں جنت میں ہمیشہ رہنے کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْجَى الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي كُنْتُ أُسْهِرُ لَيْلَكَ وَأُظْمِئُ هَوَاجِرَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا لَكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ فَيُعْطَى الْمُلْكُ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالذَّاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُومُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَيَقُولَانِ: يَا رَبِّ! إِنَّا لَنَا هَذَا؟ فَيَقَالُ لِتَعْلِيمٍ وَلَدِ كَمَا الْقُرْآنُ..... وَإِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَأْ وَارْقُ فِي الدَّرَجَاتِ وَرَبَّلْ كَمَا كُنْتَ تَرْتَلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ مَعَكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ^①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا اور پوچھے گا ”مجھے پہچانتے ہو؟“ میں ہی وہ

ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور تجھے گرمی میں پیسا سا رکھا بے شک ہر تجارت کرنے والا اپنی تجارت کا ثمر حاصل کرنا چاہتا ہے آج میں دوسرے (نیکی کے) تاجروں کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں۔“ چنانچہ (قرآن کی سفارش پر) پڑھنے والے کو دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں بیشکلی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت بیچ ہوگی قاری کے والدین عرض کریں گے ”اے رب! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلے میں ہوئی ہے؟“ انہیں جواب دیا جائے گا ”اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔“ خود قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا ”قرآن مجید جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ اور جنت کے درجات چڑھتا جا تیرا آخری درجہ وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَاطِلَةُ)) قَالَ ثُمَّ مَكْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزُّهْرَانِ يُظَلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَّابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَبَرِ صَوَافٍ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لَهُ : هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : مَا أَعْرِفُكَ ؟ فَيَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتِكَ فِي الْهُوَاجِرِ وَأَسْهَرْتَ لَيْلَكَ ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ خُلْتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمَ كَسَبْنَا هَذَا ؟ فَيُقَالُ بَاخِذْ وَلَدُكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرْفَهَا فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

(صحیح)

حضرت بریدہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”سورہ بقرہ سیکھنا باعث برکت ہے اور چھوڑنا باعث حسرت ہے جاؤ گراں پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔“ آپ ﷺ لمحہ بھر خاموش رہے پھر فرمایا ”سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھو قیامت

کی روز یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر چمکتا ہوا سایہ کر رہی ہوں گی جیسے دونوں بادل یا چھتری ہوں یا پھر جیسے قطار باندھے پرندوں کی ٹولیاں ہوں قیامت کے روز جب قاری کی قبر شرف ہوگی تو قرآن مجید اس سے نحیف و نزار آدمی کی شکل میں ملاقات کرے گا اور پوچھے گا ”کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟“ قاری جواب دے گا ”میں تجھے نہیں پہچانتا۔“ قرآن کہے گا ”میں تیرا ساتھی... قرآن... ہوں جس نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا راتوں کو جگایا۔ بے شک ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے تجارت کرتا ہے اور آج تو ہر دوسری تجارت سے بے نیاز ہے چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے ”یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا گیا ہے؟“ انہیں بتایا جائے گا ”تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔“ پھر قاری سے کہا جائے گا ”قرآن مجید پڑھ اور جنت کے بلند و بالا درجات چڑھتا جا۔“ چنانچہ جب تک قاری تلاوت کرتا رہے گا درجات چڑھتا جائے گا خواہ تیز پڑھے یا آہستہ۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

فَضَائِلُ بَعْضِ السُّورِ الْقُرْآنِيَّةِ

بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

① فَضْلُ سُورَةِ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ کی فضیلت

مَسْئَلہ 134 سورہ فاتحہ جیسی فضیلت رکھنے والی سورہ امت محمدیہ ﷺ سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی۔

مَسْئَلہ 135 سورہ فاتحہ کا دوسرا نام قرآن عظیم ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَانْهََا سَبْعُ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، سورہ فاتحہ جیسی سورت نہ توراۃ میں نازل کی گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں، یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : سورہ فاتحہ کے مختلف نام جو قرآن مجید یا حدیث شریف میں آئے ہیں وہ یہ ہیں ① ام القرآن ② سبع مثانی (جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے) ③ قرآن عظیم ④ سورہ الحمد ⑤ سورہ الشکر ⑥ سورہ الدعاء ⑦ سورہ الشافیہ، اس سورہ کے ناموں کی کثرت اس کی فضیلت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

مَسْئَلہ 136 سورہ فاتحہ سارے قرآن مجید کا نچوڑ ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ام القرآن“ (یعنی سورۃ فاتحہ) ہی سب سے مثنیٰ ہے اور قرآن عظیم ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید میں تین مضامین کو بار بار مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اولاً توحید، ثانیاً رسالت، ثالثاً آخرت..... یہ تینوں مضامین سورہ فاتحہ میں موجود ہیں، لہذا اسے ام القرآن (قرآن کی اصل) کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 137 سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

مسئلہ 138 سورہ فاتحہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❶ قَالَ اللَّهُ : حَمِدَنِي عَبْدِي ، وَإِذَا قَالَ ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ❷ قَالَ اللَّهُ : أَنَسَىٰ عَلَىٰ عَبْدِي ، فَإِذَا قَالَ ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ ❸ قَالَ : مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوْضَ إِلَيَّ عَبْدِي ، فَإِذَا قَالَ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ❹ قَالَ : هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ❺ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ❻ قَالَ : هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدمی آدمی تقسیم کر دی ہے، لہذا میرا بندہ جو سوال کرے گا، اسے ملے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❶ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”میرے بندے نے میری تعریف کی۔“ جب بندہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ ❷ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”میرے بندے نے میری ثناء کی۔“ اور ایک مرتبہ یوں فرماتا ہے ”بندے نے اپنے کام

میرے سپرد کر دیئے۔“ اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔“ اور جب بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاملہ ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔“ جب بندہ کہتا ہے ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ”اس بندے کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اس کے علاوہ جس چیز کا سوال کرے گا وہ بھی اسے دوں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139

تمام جسمانی عوارض کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا کا باعث ہے۔ ان شاء اللہ!

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٍ وَإِنَّ نَفَرًا غَيْبَ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُقِيَّةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَاءَ فَأَمَرَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقِيَّةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحَدِّثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ، أَقْسِمُوا وَاصْرِبُوا لِي بِسَهُمٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی ”اس قبیلے کے سردار کو بچھونے کا ٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں، کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟“ ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا حالانکہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے، لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا ساتھ دودھ بھی پلایا۔ جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا ”کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے“ یا یوں کہا ”کیا تو دم کرتا ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں! میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھی اور پھونک مار دی۔“ بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے نبی اکرم

ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : دارقطنی کی روایت میں ہے کہ صحابی نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 140 جادو، جنون، مرگی اور سایہ جیسی بیماریوں میں صبح وشام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ ۖ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَاتَوَهُ فَقَالُوا : إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَبِيرٍ فَارَقَ لَنَا هَذَا الرَّجُلُ فَاتَوَهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوهُ فِي الْقَيْدِ فَقَرَأَهُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدَوَةٌ وَعَشِيَّةٌ وَكُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بَزَاقَهُ ثُمَّ قَلَّ فَكَانَمَا أَنْشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوهُ شَيْئًا فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ ، فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٍ حَقٍّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت خارجه بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ (دوران سفر) وہ ایک قوم سے گزرے تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا ”تم اس آدمی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت لے کر آئے ہو، لہذا ہمارے آدمی کو دم کر دو۔“ پھر وہ ایک آدمی کو لائے جو دیوانہ تھا اور رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ صحابی نے تین دن صبح وشام سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ صحابی جب سورہ فاتحہ پڑھ لیتے تو معمولی سی تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر پھونک مار دیتے۔ تین دن کے بعد وہ آدمی ہشاش بشاش ہو گیا، جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہو۔ ان لوگوں نے صحابی کو اس کا کچھ معاوضہ دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کھا لو، میری عمر جس کے اختیار میں ہے اس کی قسم! بعض لوگ جھوٹے دم کر کے معاوضہ لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کر کے معاوضہ لیا ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 سورہ فاتحہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نور ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② فَضْلُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی فضیلت

مَسْئَلہ 142 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے اس گھر میں شیطان جن داخل نہیں ہو سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ ①
(صحیح)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 143 سورہ بقرہ کی تلاوت اور سماعت جادو کا بہترین علاج ہے۔

مَسْئَلہ 144 کوئی جادوگر سورہ بقرہ پر غالب نہیں آ سکتا۔

مَسْئَلہ 145 سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے سے گھر میں خیر و برکت رہتی ہے۔

مَسْئَلہ 146 سورہ بقرہ کی تلاوت ترک کرنے سے گھر خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

مَسْئَلہ 147 قیامت کے روز سورہ بقرہ اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اقْرَأْ وَالْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ ، اقْرَأْ وَالزُّهْرَاوَيْنِ : الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانْتَهُمَا غَمَامَتَانِ ، أَوْ كَانْتَهُمَا غَيَاتَانِ ، أَوْ كَانْتَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأْ وَالْأَنْعَامَ وَالْبَقَرَةَ ، فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةً ، وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

① کتاب فضائل القرآن باب ما جاء في سورة البقرة وآية الكرسي

② کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل قرآن ، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة رقم الحديث 1874

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا (خصوصاً) دوروشن سورتوں کی تلاوت کرو، سورہ البقرہ اور سورہ آل عمران قیامت کے روز اس طرح قطار میں آئیں گی جیسے دو بادل ہیں یا دوسا بنان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورہ بقرہ (ضرور) پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سورہ بقرہ قرآن مجید کی چوٹی ہے۔

مسئلہ 148

جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے، شیطان اس گھر سے

مسئلہ 149

بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ۝

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورہ بقرہ ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت ”قرآنی آیات کی فضیلت“ کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ فَضْلُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

سورہ آل عمران کی فضیلت

قیامت کے روز سورہ البقرہ اور سورہ آل عمران، قرآن مجید کی قیادت کرتی ہوئی آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔

مسئلہ 150

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلُ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ ، مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ ، قَالَ : ((كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ ، بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”قیامت کے روز قرآن مجید لایا جائے گا اور جو لوگ قرآن پر عمل کرتے تھے وہ بھی لائے جائیں گے۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آگے آگے ہوں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں، جنہیں میں آج تک نہیں بھولا ① وہ دونوں سورتیں بادل کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گی یا ② دو کالے رنگ کی چھتریاں ہوں گی جن میں روشنی چمک رہی ہوگی یا ③ دو قطاریں پرندوں کی ہوں گی اور وہ اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 147 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

④ فَضْلُ سُورَةِ هُودٍ

سورہ ہود کی فضیلت

مسئلہ 151 سورہ ہود، سورہ الواقعہ، سورہ المرسلات، سورہ النبأ اور سورہ التکویر میں بیان کئے گئے واقعات فکر آخرت پیدا کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَدْ شَبَّتَ قَالَ ((شَبَّيْتَنِي هُودٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ !

① کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة ، رقم الحديث 1876

② ابواب تفسير القرآن ، باب و من سورة الواقعة

آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباہ اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑤ فَضْلُ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

سورہ بنی اسرائیل کی فضیلت

مسئلہ 152 رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر تلاوت نہیں فرمالیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑥ فَضْلُ سُورَةِ الْكَهْفِ

سورہ کہف کی فضیلت

مسئلہ 153 سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کر لیں وہ فتنہ دجال سے بچا لیا گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے اصحاب کہف نے اپنے زمانہ کے ظالم اور جابر بادشاہ کے مظالم سے تنگ آ کر ایک غار میں پناہ لی تھی۔ سورہ کہف کی

① کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن باب ما جاء في من قرأ حرفاً من القرآن

② کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي رقم الحديث (2332/3)

آیت نمبر 9 میں اصحاب کہف کا ذکر ہے اور آیت نمبر 10 میں غار میں پناہ لیتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی تھی، اس کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ظالم بادشاہ کے ظلم سے انہیں پناہ دی۔ دجال بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ اصحاب کہف کی مانگی ہوئی دعا دجال کے فتنے سے لوگوں کو محفوظ رکھے گی۔ بعض اہل علم نے کسی بھی ظالم اور جابر بادشاہ کے ظلم اور جبر سے بچنے کے لئے اس کا پڑھنا مفید قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 154

سورہ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کرنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا تَمَّ خَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ يَضُرَّهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے سورہ کہف اس طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگی۔ مکہ سے لے کر اس کی جائے قیام تک، اور جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں، فتنہ دجال اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: مسلم کی روایت میں پہلی دس آیات کا ذکر ہے جس کا مطلب ہے کہ پہلی اور آخری دس آیات میں سے جوئی آیات پڑھ لی جائیں وہ فتنہ دجال سے حفاظت کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ! واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 155

جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کرنے والے کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کیا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ ②

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے۔“ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

① سلسلۃ الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء السادس القسم الاول رقم الحدیث 2651

② صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 6346

وضاحت : ”نور“ سے مراد راہنمائی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باقاعدگی سے ہر جمعہ سورہ کہف پڑھنے والے کو دین اور دنیا کے تمام معاملات میں اگر کوئی مشکل یا پریشانی پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سیدھی راہ کی طرف اس کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

○○○

⑦ فَضْلُ سُورَةِ السَّجْدَةِ

سورہ سجدہ کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ السجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ 156

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 163 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے۔

مسئلہ 157

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑧ فَضْلُ سُورَةِ الزُّمَرِ

سورہ الزمر کی فضیلت

رات سونے سے پہلے رسول اکرم ﷺ سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ 158

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑨ فَضْلُ سُورَةِ الْفَتْحِ

سورہ فتح کی فضیلت

مسئلہ 159

سورہ الفتح آپ ﷺ کو دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ محبوب تھی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ ؓ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ؓ: ثَكَلْتُكَ أُمِّكَ، نَزَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ، قَالَ عُمَرُ ؓ: فَحَرَّكَتُ بَعْضِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَ خَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِئْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِِي، قَالَ: فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةَ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار پوچھا، پھر بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ تیسری بار پوچھا، تب بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں سوچا) ”مجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین بار بڑی عاجزی سے سوال کیا، لیکن تینوں بار آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنا اونٹ تیز کر دیا اور لوگوں سے آگے نکل گیا لیکن اس بات سے ڈرتا رہا کہ میری اس حرکت پر قرآن مجید نازل نہ ہو جائے اتنے میں ایک پکارنے والے نے زور سے (میرا نام) پکارا۔ میں نے دل میں سوچا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل ہونے کا خدشہ صحیح ثابت ہو گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آج رات مجھ پر ایک سورہ نازل کی گئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے 6 ہجری میں آپ ﷺ نے کفار سے حدیبیہ کے مقام پر بعض شرائط کے تحت صلح کی تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان شرائط کی وجہ سے رنجیدہ تھے۔ صلح کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ نازل فرمائی اور اس صلح کو عظیم فتح قرار دیا جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مطمئن ہو گئے۔

○○○

⑩ فَضْلُ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

سورہ واقعہ کی فضیلت

سورہ واقعہ میں بیان کئے گئے قیامت کے ہولناک واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

مسئلہ 160

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑪ فَضْلُ سُورَةِ الْجُمُعَةِ

سورہ جمعہ کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ 161

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑫ فَضْلُ سُورَةِ الْمُنَافِقُونَ

سورہ منافقون کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ 162

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑬ فَضْلُ سُورَةِ الْمُلْكِ

سورہ الملک کی فضیلت

مسئلہ 163 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی تلاوت نہ فرمالیتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : سورہ الم تنزیل کا دوسرا نام سورہ السجدہ ہے۔

مسئلہ 164 سورہ ملک کی روزانہ تلاوت عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُورَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ②

(حسن)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 سورہ ملک قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ③

(صحیح)
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک

① جامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملک (2315/3)

② سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1140

③ جامع الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملک، رقم الحدیث (2316/3)

سورۃ ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سُورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ① (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایک تیس آیات والی سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 سورہ ملک خود پڑھنی چاہئے اپنے بیوی بچوں، حتیٰ کہ اپنے ہمسایوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ أَلَا أَتَحَفُّكَ بِحَدِيثٍ تَفْرَحُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى! قَالَ: اقْرَأْ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ عَلَّمَهَا أَهْلَكَ وَ جَمِيعَ وَلَدِكَ وَ صَبِيَّانِ بَيْتِكَ وَ جِيرَانِكَ فَإِنَّهَا الْمُنْجِيَةُ وَ الْمُجَادِلَةُ تُجَادِلُ أَوْ تُخَاصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّهَا لِقَارِبَتِهَا وَ تَطْلُبُ لَهُ أَنْ يُنْجِيَهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ يُنْجِيَ بِهَا صَاحِبَهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ذِكْرُهُ ابْنُ كَثِيرٍ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا ”کیا میں تجھے ایسی حدیث ہدیہ نہ کروں جس سے تو خوش ہو جائے؟“ اس آدمی نے کہا ”کیوں نہیں، ضرور۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”سورہ تبارک الذی بیدہ الملک خود بھی پڑھو، اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پڑھنا سکھاؤ اس لئے کہ وہ (قیامت کے روز عذاب سے) نجات دلانے والی اور جھگڑا کرنے والی ہے۔ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اپنے رب سے جھگڑا کرے

گی اور اس کے لئے جہنم کے عذاب سے نجات طلب کرے گی نیز سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بھی بچائے گی۔ اسے ابن کثیر نے نقل کیا ہے۔

○○○

⑭ فَضْلُ سُورَةِ الدَّهْرِ

سورہ دھر کی فضیلت

مسئلہ 168

رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورہ السجدہ اور سورہ الدھر تلاوت فرمایا کرتے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر (کی پہلی رکعت) میں سورہ السجدہ اور (دوسری رکعت میں) سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : سورہ الدھر کا دوسرا نام ”سورہ الانسان“ ہے۔

○○○

⑮ فَضْلُ الْمُسَبِّحَاتِ

مسبحات کی فضیلت

مسئلہ 169

رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْفُدَ وَيَقُولَ ((إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

① کتاب الجمعة ، باب ما يقرأ في يوم الجمعة ، رقم الحديث 2031

② ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فيمن قرأ حرفاً من القرآن ماله من الاجر (2333/3)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے ”ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مسحات وہ سورتیں ہیں جو لفظ **مُسْحَاتَان** یا **مُسْحَع** یا **مُسْبَح** سے شروع ہوتی ہیں۔ درج ذیل سورتیں مسحات میں شامل ہیں: ① بنی اسرائیل ② الحدید ③ الحشر ④ القف ⑤ الجمعہ ⑥ التغابن ⑦ الاعلیٰ۔

② مسحات میں سے وہ کون سی آیت ہے جو ایک ہزار آیت سے بہتر ہے؟ اہل علم کے نزدیک وہ آیت اسی طرح مخفی رکھی گئی ہے جس طرح لیلۃ القدر مخفی رکھی گئی ہے یا جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی مخفی رکھی گئی ہے تاکہ لوگ زیادہ اجر و ثواب کے لئے زیادہ محنت کریں۔ واللہ اعلم بالصواب!

○○○

①۶ فَضْلُ سُورَةِ الْمُرْسَلَاتِ

سورہ المرسلات کی فضیلت

مَسْئَلہ 170 سورہ المرسلات میں بیان کئے گئے قیامت کے واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

①۷ فَضْلُ سُورَةِ النَّبَاِ

سورہ النبأ کی فضیلت

مَسْئَلہ 171 سورہ النبأ کی تلاوت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

①۸ فَضْلُ سُورَةِ التَّكْوِيْنِ

سورہ التکویر کی فضیلت

مسئلہ 172 سورہ التکویر کی تلاوت کرنے والا کھلی آنکھوں سے قیامت کی مناظر دیکھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنی آنکھوں سے قیامت کا منظر دیکھنا پسند کرتا ہے اسے سورہ التکویر، سورہ الانفطار اور سورہ الانشقاق کی تلاوت کرنی چاہئے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○○

❶ فَضْلُ سُورَةِ الْإِنْفِطَارِ

سورہ الانفطار کی فضیلت

مسئلہ 173 قیامت کی یاد تازہ کرنے کے لئے سورہ الانفطار کی تلاوت کرنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

❷ فَضْلُ سُورَةِ الْإِنْشِقَاقِ

سورہ الانشقاق کی فضیلت

سورہ الانشقاق کی تلاوت آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے۔

مسئلہ 174

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

②۱ فضائلُ سُورَةِ الْأَعْلَى

سورہ الاعلیٰ کی فضیلت

رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مسئلہ 175

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ اکٹھے آتے تب بھی دونوں نمازوں میں یہی دوسورتیں تلاوت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورہ الکافرون

مسئلہ 176

اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

②۲ فَضْلُ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

سورہ الغاشیہ کی فضیلت

مسئلہ 177 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 175 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

②۳ فضائلُ سُورَةِ الْكَافِرُونَ

سورہ الکافرون کی فضیلت

مسئلہ 178 ایک مرتبہ سورہ الکافرون پڑھنے کا ثواب ایک چوتھائی قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِذَا زُلْزِلَتْ)) تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورہ الاخلاص ایک تہائی کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مذکورہ بالا حدیث میں سورہ زلزال کی فضیلت کا حصہ ضعیف ہے باقی صحیح ہے۔ ملاحظہ ہو صحیح سنن الترمذی،

للالبانی، الجزء الثالث رقم الحدیث 2318

② سورہ کافرون کی تلاوت کرنے سے یقیناً ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب مل جاتا ہے یا سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے سے ایک تہائی قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب مل جاتا ہے، لیکن قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت سے قاری کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً ایمان میں اضافہ ہونا، تقویٰ اور نیکی میں اضافہ ہونا، اللہ کا ڈر پیدا ہونا، جنت کی طلب اور جہنم کی پناہ کی فکر کرنا، مسائل اور احکام سے آگاہ ہونا وغیرہ ان تمام فوائد سے قاری محروم رہتا ہے۔ پس یہ برابری محض اجر و ثواب کے اعتبار سے ہے باقی امور کے اعتبار سے نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 179 سورہ الکافرون، مومن کو شرک سے بری کرنے والی سورت ہے۔

عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، فَقَالَ ((أَقْرَأْ)) ﴿ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز بتائیے جو میں سوتے وقت پڑھوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”﴿ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾“ پڑھو یہ شرک سے بری کرنے والی سورہ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180

فجر کی دو سنتوں میں سورہ الاخلاص اور سورہ الکافرون پڑھنا مستحب ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نِعْمَتِ السُّورَتَانِ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)) ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ وَ ﴿ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ خَزِيمَةَ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی بہترین سورتیں ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ اور ﴿ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ ہیں۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181

سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا زہریلے جانور کے کاٹے کا بہترین علاج ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ ﴿ قُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴾ وَ ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ③

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دوران نماز میں نبی اکرم ﷺ کو بچھونے کاٹ لیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”اللہ لعنت کرے بچھوپریہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔“ پھر آپ ﷺ نے

① ابواب الدعوات ، باب ما جاء فيمن يقرأ القرآن عند المنام و منه ، رقم الحديث (2709/3)

② سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1480

③ سلسلہ احادیث الصحیحہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 548

پانی اور نمک منگوا یا اور (دونوں کو ملا کر کاٹنے کی جگہ پر) ملا اور ساتھ سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ابن ابی شیبہ کی روایت میں سورہ الکافرون کے بجائے سورہ الاخلاص اور معوذتین کا ذکر ہے (ممکن ہے ایک بار سورہ اخلاص پڑھی ہو، دوسری بار سورہ الکافرون پڑھی ہو) اور یہ بھی وضاحت ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک پڑھ کر دم کرتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 182 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَافِ بِسُورَتَيْ الْإِخْلَاصِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ فِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ، دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

②۴ فَضْلُ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

سورہ اخلاص کی فضیلت

① کتاب الحج، باب جاء ما یقرأ فی رکعتی الطواف

② صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1640

مسئلہ 184 سورہ اخلاص پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَحْتِمُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((سَلُّوهُ، لَا يَشَيْءٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ)) فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ لَأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا وہ صاحب جب نماز پڑھاتے تو اپنی قرأت سورہ اخلاص پر ختم کرتے، جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس سے دریافت کرو، وہ ایسا کیوں کرتا رہا؟“ لوگوں نے اس سے دریافت کیا، تو اس نے جواب دیا ”یہ سورہ، رحمن کی صفت بیان کرتی ہے، لہذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔“ (یہ جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے آگاہ کر دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مسئلہ 186 رسول اکرم ﷺ نے روزانہ رات سونے سے پہلے سورہ اخلاص

پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَيَعِجْزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ ((﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تمہارے لئے ممکن نہیں کہ روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ایک تہائی قرآن ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سورہ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب صلاة المسافرين، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، رقم الحديث 1347

② کتاب صلاة المسافرين، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، رقم الحديث 1344

سورہ اخلاص سے محبت اور اس کی کثرت تلاوت جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ : وَمَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ ((الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کے لئے واجب ہوگئی۔“ میں نے عرض کیا ”کیا واجب ہوگئی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنت۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُؤْمِنُهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ ، فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةَ يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا ، افْتَتَحَ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ حَتَّى يَقْرُغَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةِ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا : إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ، ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُعْزِرُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةِ أُخْرَى ، فَأَمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا ، وَإِنَّمَا أَنْ تَدْعُهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةِ أُخْرَى ، قَالَ : مَا أَنَا بِتَارِكِهَا ، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أُوْمَكُم بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا إِنْ يُؤْمِنُهُمْ غَيْرُهُ ، فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ ! مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ؟)) فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أُحِبُّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ حُبَّهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مسجد قباء میں لوگوں کی امامت کرتا تھا وہ جب بھی نماز میں کسی سورہ کی تلاوت کرتا تو پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتا، اس کے بعد کوئی دوسری سورہ تلاوت کرتا ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا لوگوں نے اسے کہا کہ تم پہلے سورہ اخلاص پڑھتے ہو پھر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سورہ نماز کے لئے کافی نہیں اور کوئی دوسری سورہ بعد میں پڑھتے ہو، تمہیں چاہئے کہ یا تو سورہ اخلاص ہی پڑھو یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورہ پڑھ لو۔ اس نے کہا میں سورہ اخلاص کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم پسند کرتے

① ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء في سورة الاخلاص ، رقم الحديث (3220/3)

② ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء في سورة الاخلاص ، رقم الحديث (2323/3)

ہو تو میں تمہاری امامت کراتا ہوں اگر ناپسند کرتے ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ لوگ اس شخص کو اپنے درمیان سب سے زیادہ متقی سمجھتے تھے، لہذا انہوں نے کسی دوسرے کو امام بنانا پسند نہ کیا۔ جب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ”تو نے اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانی اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیوں کرتے رہے؟“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوتا ہے کہ نماز میں سورتوں کی بالترتیب تلاوت کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ 188 دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (صحیح)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾ آخر تک دس بار پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ الاخلاص پڑھ کر داہنی جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ النَّاسَ يَتَسَاءَلُونَ بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقُولُ قَائِلُهُمْ هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتَفَلَّ أَحَدُكُمْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (حسن)

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”ایک وقت آئے گا لوگ ایک دوسرے سے (بہت زیادہ) سوال کریں گے حتیٰ کہ ایک کہنے والا کہے گا

”اچھا مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے، اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟“ جب لوگ ایسی بات کریں تو کہنا ﴿اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ ”اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنم نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔“ پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوک کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 190

بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 182 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 191

تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 192

نماز فجر کی پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور دوسری میں يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 180 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

②۵ فَضْلُ سُورَةِ الْفَلَقِ

سورہ الفلق کی فضیلت

مسئلہ 193

سورہ الفلق اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرَبَنِي سُورَةُ هُودٍ أَقْرَبَنِي سُورَةُ يُوسُفَ فَقَالَ ((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①)

(صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا ”مجھے سورہ ہود اور

سورہ یوسف پڑھائیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کے نزدیک سورہ فلق سے بہتر سورہ تم کوئی نہیں پڑھ سکتے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

○○○

26) فَضْلُ مُعَوِّذَتَيْنِ ①

معوذتین کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔ مسئلہ 194

معوذتین آفاتِ سماوی مثلاً طوفان، زلزلہ، سیلاب، قحط سالی، آندھی مسئلہ 195

اور ژالہ باری وغیرہ سے بھی اللہ کی پناہ مہیا کرتی ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ ، إِذْ عَشِيَّتَنَا رِيحٌ وَظُلُمَةٌ شَدِيدَةٌ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَيَقُولُ ((يَا عُقْبَةُ ! تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِمَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

(صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ (جگہ کا نام) اور ابواء (جگہ کا نام) کے درمیان ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں آندھی اور شدید تاریکی نے آیا۔ رسول اکرم ﷺ نے معوذتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی شروع کر دی اور فرمایا ”اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان سے بہتر کوئی سورت نہیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ ؟)) قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَالَ ((﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ③

(صحیح)

① معوذتین یا معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہیں۔

② مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، کتاب فضائل القرآن ، الفصل الثانی ، رقم الحدیث 2162

③ کتاب الاستعاذۃ ، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین ، باب 1 (5020/3)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ”کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟“ صحابی نے عرض کیا ”کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 196 رسول اکرم ﷺ نے سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد معوذتین پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَعْلِمُكُمْ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ)) قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَأَقْرَأَنِي ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ ((كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَقْرَأُ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتُ وَ قُمْتُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تجھے دو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو ان سب سورتوں سے بہتر ہیں، جنہیں لوگ پڑھتے ہیں؟“ پھر آپ ﷺ نے مجھے ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھائی۔ اتنے میں نماز کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جن میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا ”اے عقبہ! ان سورتوں کی اہمیت سمجھ پائے ہو (یا نہیں)؟“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”جب بھی سونے لگو تو یہ دونوں سورتیں پڑھو اور جب جاگو تب بھی یہ دونوں سورتیں پڑھو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197 رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابو داؤد، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198 انسانوں کی نظر بد اور جن شیطین کے اثرات مثلاً جادو، سایہ جنون، وساوس، حسد اور شیطانی خیالات وغیرہ سے بچنے کے لئے معوذتین سے بڑھ کر موثر کوئی دعا نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَا أَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں ترک کر دیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 199 رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی، جسے پڑھنے کے بعد رسول اکرم ﷺ مکمل طور پر جادو کے اثر سے آزاد ہو گئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 200 معوذتین جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے سب سے بہتر اور موثر دم ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 201 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف آسان ہوگی۔ ان شاء اللہ!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَ أَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءُ بَرَكَتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے

اوپر پھونکتے جب (مرض الموت میں) آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202

معوذتین فضیلت اور اجر و ثواب کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرْ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ؟)) ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ((رَوَاهُ مُسْلِمٌ))
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم نے غور کیا آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی آیات نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



27) فَضْلُ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ ، سُورَةِ الْفَلَقِ ، سُورَةِ النَّاسِ

سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس کی فضیلت

مسئلہ 203

تورات، زبور، انجیل حتی کہ قرآن مجید میں بھی سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس جیسے فضائل کی کوئی دوسری سورت نہیں۔

مسئلہ 204

رسول اکرم ﷺ نے صحابی کو روزانہ رات سوتے وقت سورہ اخلاص، الفلق اور سورہ الناس پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) قَالَ : ثُمَّ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! أَمْلِكْ لِسَانَكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ وَتُسَعِّكَ بَيْتَكَ)) قَالَ : ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ ! أَلَا أَعْلَمُكَ سُورًا مَا

أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهُنَّ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيهَا ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ۞ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ۞ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ۞ رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

(صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے عقبہ! جو قطع رحمی کرے اس سے تو صلہ رحمی کر جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔“ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عقبہ! اپنی زبان کو روک، اپنے گناہوں پر آنسو بہا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہ۔“ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی سورہ نہ سکھاؤں کہ اس جیسی سورہ نہ تورات میں نازل ہوئی ہے نہ زبور میں نہ انجیل میں اور نہ قرآن میں۔ سن! تجھ پر کوئی ایسی رات نہ گزرنے پائے جس میں تو یہ سورتیں نہ پڑھے ① قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ② قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ③ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205

صبح شام تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ سورہ الفلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھنا تمام بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

عَنْ خُبَيْبٍ ۞ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ لِيَصَلِّيَ لَنَا فَأَذَرَ كَنَاهُ فَقَالَ ۞ (أَصَلَيْتُمْ؟) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ ۞ (قُلْ) ۞ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ۞ (قُلْ) ۞ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ۞ (قُلْ) ۞ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۞ ! مَا أَقُولُ؟ قَالَ ۞ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ۞ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۞ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

(حسن)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تا کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہہ“ میں نے جواب

میں کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا ”کہہ“ میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا، پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا ”کہہ“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 206

رات سونے سے قبل سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھنا اور دونوں ہتھیلیوں پر پھونک کر سارے بدن پر پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا آوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمَسُّحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے پھر چہرہ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 207

تمام قسم کے شیطانی شرور و فتن، وساوس اور دیگر مصائب و آلام سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کے لئے سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس سے بہتر کوئی سورت نہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَقُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَاحِلَتَهُ فِي غَزْوَةٍ إِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ أَقُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ : يَا عُقْبَةُ أَقُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ؟ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَرَأَ السُّورَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ ((مَا

(صحیح)

تَعُوذُ بِمِثْلِهِنَّ أَحَدٌ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ^①

حضرت عقبہ بن عامرؓ جہنی رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!“ میں نے کان آپ ﷺ کی طرف لگا دیئے آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!“ میں پوری طرح آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو گیا آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا ”اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہہ!“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ اور آخر تک سورہ پڑھی پھر قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی حتیٰ کہ اسے مکمل کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان تینوں سورتوں سے بہتر کوئی سورہ نہیں پائی گئی جس کے ذریعے پناہ مانگی جاسکے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔



فَضْلُ بَعْضِ آيَاتِ الْقُرْآنِ

بعض قرآنی آیات کی فضیلت

① فَضْلُ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (1:1-7)

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 208 جس کھانے کو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھ کر کھایا جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے۔

﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (78:55)

”تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بڑی برکت والا ہے۔“ (سورہ الرحمن، آیت نمبر 78)

عَنْ وَحْشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟ قَالُوا نَعَمْ! قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

(حسن)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا ”ہاں! یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کھانا اکٹھے کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے میں برکت ڈال دیں گے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 209

جس کھانے سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور برکت اٹھالی جاتی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے پر شیطان کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھانا کھانے سے پہلے صرف ”بسم اللہ“ پڑھا جائے یا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ دونوں طرح درست ہے۔ ان شاء اللہ!

مسئلہ 210 رات سونے سے قبل دروازے بند کرنے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھ لی جائے تو شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔

مسئلہ 211 جس چیز پر ”بسم اللہ“ پڑھ لی جائے شیطان اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(رات سونے سے قبل) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر بند کئے گئے دروازے شیطان کھول نہیں سکتا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 جو کام ”بسم اللہ“ پڑھ کر کئے جائیں وہ شیطاں جنات کے شرور و فتن سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ 213 سونے سے پہلے، گھر کے دروازے بند کرنے سے پہلے، روشنی بجھانے سے پہلے اور برتن ڈھانپنے سے پہلے ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ جُنَحَ اللَّيْلِ فَكْفُوا

صِبْيَانُكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ
وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَاطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ
وَحَمِزْ إِنَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو گھروں میں روک لیا کرو کیونکہ اس وقت شیطان اور جن پھیل جاتے ہیں عشاء سے کچھ دیر بعد بچوں کو چھوڑ دو اور گھر کا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو، چراغ بسم اللہ کہہ کر بجھاؤ، پانی کا برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھانپو اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی ڈھکن نہ ملے تو کوئی چیز آڑی رکھ دو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 گھر سے نکلنے وقت بسم اللہ پڑھنے والے کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مسئلہ 215 گھر سے نکلنے وقت بسم اللہ پڑھنے والے سے شیطان الگ ہو جاتا ہے اور آدمی شیطان کے شرور وقتن سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدَيْتَ وَكُفِّيتَ وَوُقِفْتَ فَيَنْبَغِي لَهُ الشَّيَاطِينُ وَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِّي وَوُقِيَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) (ترجمہ ”اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں ہے۔“ اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے سارے کاموں میں تیری رہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی، کفایت کیا گیا

اور محفوظ کیا گیا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 216 ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہنے سے جن شیاطین بنی آدم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَتَرُوا مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنَّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم (مرد یا عورت) کی شرمگاہ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 بسم اللہ پڑھنے سے انسان شیطان کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ ، قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيَّتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَذْرَكُكُمْ الْمَبِيَّتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَذْرَكُكُمْ الْمَبِيَّتَ وَالْعِشَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اور کھانا کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے ”یہاں تمہارے لئے نہ ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے“ اور جب آدمی اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے ”تمہیں یہاں ٹھکانہ مل گیا“ اور جب آدمی کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے ”تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 ہمبستری سے قبل بسم اللہ پڑھنے والے میاں بیوی کی اولاد کو اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا ارَادَ اَنْ يَّاتِيَ اَهْلَهُ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)) فَانَّهُ اَنْ يَقْدَرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا . مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ ③

① کتاب الجمعة، باب ما ذکر من التسمية عند دخول الخلاء، رقم الحديث (496/1)

② کتاب الاشرية، باب آداب الطعام والشرب، رقم الحديث 5262

③ مختصر صحيح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 828

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس اولاد سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس ہم بستری کے دوران ان کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 ”بسم اللہ“ پڑھنے سے شیطان ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرْتُ ذَابْتَهُ فَقُلْتُ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ يَقُوْتِي وَلَكِنْ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الدُّبَابِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحیح)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اچانک گدھے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا ”ہلاک ہو شیطان!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسے نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو اس سے شیطان کی تعظیم ہوگی اور وہ اکڑ کر گر کے برابر (یعنی خوشی سے پھول کر کپا) ہو جائے گا اور وہ سمجھے گا کہ میرے پاس اسے گرانے کی طاقت ہے اگر بسم اللہ پڑھو گے تو اس سے شیطان حقیر اور ذلیل ہوگا حتیٰ کہ کبھی کے برابر ہو جائے گا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 ناگہانی آفت آنے پر ”بسم اللہ“ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَرَ كُهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا، فَقَاتَلَ طَلْحَةُ: قِتَالُ الْوَاحِدِ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ، فَقَالَ: حَسْبٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعْتُكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (حسن)

① کتاب الادب باب لا یقال خبت نفسی، رقم الحدیث، باب رقم 85، (4168/3)

② کتاب الجہاد، باب ما یقول من یطعنه العدو، رقم الحدیث (2951/2)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غزوہ احد کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ انصاریوں کے ساتھ الگ تھلگ رہ گئے۔ ان میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مشرکوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پلٹتے ہوئے فرمایا ”ان لوگوں سے کون نمٹے گا؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں!“ چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تنہا گیارہ آدمیوں کے برابر قتال کیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر (مشرک کی تلوار کی) ایسی ضرب لگی جس سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کے منہ سے ”سی“ کی آواز نکلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے حتیٰ کہ لوگ بھی دیکھتے۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو (ناکام) پھیر دیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

○○○

② فَضْلُ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (156:2)

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 221 مصیبت اور پریشانی کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَعْتَدُونَ ۝﴾ (157-155:2)

”اور خوشخبری دے دیجئے صبر کرنے والوں کو جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ان کے رب کی طرف سے ان پر بڑا فضل اور بڑی رحمت ہوگی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 155-157)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ اللہ عزوجل کے حکم کردہ کلمات ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا)) ترجمہ: ”ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلہ میں ثواب عطا فرما اور اس (محروم شدہ) سے بہتر چیز عطا فرما۔“ کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز عطا فرماتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

○○○

③ فَضْلُ ﴿وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ﴾..... ﴿(163:2)﴾

”وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 222 وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے گی وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاَيَاتَيْنِ وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ اَلَمْ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے (1) وَاللّٰهُمَّ اِلٰهَ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ”اور تمہارا اللہ تو بس ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 163) (2) اَلَمْ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ ”الف لام میم، کوئی الہ نہیں مگر عمران کی ابتدائی آیت یعنی اَلَمْ ○ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 2 تا 1) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ، زندہ اور تھامنے والا ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 2 تا 1) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”اسم اعظم کے واسطے سے جو دعا مانگی جائے گی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔“ (ابن ماجہ)

○○○

④ **فَضَّلْ رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ.....** ﴿201:2﴾

”رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ.....“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 223 سورہ بقرہ کی مذکورہ دعا بکثرت مانگنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (201:2). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ”یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 201) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑤ **فَضَّلْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ** (255:2)

آیہ الکرسی کی فضیلت

مسئلہ 224 آیہ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیات میں سے اعلیٰ اور افضل آیت ہے۔

عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ : قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ! قَالَ : يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! ((أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ : قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، قَالَ : فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے ابوالمنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا ”اے ابوالمنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب

① کتاب الدعوات ، باب قول النبی ﷺ ﴿رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾ ، رقم الحديث 6389

② کتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الكهف واية الكرسي ، رقم الحديث 1885

اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے۔؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ لا الہ الا ہوا کی القیوم“ (آیت الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر (شاباش دینے کے لئے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا ”ابو المنذر! تجھے علم مبارک ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الْأَسْقَعِ ؓ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيْ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ)) (255:2) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝

حضرت ابن اسقع ؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صفہ (مسجد نبوی سے متصل مہاجرین کی رہائش گاہ) میں تشریف لائے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ بڑی اور عظمت والی آیت کونسی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ لا الہ الا ہوا الْحَيُّ الْقَيُّومُ.....“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 255) (مراد پوری آیت الکرسی ہے) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 225 سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو چوری، ڈاکہ اور دیگر نقصانات سے اس کی حفاظت کرتا ہے نیز شیطان کی بری حرکتوں، مثلاً وساوس، جادو اور خوف وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ : وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَخْتُو مِنِ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ : وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ ، قَالَ : فَخَلَيْتُ عَنْهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! هَيْكَا حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَعِيَالٌ فَارْحَمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، قَالَ ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ)) فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ)) فَجَعَلَ يَخْتُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ ، فَارْحَمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! مَا فَعَلَ

اَسِيرُكَ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، قَالَ ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ)) فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ ، فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَاتٍ أَنْكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ ، قَالَ : دَعْنِي أَعْلَمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا ، قُلْتُ : مَا هُنَّ ؟ قَالَ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ ، قَالَ ((مَا هِيَ ؟)) قُلْتُ : قَالَ لِي : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ قَالَ لِي : لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، وَ كَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تَخَاطَبُ مِنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَاهُ رِيْرَةٌ ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((ذَاكَ شَيْطَانٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے صدقہ فطر کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر فرمایا (اس دوران میں) ایک شخص آیا اور اس نے غلہ سے لپیں بھر بھر کر نکالنی شروع کر دیں، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ”میں تجھے ہر صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔“ وہ کہنے لگا ”میں محتاج آدمی ہوں، بال بچے دار ہوں اور سخت حاجت مند ہوں۔“ (لہذا معاف کر دو) چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ”ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید حاجت کا اظہار کیا اور بال بچوں کا شکوہ کیا، میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خبردار رہنا، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔“ مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور غلے میں سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے کر جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں غریب ہوں، عیالدار ہوں،

آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ”اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید ضرورت کا شکوہ کیا اور عیال داری کا واسطہ دیا، مجھے رحم آ گیا، لہذا میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خبردار رہنا، اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔“ چنانچہ میں تیسری بار اس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور پھر غلہ کے لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا ”یہ تیسری بار ہے اب تو میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا۔ ہر بار تو وعدہ کرتا ہے، نہیں آؤں گا، لیکن پھر آ جاتا ہے۔“ اس نے کہا ”اچھا میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا، لیکن اس کے بدلے مجھے چھوڑ دے۔“ (میں نے پوچھا) ”وہ کلمات کیا ہیں؟“ اس نے کہا ”جب تو (رات کو سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، ایک فرشتہ ساری رات تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئے گا۔“ (یہ سن کر میں نے) اسے پھر چھوڑ دیا۔“ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا ”ابو ہریرہ! کل رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تجھے نفع پہنچائے گا، چنانچہ (اس کے بتانے پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”وہ کلمات کیا ہیں؟“ میں نے عرض کیا ”اس نے بتایا کہ جب تو (رات کو) اپنے بستر پر آئے تو اول سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ رات بھر تیری حفاظت کرے گا اور شیطان بھی تمہارے قریب نہیں آئے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ خیر اور بھلائی کے بہت زیادہ حریص ہوتے تھے (اس لئے آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا بلکہ فرمایا) ”ہاں! اس نے تجھ سے سچی بات کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے، تجھے معلوم ہے تین راتوں سے تیرا واسطہ کس سے رہا ہے؟“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وہ شیطان تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 آیۃ الکرسی شیاطین کے شرور و فتن سے محفوظ رکھنے والی آیت ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ جَرِينٌ تَمَرٌ فَكَانَ يَجْعَلُهُ يَنْقُصُ ، فَحَرَسَهُ لَيْلَةً ، فَإِذَا بِمِثْلِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ : أَجِنِّي أَمْ إِنْسِي؟ فَقَالَ : بَلْ جِنِّي ، فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَدَكَ ، فَأَرَاهُ فَإِذَا يَدُ كَلْبٍ ، وَشَعْرُ كَلْبٍ ، فَقَالَ : هَكَذَا خَلَقَ الْجِنُّ ؟ لَقَدْ عَلِمْتُ الْجِنُّ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ أَشَدُّ مِنِّي ، قَالَ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ نُبْنَا أَنْكَ تُحِبُّ

الصَّدَقَةِ ، فَجِئْنَا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِكَ ، قَالَ : مَا يُجِيرُنَا مِنْكُمْ ؟ قَالَ تَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذَا قَرَأْتَهَا غَدَوَةٌ أُجِرْتَ مِنْهَا حَتَّى تَمْسِيَ وَإِذَا قَرَأْتَهَا حِينَ تَمْسِي أُجِرْتَ مِنْهَا حَتَّى تُصْبِحَ قَالَ أَبِي فَعَلَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ النَّبِيُّ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس بھجوروں کے گودام تھے۔ (ایک روز) انہوں نے بھجوروں میں کچھ کی محسوس کی تو رات کو نگرانی کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک بالغ لڑکے کی عمر جیسا لڑکا آیا اور آ کر سلام کہا۔ ابی بن کعب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا ”جن ہو یا انسان؟“ اس نے جواب دیا ”جن ہوں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”اچھا اپنا ہاتھ دکھاؤ۔“ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دکھا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح کا تھا کتے جیسے بال بھی تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے (تعجب سے) کہا ”کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟“ اس نے جواب دیا ”(ہاں اور) جنوں کو معلوم ہے کہ ان میں میرے جیسا طاقتور کوئی نہیں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”یہاں کیسے آئے ہو؟“ جن نے کہا ”ہمیں پتہ چلا تھا کہ تم صدق کرنا پسند کرتے ہو، لہذا تمہارے کھانے سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”ہمیں (یعنی انسانوں کو) کون سی چیز تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟“ جن نے پوچھا ”کیا سورہ بقرہ سے آیت الکرسی یعنی ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ پڑھ سکتے ہو؟“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! پڑھ سکتا ہوں۔“ جن نے کہا ”جب تو صبح کے وقت اسے پڑھے گا تو شام تک ہم سے پناہ میں آ جائے گا اور جب شام کو پڑھے گا تو صبح تک پناہ میں آ جائے گا۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا ”خبیث نے سچ کہا۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 227 ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَحِلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ❷ (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان موت کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہیں۔“ اسے نسائی نے دن اور رات کے اعمال میں روایت کیا ہے۔

○○○

⑥ فَضْل ﴿أَمِنَ الرَّسُولُ.....﴾ (286-285:2)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

مسئلہ 228 رات سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفْتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے رات کے وقت (سونے سے پہلے) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 229 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر

① کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث 5009

② سورہ بقرہ کی آخری دو آیات یہ ہیں:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ آمِنَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَكُتِبَ وَرُسُلُهُ لَا تَفْرُقَ بَيْنَ أَخِيذٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ① لَا يَكُفُّ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنَّا تَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ②

ترجمہ: رسول اور مومن ایمان لائے اس چیز پر جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان لائے اسے ہمارے رب! ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اسے ہمارے رب! ہمیں تیری ہی (طرف) لوٹ کر آنا ہے (اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی کرے وہ اس کے لئے ہے اور جو برائی کرے تو اس کا وبال اسی پر ہے اسے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی خطا کر بیٹھیں تو ہم سے درگزر فرما۔ ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس طرح کا بوجھ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا اور ہم پر وہ بوجھ بھی نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہمارا مالک ہے پس ہمیں کافروں پر غلبہ نصیب فرما۔

رکھتی ہیں۔

مسئلہ 230 جس گھر میں مسلسل تین رات سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھی جائیں، شیاطین اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلْقِ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَلَا يَقْرَأُ فِي ذَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا لَشَيْطَانٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیات اتاریں جن پر سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے اگر یہ آیات مسلسل تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 231 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عليه السلام قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ ، لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ : هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ ، فَسَلَّمَ وَقَالَ : أَبَشِرْ بَنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک روز جناب جبریل عليه السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی، اپنا سر اٹھایا اور (نبی اکرم ﷺ کو) بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا

① ابواب فضائل القرآن ، باب ماجاء فی سورة البقرة (231/3)

② کتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورة الفاتحة وخواتیم سورة البقرة ، رقم الحدیث 1877

ہے اور کہا ہے آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے (1) فاتحہ الكتاب اور (2) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑦ فَضْل ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (2:3)

”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 232 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 222 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑧ فَضْل ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (190:3-200)

سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت

مسئلہ 233 قیام اللیل کے لئے اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

⑨ فَضْل ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (87:21)

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 234 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پڑھ کر جو دعا

مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ [لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (87:21)] فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت سعد بن ساعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مچھلی والے“ (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی ”تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو“ (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں۔“ کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 87) اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑩ فَضْلُ ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ.....﴾ (3:57)

”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ.....“ کہنے کی فضیلت

شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو سورہ حدید کی درج ذیل آیت تلاوت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 235

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (3:57). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب تو اپنے دل میں کھٹکا محسوس کرے تو یہ آیت تلاوت کر ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ ”وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر اور باطن ہے اور وہی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“ (سورہ الحدید، آیت نمبر 3) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

○○○

فَضْلُ بَعْضِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ بعض قرآنی کلمات کے فضائل

① فَضْلُ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ ① (35:37)

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے کی فضیلت

مَسْئَلہ 236 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اس حال میں مرے کہ اسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا علم (یقین) ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 237 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار قیامت کے روز شفاعت کا باعث ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْعِدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچے دل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا) جی جان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کیا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 238 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کثرت سے وظیفہ اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ ہے۔

① (19:49)

② کتاب الایمان ، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة ، رقم الحدیث 136

③ کتاب العلم ، باب الحرص علی الحدیث ، رقم الحدیث 99

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بندہ سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 239 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے افضل ذکر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الشُّكْرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین شکر الحمد للہ ہے۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 240 ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَلِيلًا أَسْرَى بَنِي فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ﷺ ! أَقْرَى أُمْتِكَ مِثْنِي السَّلَامَ وَ أَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةٌ التُّرْبَةُ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ أَنَّهَا قِيَعَانُ وَ أَنَّ غُرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات حضرت ابراہیم عليه السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچانا اور انہیں بتانا جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا شہر آور ہے اس کی جگہ خالی ہے اور اس میں درخت لگانا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2839

② سلسلہ الاحادیث الصحیحہ، للالبانی الجزء الثالث، رقم الحديث 1497

③ ابواب الدعوات، باب فی ان غراس الجنة: سبحان الله الحمد لله (2755/3)

وضاحت : امت محمدیہ ﷺ کے ہر فرد کو یہ حدیث پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب میں علیہ السلام کہنا چاہئے۔

مسئلہ 241 موت کے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والا جنتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

(صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لا الہ الا اللہ ہوں گے وہ جنت میں جائے گا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

○○○

② فَضْلُ ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ﴾ (22:21)

”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے کی فضیلت ❶

مسئلہ 242 سوبار ”سبحان اللہ“ کہنے سے ایک ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

عَنْ سَعْدِ ؓ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((اَيَعْزُؤُاْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ ((يَسْبِيحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتَبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَيَحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو؟“ کسی صحابی نے عرض کیا ”(یا رسول اللہ ﷺ!) ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر کوئی شخص سوبار سبحان اللہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 243 ”سبحان اللہ“ کا ایک مختصر وظیفہ جو اجر و ثواب میں طویل وظیفوں سے

❶ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 3673

❷ بعض دوسرے مقامات پر ہیں 68:28 — 8:27 وغیرہ

❸ کتاب الذکر والدعا، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعا، رقم الحدیث 6853

افضل ہے۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدَهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الْبَنِيِّ فَارْقُتْكِ عَلَيْهَا)) قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ [سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ]) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا) نماز کی جگہ پر بیٹھی (وظیفہ کر رہی) تھیں۔ رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک (اپنے مصلے پر) بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جویریہ جب سے میں (مسجد) گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وظیفہ کر رہی) ہو؟“ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں وہ کلمے یہ ہیں ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)) ”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ)) ”اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ)) ”اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔“ ((سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) ”اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 244 ”الحمد للہ“ کے ساتھ ”سبحان اللہ“ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کونیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ
النَّاسِ يَغْدُوا فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا ۝ (رواهُ مُسْلِمٌ ۝)

حضرت مالک اشعری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت نصف ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صدقہ دلیل اور صبر روشنی ہے قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کر کے) آزاد کرالیتا ہے (یا گناہ کر کے) ہلاک کر لیتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

مسئلہ 245

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



③ فَضْلُ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ (45:6)

”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہنے کی فضیلت ۝

ایک دفعہ الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

مسئلہ 246

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ کے ساتھ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

مسئلہ 247

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سب سے بہتر کلمہ الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔

مسئلہ 248

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 239 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 249 نابالغ اولاد کی وفات پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَكَيْتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ! فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فَوَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ (صحیح)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں ”کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟“ فرشتے کہتے ہیں ”ہاں!“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں ”ہاں!“ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”میرے بندے نے کیا کہا؟“ فرشتے کہتے ہیں ”اس نے الْحَمْدُ لِلَّهِ کہا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ”میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 250 ایک مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

○○○

④ فَضْلُ ﴿ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (78:55)

”ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کہنے کی فضیلت

دعائے مانگنے سے پہلے ”ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کہنا قبولیت دعا کا

مسئلہ 251

باعث ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الطُّوبَىٰ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(دعا کرتے ہوئے) یا ذا الجلال والاكرام کے الفاظ لازم پکڑو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

○○○

⑤ فَضْلُ ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (173:3)

”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ کہنے کی فضیلت

مشئلہ 252 شہید رنج و غم اور مصیبت میں یہ کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کر دیتے ہیں۔

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ الْقَيْ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَرَأَوْهُمْ أَيَّمَانًا وَقَالُوا ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (173:3) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت انہوں نے ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ کہا اور محمد ﷺ نے بھی اس وقت ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ کہا جب (بعض) لوگوں نے اہل ایمان سے کہا ”بے شک لوگوں نے تمہارے خلاف ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے، لہذا ان سے ڈرو۔“ یہ سن کر ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 173) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جنگ احد کے بعد ابوسفیان نے مسلمانوں کو چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال میدان بدر میں ہمارا مقابلہ ہوگا لیکن اس سال مکہ میں قیام تھا۔ ابوسفیان نے جنگ سے بچنے کے لئے خفیہ تدبیر چلی۔ ایک آدمی کو مدینہ منورہ بھیجا جس نے افواہیں پھیلائی شروع کر دیں کہ قریش نے مکہ میں بڑا بھاری لشکر جمع کیا ہے جس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے جب مسلمانوں کو بدر چلنے کا حکم دیا تو بعض مسلمانوں نے ان افواہوں کی وجہ سے کمزوری دکھائی تو آپ ﷺ نے اعلان عام فرمادیا اگر کوئی نہ گیا تو میں اکیلا جاؤں گا۔ اس پر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمت دی اور انہوں نے جواب دیا ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ میدان بدر میں تشریف لے گئے۔ ابوسفیان کو سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوئی وہ دو ہزار کے لشکر کے ساتھ راستہ سے ہی واپس پلٹ گیا۔

① سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2797

② کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ﴾، رقم الحدیث 4563

الْقُرْآنُ شِفَاءٌ

قرآن مجید شفاء ہے

مَسْئَلہ 253

قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت نفاق، حسد، بغض، لالچ، بخل، شکوک و شبہات اور وساوس جیسی بیماریوں سے شفا بخشتی ہے۔

﴿يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكُفُّهُمْ مُوَعِّظَةٌ مِّن رَّبِّكَمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (57:10)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت آچکی ہے جس میں دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہے اور وہ نصیحت اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

”ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَ شِفَاءٌ ۝﴾ (44:41)

”(اے محمد ﷺ!) کہو! یہ قرآن اہل ایمان کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔“ (سورہ حم السجده، آیت نمبر 44)

نمبر (44)

مَسْئَلہ 254

قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت، دل کی پریشانی، اضطراب، خوف، گھبراہٹ اور بے چینی جیسی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ ○ (28:13)

”خبردار ہو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔“ (سورہ الرعد، آیت نمبر 28)

مسئلہ 255 وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین مرتبہ تھوکننا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 189 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 256 انسانوں کی نظر بد اور شیاطین جنات کے شرور و فتن سے بچنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 198 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 257 سورہ بقرہ کی تلاوت جادو سے محفوظ رہنے اور جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 258 سورہ بقرہ کی تلاوت (یا سماعت) جنات شیاطین کے اثرات ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 259 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر رکھتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 229 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 260 معوذتین کا دم جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے بہت ہی موثر علاج ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَأْمَنُهُ

فَعَقَّدَ لَهُ عَقْدًا فَوَضَعَهُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَكَى لِذَلِكَ أَيَّامًا وَفِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَاتَاهُ مَلَكَانِ يُعَوِّذَانِهِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اتَدْرِى مَا وَجَعَهُ ؟ قَالَ فَلَانُ الَّذِي كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقْدَ لَهُ عَقْدًا فَالْقَاهُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَوْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَجُلًا وَآخَذَ مِنْهُ الْعَقْدَ لَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اصْفَرَّ فَاتَاهُ جَبْرِيلُ عليه السلام فَنَزَلَ عَلَيْهِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقَالَ : إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ وَالسَّحَرُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ قَالَ : قَبِعْتُ رَجُلًا وَفِي طَرِيقِ أُخْرَى قَبِعْتُ عَلِيًّا عليه السلام فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اصْفَرَّ فَآخَذَ الْعَقْدَ فَجَاءَ بِهَا فَاَمَرَهُ أَنْ يَحِلَّ الْعَقْدَ وَيَقْرَأَ آيَةَ فَحَلَّهَا فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَيَحِلُّ فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عَقْدَةً وَجَدَ لِذَلِكَ خِفَّةً فَبَرَأَ وَفِي الطَّرِيقِ الْأُخْرَى فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عَقَالٍ وَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذَلِكَ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا مِنْهُ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ قَطُّ حَتَّى مَاتَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

(صحیح)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اکرم ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا جس پر آپ ﷺ کو بہت اعتماد تھا اس نے آپ ﷺ کے لئے (دھاگوں میں) گرہیں لگائیں (یعنی جادو کیا) اور اسے ایک انصاری کے کنوئیں میں ڈال دیا۔ اس جادو کے اثر سے آپ ﷺ کو تکلیف رہنے لگی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ ماہ کی مدت کا ذکر ہے) آپ ﷺ کے پاس عیادت کے لئے دو فرشتے (آدی کی شکل میں) حاضر ہوئے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کو کیا تکلیف ہے؟“ دوسرے نے جواب دیا ”فلاں شخص جو آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا اس نے آپ ﷺ پر گرہیں باندھ کر جادو کیا ہے اور فلاں انصاری کے کنوئیں میں (اشیاء) ڈالی ہیں اگر آپ ﷺ کسی آدی کو بھیجیں جو گرہ شدہ دھاگے وہاں سے نکالے تو (جادو کے اثر سے) وہ اس کنوئیں کا پانی زرد پائے گا (اس کے بعد) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی اور بتایا کہ یہودیوں میں سے ایک آدی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے جو فلاں کنوئیں میں ہے

آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی زرد ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ گرہ شدہ دھاگے لے کر آئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو گرہ کھولنے اور معوذتین کی آیات پڑھنے کی ہدایت کی آپ ﷺ آیات پڑھتے جاتے اور گرہ کھولتے جاتے حتیٰ کہ ساری گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ بالکل شفا یاب ہو گئے دوسری روایت میں ہے کہ گویا آپ ﷺ باندھے گئے تھے اور (معوذتین پڑھنے کے بعد) آزاد ہو گئے ہیں اس واقعہ کے بعد وہ شخص (جادو کرنے والا) آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اس کی موت تک اس سے بدلہ لیا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 261 بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت ”بسم اللہ“ کہنا بنی آدم کو شرمگاہ کے فتنوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 262 جنون اور مرگی جیسی بیماریوں میں صبح وشام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 140 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 263 زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج سورہ فاتحہ کے دم سے کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 139 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 264 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا بھی زہریلے جانور کے کاٹے کا اکسیر علاج ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 265 برائے خواب کے شر سے بچنے کے لئے تعوذ کی آیت پڑھنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلْرُّوْنَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالرُّوْنَا

الشَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبَشِّرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جو شخص ایسا خواب دیکھے جس میں وہ کوئی بری چیز محسوس کرے تو (جاگنے کے بعد) تین بار بائیں جانب تھو کے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو برا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اسے چاہئے کہ برا خواب کسی کو نہ بتائے اور اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسے خوش ہونا چاہئے اور اپنے خیر خواہ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانا چاہئے۔“ (تاکہ کوئی حسد نہ کرے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قرآن مجید میں تعوذ کی آیت درج ذیل ہے۔ رَبِّ اغْوْذُ بِكَ مِنَ هَظْمَاتِ الشَّيَاطِينِ ○ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يُخْضِرُوْنِ ○ ”اے میرے رب! میں شیطان کی اکساہٹ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

② مذکورہ آیت کے علاوہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لینا بھی درست ہے۔

مسئلہ 266 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف میں کمی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 201 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

الْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قرآن مجید اور محمد رسول اللہ ﷺ

مسئلہ 267 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

(صحیح)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آرہی تھی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 268 دوران ہجرت سراقہ بن جشم کے تعاقب کے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ..... حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تَقَرَّبَ بِيْ حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرْتُ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِيْ إِلَى كِنَانَتِيْ فَأَسْتَحَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَأَسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضْرُهُمْ أَمْ لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِيْ أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصِيْتُ الْأَزْلَامَ تَقَرَّبَ بِيْ حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ ﷺ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (دوران ہجرت سراقہ بن جشم اپنے تعاقب کا واقعہ بیان

❶ کتاب الصلاة باب البكاء في الصلاة (799/1)

❷ کتاب المناقب الانصار، باب هجرة النبي ﷺ و اصحابه، رقم الحديث 3906

کرتے ہوئے کہتا ہے) میں نے گھوڑا لیا اس پر سوار ہوا اور سر پٹ دوڑانے لگا حتیٰ کہ میں ان کے (یعنی نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما) کے قریب پہنچ گیا اچانک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا، میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے تیر لیا اور فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ فال میری مرضی کے برعکس تھی لہذا میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی خلاف ورزی کرنے لگا پھر میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی رسول اکرم ﷺ (تلاوت میں مشغول تھے اور) ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار (بے چینی سے) ادھر ادھر دیکھتے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 269 دوران سفر بھی آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 270 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل، سورہ السجدہ، سورہ الزمر، سورہ ملک، مسجات، سورہ اخلاص، سورہ الفلق، سورہ الناس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : احادیث بالترتیب مسئلہ 152/163/169/205 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 271 رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں ہر سال قرآن مجید جبریل امین علیہ السلام کو سنایا کرتے تھے، سال وفات آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن مجید سنایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن

پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ ﷺ دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 272 قیام اللیل کے دوران میں آپ ﷺ سورہ مائدہ کی ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے حتیٰ کہ فجر ہو گئی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ ﴿ إِنَّ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (5:118). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (حسن)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کردی وہ آیت یہ تھی ﴿ إِنَّ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (5:118) ترجمہ: ”اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔“ (سورہ مائدہ، آیت 118) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 273 آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قُلْتُ : اقْرَأْ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أَنْزَلَ ؟ قَالَ ((فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ (4:41) قَالَ : أَمْسِكْ)) فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ”مجھے قرآن سناؤ۔“ میں نے عرض کیا ”کیا میں آپ کو سناؤں، حالانکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں دوسروں سے قرآن مجید سننا پسند کرتا ہوں۔“ میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورہ نساء پڑھنی شروع کی۔

جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدٌ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (41:4) ترجمہ: ”کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اس امت پر گواہی دینے کے لئے آپ کو لائیں گے۔“ (سورہ نساء، آیت 41) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”عبداللہ! بس کرو۔“ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 رسول اکرم ﷺ تلاوت قرآن میں سب سے زیادہ خوش الحان تھے۔
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالْتَيْنِ وَالزُّبُنُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ تین پڑھتے ہوئے سنا ہے میں نے ایسا خوش الحان کسی کو نہیں پایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوبصورت آوازوں میں تلاوت قرآن سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوتے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 287-292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 276 قیامت کے ذکر والی سورتوں نے آپ ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں لمبی قراءت فرماتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سو ج جاتے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اتَّكَلَفُ هَذَا

وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ ﴿أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا﴾ ۝ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝
 حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی (جس میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ) آپ ﷺ کے قدم مبارک سوچ گئے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا ”آپ ﷺ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف فرمادیئے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ 278 قیام اللیل کی ایک ہی رکعت میں رسول اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ، سورہ نساء اور سورہ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

عَنْ حَدِيثِهِ ۝ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ سو آیات کے بعد رکوع کریں گے لیکن آپ مسلسل ﷺ پڑھتے گئے میں نے سوچا آپ ﷺ پوری سورت دو رکعتوں میں پڑھیں گے لیکن آپ ﷺ پڑھتے گئے میں نے سوچا اب آپ ﷺ سورت مکمل کر کے رکوع کریں گے لیکن آپ ﷺ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اسے مکمل کیا اور پھر سورہ آل عمران شروع کر دی اور اسے بھی مکمل کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 قیام اللیل میں رسول اکرم ﷺ کی طویل قراءت اور صحابی کی تھکاوٹ۔
 عَنْ أَبِي وَائِلٍ ۝ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قَالَ : قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝
 حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے (ایک رات) رسول اللہ

① کتاب صفات المنافقین واحکامہم باب اکتار الاعمال والاجتهاد فی العبادۃ، رقم الحدیث 7125

② کتاب صلاة المسافرين باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل، رقم الحدیث 1814

③ کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل، رقم الحدیث 1815

ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی آپ ﷺ نے اتنی لمبی قراءت فرمائی کہ میں نے ایک بری حرکت کرنے کا ارادہ کیا حضرت ابو اؤل نے پوچھا ”عبداللہ ﷺ! کس بات کا ارادہ کیا؟“ حضرت عبداللہ ﷺ نے جواب دیا ”میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 280

رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو کم عمر ہونے کے باوجود محض اس لئے طائف کا گورنر بنایا کہ انہیں وفد کے باقی ارکان میں سے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَصْغَرُ السِّنِّ الَّذِينَ وَقَفُوا عَلَيْهِ مِنْ ثَقِيفٍ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْقُرْآنَ يَنْفَلِتُ مِنِّي فَوْضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ يَا شَيْطَانُ! أَخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا أُرِيدُ حِفْظَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ① (صحیح)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (طائف کا) گورنر مقرر فرمایا حالانکہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ثقیف کے چھ افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے سورہ البقرہ آتی تھی میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن بھول جاتا ہے۔“ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ”اے شیطان! عثمان کے دل سے نکل جا۔“ اس کے بعد جب بھی میں نے کوئی چیز یاد کرنا چاہی کبھی نہیں بھولی۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281

رسول اکرم ﷺ نے یمن کے دونوں حصوں کا گورنر دوایسے صحابہ کو بنایا جو قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الْقُرْآنُ وَالصَّحَابَةُ

قرآن مجید اور صحابہ کرام

مسئلہ 282 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر رقت آمیز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے کہ مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

مسئلہ 283 قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو بہے اختیار رہنے لگتے۔

مسئلہ 284 تلاوت قرآن کی خاطر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کافر کی امان واپس کر دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ ۖ مَهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكَ الْعِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ ۖ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ۖ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَإِنْ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ۖ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَقْرِى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، أَرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ فُطَافَ ابْنِ الدَّغْنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ ۖ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكُلَّ، وَيَقْرِى الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجَوَابِ ابْنِ الدَّغْنَةِ وَقَالُوا لَا بَيْنَ

الدَّغْنَةُ مُرَّ آبٍ بَكْرٍ ۖ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهِ فَإِنَّا نَحْشَىٰ أَنْ يَقْتِنَ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ ۖ فَلَبِثَ آبَا بَكْرٍ ۖ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ ۖ فَأَبْتَنِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقُصُفُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاءُ هُمْ يَعْبُجُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْرَعُ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجْرْنَا آبَا بَكْرٍ ۖ بِجَوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَأَبْتَنِي مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ حَشِينَا أَنْ يَقْتِنَ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ وَإِنْ أَبَى الْأَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَاسْئَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقَرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ ۖ لَا سَتَعْلَانُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَاتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ۖ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فِيمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنَّي أَخْفَرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ۖ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب مسلمانوں کو (قریش مکہ کی طرف سے) سخت تکلیفیں دی جانے لگیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ کے لئے مکہ سے نکلے جب برک الغنم (جگہ کا نام) پہنچے تو قارہ قبیلہ کے سردار ابن دغنه سے ملاقات ہو گئی اس نے پوچھا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ! کہاں جا رہے ہو؟“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے میں کسی دوسرے ملک جا رہا ہوں تاکہ اپنے رب کی عبادت کر سکوں۔“ ابن دغنه نے کہا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ! تجھ جیسا (شریف) آدمی نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے تم بے سہاروں کو سہارا دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، دوسروں کا بوجھ یعنی (قرض) اپنے سر لیتے ہو، مہمان کی عزت کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی حمایت کرتے ہو لہذا میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے

رب کی عبادت کرو۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابن دغنه کے کہنے پر مکہ واپس تشریف لے آئے۔ شام کے وقت ابن دغنه حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریشی سرداروں کے پاس گیا اور کہا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی (از خود) کبھی نہیں نکلتا نہ نکالا جاتا ہے کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالنا چاہتے ہو جو بے سہاروں کا سہارا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، دوسروں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور معاملات میں حق کی حمایت کرتا ہے؟“ قریش نے ابن دغنه کی امان تو رد نہ کی البتہ یہ کہا ”ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تاکید کر دو کہ اپنے گھر میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے، نماز پڑھے، قرآن پڑھے جتنا چاہے لیکن ہمیں ان باتوں سے اذیت نہ پہنچائے اور نہ ہی علانیہ یہ کام کرے اس کے علانیہ کام کرنے سے ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے فتنے میں پڑ جائیں گے۔“ ابن دغنه نے یہ ساری باتیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس شرط پر مکہ میں قیام پذیر ہوئے کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کریں گے، نماز علانیہ نہیں پڑھیں گے اور نہ اپنے گھر سے باہر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے پھر اچانک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کے بچے اور عورتیں اکٹھے ہو جاتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تلاوت سن کر حیران ہوتے اور مسلسل ان کی طرف دیکھتے رہتے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (اللہ کے ڈر سے) بہت زیادہ رونے والے تھے جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یہ صورت حال دیکھ کر قریش نے ابن دغنه کو بلا بھیجا وہ آیا تو قریشی سرداروں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے تیری امان اس شرط پر قبول کی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے گا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی ہے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے اور اس میں علانیہ نماز پڑھتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے گمراہ ہو جائیں گے لہذا تم ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روکو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر رہ کر اپنے رب کی عبادت کرے، لیکن اگر وہ نہ مانے اور علانیہ عبادت کرنے پر اصرار کرے تو پھر اس سے اپنی امان واپس لے لو ہم تمہاری امان نہیں توڑنا چاہتے لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ کی علانیہ عبادت ہمیں کسی صورت برداشت نہیں ہے۔“ چنانچہ ابن دغنه حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ”ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے تمہارے معاملے میں قریشی سرداروں سے جو شرط طے کی تھی وہ تجھے معلوم ہے یا تو اس شرط پر قائم رہو یا میری امان واپس کر دو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں میں نے جس کو امان دی تھی وہ توڑی گئی ہے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی

ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 285 حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اتر آئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 126 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 286 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھتے رہتے، جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پہلی رات سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر تلاوت فرماتے۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ : وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسْرًا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشْرًا وَلَا تُنْفِرَا، فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا عَبْدَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : قَائِمًا وَقَاعِدًا أَوْ عَلَى رَاحِلَتِي اتَّفَقُوهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَنْتَ يَا مُعَاذُ رضی اللہ عنہ ؟ قَالَ : أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَاحْتَسِبُ نَوْمِي كَمَا احْتَسِبُ قَوْمِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ یمن کے دو حصے ہیں، دونوں کو ایک ایک حصہ کا گورنر بنایا اور نصیحت فرمائی ”لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، مشکل پیدا نہ کرنا، خوش کرنا، نفرت نہ دلانا۔“ اس کے بعد دونوں حضرات کام پر روانہ ہو گئے۔ (ایک ملاقات میں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا نام ہے) سے پوچھا ”آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا ”کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور اپنی سواری پر میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔“ پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ سے پوچھا ”معاذ رضی اللہ عنہ! تم کیسے پڑھتے ہو؟“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور کچھ نیند پوری کر کے اٹھ جاتا ہوں اور پھر قرآن کی اتنی تلاوت کرتا ہوں جتنی اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی

ہے میں جس طرح ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں اسی طرح ثواب کی نیت سے سوتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کے دو حصوں پر الگ الگ گورنر بنا کر بھیجا تھا۔ اسی عہد گورنری کے دوران ایک ملاقات میں یہ گفتگو ہوئی۔ (بخاری)

مسئلہ 287

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خوبصورت آواز میں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

عَنْ أَبِي مُوسَى ۖ عَنِ النَّبِيِّ ۖ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى ۖ لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ ۖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (ان کی قراءت سن کر) فرمایا ”اے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ! تجھے تو لجن داؤدی کا سا لحن عطا کیا گیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 288

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان قرآن مجید کے عالم تھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ ۖ وَ مَشَاوَرَتِهِ كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ شَبَابًا ۖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (امور مملکت چلانے کے لئے)

بیٹھنے والے اور مشورہ دینے والے تمام (حضرات) قرآن مجید کے قاری ہوتے، خواہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے۔

مسئلہ 289

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو قرآن مجید سننے سنانے کا شوق فرماتے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ ۖ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ ۖ فَجَاءَ خَبَابٌ ۖ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ۖ أَيْسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَأُوا كَمَا تَقْرَأُ؟ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ

① ابواب المناقب باب مناقب ابو موسیٰ الاشعری (3029/3)

② کتاب التفسیر، باب تفسیر سورة الاعراف، باب حذ الغفو، رقم الحدیث 4642

أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ : أَجَلَ قَالَ إِقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ ؓ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ؓ : كَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرُؤُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ تشریف لائے کہنے لگے ”اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ! (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا یہ لوگ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) بھی تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! اگر تم کہو تو میں ان میں سے کسی کو کہوں کہ وہ تمہیں قرآن سنائے؟“ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! کہو“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے کہا ”پڑھو!“ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی پچاس آیات تلاوت کیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”کہو کیسی قراءت ہے؟“ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ”خوب!“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”جس طرح میں پڑھتا ہوں، علقمہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 290 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تلاوت قرآن سے لگاؤ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ رِغْلًا وَذَكَوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَذْوٍ فَأَمَدَهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَخْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحيان نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہی آپ ﷺ نے ستر انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی مدد کے لئے روانہ فرمایا ہم ان (ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو اس وقت قاری کہتے تھے یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے (تاکہ فروخت کر کے گزر بسر کر سکیں) اور رات کو نماز پڑھتے (نماز میں تلاوت قرآن، عام تلاوت سے افضل ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز تلاوت سن کر آپ ﷺ

① کتاب المغازی، باب قدوم الاشرعین و اهل الیمن، رقم الحدیث 4391

② کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بنر معولہ، رقم الحدیث 4090

نے ان کی تحسین فرمائی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ ((مَنْ هَذَا؟)) فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ ((لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))
(حسن) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک آدمی کی قراءت سنی تو فرمایا ”یہ کون ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا ”عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ لحن داؤدی سے نوازا گیا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی وجد آفریں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَبْطَأْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ؟ قُلْتُ كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَصَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى اسْتَمَعَ لَهُ ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ هَذَا سَالِمٌ رضی اللہ عنہ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ رضی اللہ عنہ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هَذَا.
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں، میں ایک رات عشاء کے بعد دیر سے گھر پہنچی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کہاں تھی؟“ میں نے عرض کیا ”آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی میں نے اس جیسی قراءت کبھی نہیں سنی۔ آپ ﷺ بھی (تلاوت سننے کے لئے) کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑی ہو گئی۔ دونوں غور سے تلاوت سنتے رہے پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ”یہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسے (خوش الحان) آدمی پیدا کئے ہیں۔ اسے

❶ کتاب اقامة الصلوات والسننہ فیہا باب فی حسن الصوت بالقرآن ، رقم الحدیث (1102/1)

❷ کتاب اقامة الصلوات والسننہ فیہا باب فیہما حسن الصوت بالقرآن (1100/1)

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 293 نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تحفیز قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُهُ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَخْشَى أَنْ يَطُولَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَأَنْ تَمَلَّ فَقَرَأَهُ فِي شَهْرٍ)) فَقُلْتُ دَعْنِي أَسْتَمِعُ مِنْ قُرْآنِي وَشَبَابِي قَالَ ((أَفَقَرَأَهُ فِي عَشْرَةِ)) قُلْتُ : دَعْنِي أَسْتَمِعُ مِنْ قُرْآنِي وَشَبَابِي قَالَ ((فَقَرَأَهُ فِي سَبْعٍ)) قُلْتُ دَعْنِي أَسْتَمِعُ مِنْ قُرْآنِي وَشَبَابِي فَأَبَى . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور رات بھر میں اسے ختم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے خدشہ ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہوگی اور تم تھک جاؤ گے لہذا ایک ماہ میں ختم کیا کرو۔“ میں نے عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا! دس دن میں ختم کر لیا کرو۔“ میں نے پھر عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا! سات دن میں ختم کر لیا کرو۔“ میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرمادیں۔“ آپ ﷺ نے اس سے زیادہ پڑھنے سے منع فرمادیا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 294 وفد طائف میں نوجوان صحابی حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو مکمل سورۃ البقرہ یاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں گورنر نامزد فرمادیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 280 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 295 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر سات دنوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

عَنْ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تُحَرِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثَ وَخَمْسَ وَسَبْعٍ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفْصَلِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

❶ کتاب اقامۃ الصلوات ، باب فی کم یتستحب ینتہم القرآن (1106/1)

❷ کتاب اقامۃ الصلوات ، باب فی کم یتستحب ینتہم القرآن (1105/1)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا ”آپ لوگ کس طرح قرآن ختم کرتے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا ”پہلے دن تین سورتیں، دوسرے دن پانچ سورتیں، تیسرے دن سات سورتیں، چوتھے دن نو سورتیں، پانچویں دن گیارہ سورتیں، چھٹے دن تیرہ سورتیں، اور ساتویں روز آخری منزل (حزب المفصل) (یعنی سات دنوں میں پورا قرآن ختم کرتے تھے) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب جبرائیل علیہ السلام کے لہجے میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۝
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مبارک باد دی اور بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص قرآن مجید کو اسی عمدہ طریقے سے تلاوت کرنا چاہے جس طریقہ سے وہ نازل ہوا ہے، تو اسے چاہئے کہ ام عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) جیسی قراءت کرے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں سورہ نساء تلاوت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا ”اللہ سے دعا کر، دیا جائے گا۔“ اس کے بعد وہ الفاظ ارشاد فرمائے، جو مذکورہ حدیث میں ہیں۔ (مسند احمد)

مسئلہ 297 سورہ المرسلات نازل ہونے کے فوراً بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی اور یاد کر لی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَ الْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذَا خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ أَقْتُلُوهَا)) قَالَ : فَأَبْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقْتَنَا قَالَ : فَقَالَ وَكَيْتَ شَرُّكُمْ كَمَا وَكَيْتُمْ شَرَّهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (منیٰ کے) ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ پر سورہ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر اسے یاد کر لیا۔ آپ ﷺ سورہ المرسلات کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک سانپ اپنی بل سے نکلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے مار ڈالو۔“ ہم اسے مارنے لگے تو وہ بل میں گھس گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”چلو وہ تمہارے حملہ سے بچ گیا تم اس کے حملہ سے بچ گئے۔“ (یعنی اللہ کا شکر ادا کرو) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگیاں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ۞ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ۞ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ۞ وَسَالِمٍ ۞ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۞ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ ۞ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو ❶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ❷ حضرت سالم رضی اللہ عنہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) ❸ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ❹ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آیت عذاب کی تلاوت۔

قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۞ سُورَةَ الطُّورِ حَتَّى قَوْلَهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ (7:52) فَبَكَى وَاشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى مَرَضَ وَعَادُوهُ ❶
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے ”بے شک

❶ کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ المرسلات، رقم الحدیث (4931)

❷ کتاب فضائل القرآن، باب القرآن من اصحاب النبی ﷺ، رقم الحدیث 4999

❸ الجواب الکافی، رقم الصفیحہ 771

تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔“ (سورہ طور، آیت نمبر 7) تو رونے لگے، بہت روئے حتیٰ کہ بیمار پڑ گئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لئے آنے لگے۔

مسئلہ 300 سورہ مریم کی ایک آیت یاد آنے پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہو گئی۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ وَاضِعًا رَأْسَهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ فَبَكَى فَبَكَتْ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : مَا يَكِيكَ ؟ قَالَتْ : زَأَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَتْ ، قَالَ : إِنِّي ذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَ إِنَّ مِنْكُمْ لَأَ وَارِدُهَا ﴾ (71:19) فَلَا أَذْرَى النَّجْوَا مِنْهَا أَمْ لَا ؟ ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيرٍ ①

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رونے لگے۔ بیوی صاحبہ بھی رونے لگیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”تم کیوں رورہی ہو؟“ بیوی صاحبہ نے کہا ”میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”مجھے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد یاد آ گیا“ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 71) اور مجھے معلوم نہیں کہ میں جہنم سے نجات پاؤں گا یا نہیں؟“ ابن کثیر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 301 خواتین میں سماعت قرآن کا شوق۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى غَرْيَتِي . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب فرماتی ہیں ”کہ میں رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنا کرتی تھی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 302 حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے خطبہ جمعہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ ق

① تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ مریم

② کتاب إقامة الصلاة باب ما جاء في القرآن في صلاة الليل (1109/1)

سن کر زبانی یاد کر لی۔

عَنِ امِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنْتِ النُّعْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا أَخَذْتُ قَ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرُؤُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ”میں نے سورہ ق رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی آپ ﷺ یہ سورہ ہر جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 303 خواتین کا شوق تحفیظ و تلاوت قرآن۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ غُرْفًا فَقَالَتْ : يَا بَنِي لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَةِ تِكْ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لَا خَيْرَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورہ المرسلات پڑھتے سنی تو کہنے لگی ”بیٹا! تو نے یہ قراءت کر کے مجھے (بھولی ہوئی سورت) یاد دلادی ہے یہی وہ سورت ہے جو میں نے آخری زمانے میں رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 304 حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت نوفل رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نُوْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُكَ لِي فِي الْغَزَا مَعَكَ أَمْرٌ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ ((قَرِي فِي بَيْتِكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْزُقُكَ الشَّهَادَةَ)) قَالَ : وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتْ الْقُرْآنَ فَاسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَدِّنًا فَأَذِنَ لَهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (حسن)

① کتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة ، رقم الحديث 2003

② کتاب الصلاة باب القراءة في الصبح ، رقم الحديث 1033

③ کتاب الصلاة ، باب امامة النساء (552/2)

حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کی تیاری فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ پر جانے کی اجازت عطا فرمائیں، میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اپنے گھر میں بکی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمادیں گے۔“ راوی کہتے ہیں: ام ورقہ رضی اللہ عنہا حافظہ قرآن تھیں، لہذا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گھر میں (عورتوں کی نماز باجماعت پڑھانے کے لئے) مؤذن مقرر کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لئے مؤذن مقرر فرمادیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 305 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، تلاوت قرآن اور فکر آخرت۔

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ إِذَا عَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْلِمَ عَلَيْهَا فَعَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَقْرَأُ ﴿فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السُّمُومِ﴾ (27:52) وَتَدْعُو وَتَبْكِي وَتُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تَصَلِّي وَتَبْكِي. ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي صِفَةِ الصَّفْوَةِ ①

حضرت عروہ اپنے باپ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) جب صبح گھر سے نکلتا تو پہلے (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سلام عرض کرتا، ایک روز میں گھر سے نکلا (اور حسب معمول سلام کرنے حاضر ہوا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (نماز میں) کھڑی تھیں اور قرآن مجید کی آیت ﴿فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السُّمُومِ﴾ اللہ نے ہم پر احسان کیا اور گرم زہریلی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔“ (سورہ طور، آیت 27) تلاوت فرما رہی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت بار بار پڑھتی جا رہی تھیں اور روتی جا رہی تھیں۔ میں (انتظار کے لئے) کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ میرا جی بھر گیا اور میں کسی کام سے بازار چلا گیا واپس پلٹا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک نماز میں کھڑی تھیں اور (وہی آیت پڑھ پڑھ کر) روتی جا رہی تھیں۔ امام ابن جوزی نے صفة الصفوہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ایک خاتون صحابیہ کا قرآن مجید پر قابل رشک عبور۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالتَّمَنِّصَاتِ وَالتَّمَتَّلَجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنْكَ لَعْنَتِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالتَّمَنِّصَاتِ وَالتَّمَتَّلَجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَمَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْتَنِي كُنْتُ قَرَاتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ (7:59) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ أَذْهَبِي فَأَنْظُرِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نَجَامِعْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔“ بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا، میں نے سنا ہے ”تم نے جسم گدوانے اور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟“ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔“ اس عورت نے کہا ”میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”رسول جس بات کا حکم دے اس

پر عمل کرو اور جس سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔“ (سورہ الحشر، آیت 7) پھر وہ عورت بولی ”ان باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”جاؤ جا کر دیکھ لو۔“ وہ عورت گئی تو ان کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی تب وہ واپس آئی اور کہنے لگی ”ان میں سے تو کوئی بات میں نے تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔“ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔“ (یعنی اسے طلاق دے دیتے) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 307 بچوں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِمَاءِ مَمَرِ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى إِلَهُ بِكَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُقَرِّئُ صَدْرِي وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَلُوهُمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُولُونَ: أَتُرْكُوهُ وَقَوْمُهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ ((صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنِ أَحَدُكُمْ وَلْيَوْمِّكُمْ أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا)) فَظَنُّوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي لَمَّا كُنْتُ أَتَلَّقِي مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری رہائش پانی کی گزرگاہ پر تھی جہاں سے مسافر گزرتے تھے ہم ان سے پوچھتے ”(مدینہ کے) لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس آدمی (یعنی محمد ﷺ) کا معاملہ کیسا ہے؟“ لوگ کہتے ”وہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اللہ اس پر ایسی اور ایسی وحی نازل کرتا ہے۔“ میں اس وحی کے الفاظ یاد کر لیتا گویا کسی نے میرے سینے میں وہ آیات جمادی ہوں اہل عرب ایمان لانے کے معاملے میں فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے ”اس آدمی اور اس کی قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو یہ سچا نبی ہے پس جب مکہ فتح ہوا تو ہر قبیلہ پہلے اسلام لانا چاہتا تھا۔ میرے باپ نے

بھی اپنی قوم کے ساتھ اسلام لانے میں جلدی کی جب وہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کر کے آیا تو کہنے لگا "واللہ! میں سچے نبی سے مل کر آیا ہوں آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھو جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امامت کرائے میری قوم کے لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیوں کہ میں مسافروں سے سن کر بہت زیادہ قرآن یاد کر چکا تھا لہذا انہوں نے مجھے امام بنا لیا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 308 غلاموں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُؤْمَهُمْ سَالِمٌ ﷺ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ ﷺ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مہاجرین کا پہلا قافلہ جب مقام عصبہ (قباء بستی کے قریب ایک چھوٹی سی بستی) میں وارد ہوا تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کراتے تھے کیوں کہ انہیں قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہی حضرت سالم رضی اللہ عنہ میں جن کی تلاوت سن کر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی تھی۔

عِقَابُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا

مسئلہ 309 جس نے فخر جتلا نے یا بڑا بننے کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اس کے لئے آگ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَعْلَمُوا الْعِلْمَ لِنَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا لِيُتَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ)) رَوَاهُ بَنُ مَاجَةَ ①

(صحیح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء پر فخر جتلاؤ یا جہلا سے جھگڑا کرو یا مجالس میں بڑے بن جاؤ، جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے آگ۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم میں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي عَلَى قَوْمٍ تَقْرَأُ شِفَاهَهُمْ بِمَقَارِئِضٍ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَأُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ بِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ② (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور وہ پھر صحیح سالم ہو جاتے“ (پھر دوبارہ کاٹے

جاتے) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ”یہ کون لوگ ہیں؟“ جبریل علیہ السلام نے بتایا ”یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 311 دوسروں کو قرآن پڑھنے پڑھانے اور خود عمل نہ کرنے کا المناک انجام۔

عَنْ أُسَامَةَ ۖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْبَابُهُ فِي النَّارِ فَيَذُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيُّ فُلَانٍ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أُمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَتِيهِ وَانْهَأَكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے ”اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟“ وہ جواب دے گا ”ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 312 دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید پڑھنے والوں کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ۖ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كِتَابُ اللَّهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمْ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمْ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمْ الْأَسْوَدُ أَقْرَأُ وَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يَقِيمُونَهُ كَمَا يَقُومُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يَتَأَجَّلُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

(صحیح)

حضرت بھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تمہارے درمیان پڑھنے والے سرخ بھی ہیں اور کالے بھی ہیں لہذا اسے خوب پڑھو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آجائیں جو قرآن مجید اس طرح سنوار سنوار کر پڑھیں گے جس طرح تیر کو سنوار کر رکھا جاتا ہے، لیکن وہ اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں وصول کریں گے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313

جس نے عمل کرنے کے بجائے دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید کا علم حاصل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيَصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیاوی مفادات کے لئے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پاسکے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 314

دادو دہش وصول کرنے کے لئے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والا، لیکن اس پر عمل نہ کرنے والا قیامت کے روز منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَئِنْكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أُلْقِيَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

① کتاب السنۃ باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ 202/1

② مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث 1089

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 315 قرآنی آیات کی منافقانہ تلاوت کرنے والے اور ان پر عمل نہ کرنے

والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِيءٍ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک منافق کے بارے میں) فرمایا ”اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرْأُوهَا . رَوَاهُ أَحْمَدُ ②

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کے بیشتر منافقین قراء ہوں گے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے ترک کرنے یا اس پر عمل نہ کرنے والے کا سر جہنم میں بار بار پتھر سے پکلا جائے گا۔

عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟)) قَالَ : فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ وَأَنَّهُ قَالَ ((ذَاتَ عَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانٍ وَأَنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَأَنَّهُمَا قَالَا لِي أَنْطَلِقْ وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَأَنَا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَنْلَعُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدَّى هَذَا الْحَجَرُ هَهُنَا فَيَتَبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ : قَالَا لِي فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات (نماز فجر کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے ”کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟“ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی آدمی اپنا خواب بیان کرتا (تو آپ ﷺ اس کی تعبیر فرماتے) ایک روز آپ ﷺ نے اپنا خواب یوں بیان فرمایا ”گذشتہ روز میرے پاس دو (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا ”چلو!“ میں ان کے ساتھ ہولیا، ہمارا گزر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی (فرشتہ) اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا تھا فرشتہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا، پتھر لڑھک کر ایک طرف چلا جاتا، فرشتہ پتھر لینے جاتا ہے تو اس کی واپسی تک اس شخص کا سر پہلے کی طرح بالکل صحیح سالم ہو جاتا۔ فرشتہ پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا۔“ (ایسا مسلسل ہو رہا تھا) میں نے ان سے پوچھا ”سبحان اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟“ میرے ساتھ فرشتوں نے جواب دیا ”یہ وہ آدمی ہے جس نے قرآن حاصل کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز (عشاء) پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید حاصل کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے سے مراد قرآن مجید کا علم حاصل کر کے اس پر عمل نہ کرنا بھی ہے اور قرآن مجید یاد کر کے اس کو بھلا دینا بھی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!



عِقَابُ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا

مسئلہ 317 قرآن مجید کے حوالہ سے کوئی ایسی بات کہنا جو شریعت کا مطلوب اور نشانہ ہو، جہنم کا سزاوار بنا دیتا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي
أَمِنًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (40:41)

”بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہے، اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن کے ساتھ آنے والا ہے؟ تم جو چاہو کرو (لیکن یاد رکھو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے یقیناً دیکھنے والا ہے۔ (سورہ نجم السجدہ، آیت نمبر 40)

مسئلہ 318 قرآنی آیات کی من مانی تفاسیر کرنے والے اللہ کے غضب میں مبتلا ہوں گے۔

﴿الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ
آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾ (35:40)

”وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو، ان کا جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک سخت غصہ دلانے والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر و جبار کے دل پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔“ (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 35)

مسئلہ 319 قرآن مجید کے اصل مدعا کو نظر انداز کر کے غلط معنی پہنانا اسلاف کی تفسیر سے ہٹ کر نئے نئے نکات پیدا کرنا، سیاق و سباق سے الگ

کر کے آیات کا مفہوم لینا اور آیات کی من مانی تفسیر کرنا کفر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 320

کتاب و سنت کے علم کے بغیر اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے

والے کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ مَا يَعْلَمُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)) رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى ②

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا

گیا اور اس نے چھپایا تو وہ قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا اور جس نے قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر بات کی وہ بھی قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا۔“ اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔



① کتاب السنة باب النهی عن الجدال فی القرآن ، رقم الحدیث 4603

② الترغیب والترہیب لمحی الدیب الجزء الاول رقم الحدیث 201

عِقَابُ عَلَى كَرَاهِيَةِ الْآيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کو ناپسند کرنے کی سزا

مسئلہ 321 جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک آیت، حکم، قانون یا فیصلے کو ناپسند کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَصْلٌ أَعْمَالُهُمْ ۝ ذَلِكِ بَأْتُهُمْ كِرَهُوَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝﴾ (9-8:47)

”وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9) وضاحت : یاد رہے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت کو ناپسند کرنا سارے قرآن مجید کو ناپسند کرنے کے برابر ہے۔

مسئلہ 322 ناپسندیدگی، شک اور تنقید کی نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے ظالموں کے کفر اور گمراہی میں قرآن مجید اور بھی اضافہ کرتا ہے۔

﴿وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

”اور قرآن مجید نہیں اضافہ کرتا ظالموں کو مگر خسارے میں۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 82)

﴿وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقُرْوْهُ عَلَيْهِمْ عُمًى ۝﴾ (44:41)

”اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے، ان کے لئے قرآن کانوں کی گرانی اور آنکھوں کی پٹی ہے۔“

(سورہ حم السجده، آیت نمبر 44)

عِقَابُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْآيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کرنے کی سزا^۱

مسئلہ 323 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ذَلِكَ جَزَاءُ أُولَئِكَ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا الْآيَةَ وَرُسُلِي هُزُوًا ۝﴾ (106:18)

”یہ جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا

مذاق اڑایا۔“ (سورہ الکہف، آیت نمبر 106)

مسئلہ 324 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کو قیامت کے روز ذلیل اور رسوا

کرنے کے لئے کسی بھولی بری چیز کی طرح نظر انداز کر دیا جائے گا۔

﴿وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسِكُم مِّمَّا كَفَرْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَا كُمْ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَصْرِينَ ۝ ذَلِكُمْ بِأَنَّكُمْ اتَّخَذْتُمْ آيَةَ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَلْيَیْوَمَ لَا يُخْرِجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝﴾ (35-34:45)

”اور ان سے کہا جائے گا آج ہم تمہیں ایسے بھلا دیں گے جیسے تم نے (دنیا میں) آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ سزا ہے اس جرم کی کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا (اور تم یہ سمجھتے رہے کہ ہماری اس بکواس کا کوئی حساب کتاب لینے والا نہیں ہے) آج کے روز انہیں نہ جہنم سے نکالا جائے گا نہ ہی انہیں توبہ کی اجازت دی جائے گی۔“ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 34-35)

مسئلہ 325 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے قیامت کے روز رسوا

^۱ یاد رہے قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کسی حکم یا قانون یا فیصلے کا استہزاء یا رسول اکرم ﷺ کی کسی حدیث، حکم یا فیصلے کا استہزاء یا رسول اکرم ﷺ کی کسی سنت کا استہزاء سب باتیں اسی حکم میں ہیں۔

کن عذاب ہوگا۔

﴿وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝﴾

(9:45)

”اور جب اسے ہماری کوئی آیت معلوم ہوتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔“ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 9)

مسئلہ 326 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بدترین

انجام ہوگا۔

﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ آسَاءُوا السُّوْءَ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ ۝﴾ (10:30)

”پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں آخر کار ان کا انجام بھی برا ہوگا (انہوں نے برائی یہی کہ) اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔“ (سورہ الروم، آیت نمبر 10)

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَتَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝﴾ (6:31)

”اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے اور اللہ کی آیات کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 6)

مسئلہ 327 عہد نبوی ﷺ میں قرآن مجید کا مذاق اڑانے والے مرتد شخص کا

عبرت ناک انجام

عَنْ أَنَسٍ ۖ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَضْرَانِيًّا فَاسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ۖ فَعَادَ نَضْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ : مَا يَذَرِي مُحَمَّدٌ ۖ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَاصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا : هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ۖ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ

صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعَمَّقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ، فَحَفَرُوا لَهُ، وَأَعَمَّقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی مسلمان ہوا تو اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی اور رسول اکرم ﷺ کے لئے (وحی کی) کتابت کرنے لگا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا کہنے لگا محمد (ﷺ) کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں ہے جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں بس وہی کہہ دیتے ہیں۔ اللہ نے جب اسے موت دی تو عیسائیوں نے اسے (قبر میں) دفن کر دیا صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے باہر نکال پھینکا ہے عیسائیوں نے کہا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے لہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے اس کے لئے دوبارہ (نئی) قبر کھودی اور اسے (پہلے کی نسبت) بہت گہرا بنایا اور (لاش کو دوبارہ دفن کر دیا) جب صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر باہر نکال پھینکا ہے عیسائیوں نے پھر الزام لگایا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ کر آیا ہے لہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے (تیسری مرتبہ) اس کے لئے قبر کھودی اور اتنی گہری بنائی جتنی گہری وہ بنا سکتے تھے۔ صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر نکال باہر پھینکا ہے تب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ مسلمانوں کا کام نہیں ہے (بلکہ اللہ کا عذاب ہے) چنانچہ عیسائیوں نے اس کی لاش ایسے ہی چھوڑ دی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



عِقَابُ مَنْ شَكَّ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید میں شک کرنے کی سزا

مسئلہ 328

قرآن مجید کی کسی آیت، حکم یا فیصلے میں شک کرنے کی سزا جہنم ہے۔

﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۚ يُنَادُونَ لَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوٰكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰكُمُ وَبَشِئِ الْمَصِيرِ ۝﴾ (15:13-57)

”قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہوگی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) ہوگا۔ منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی (اللہ اور رسول کے بارے میں) شک میں پڑے

① قرآن مجید میں شک کرنے سے مراد روج ذیل مفہوم ہیں:

① قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے میں شک کرنا۔

② قرآن مجید میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان کی صداقت میں شک کرنا۔

③ قرآن مجید میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں انسانیت کی فلاح اور نجات ہونے کے بارے میں شک کرنا۔

④ توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں جو عقائد بیان کئے گئے ہیں ان میں شک کرنا۔

⑤ قرآن مجید میں بیان کئے گئے معجزات کے بارے میں شک کرنا۔

⑥ کائنات کے بارے میں بیان کئے گئے ابدی حقائق مثلاً سورج، چاند اور دیگر تمام سیاروں کی حرکت میں شک کرنا۔

رہے اور جھوٹی توقعات (اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی) تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آگیا، آخر وقت تک وہ بڑا دھوکہ باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکا دیتا رہا لہذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تمہارا ٹھکانا جہنم ہے وہی جہنم تمہاری ساتھی ہے اور بدترین انجام۔“ (سورہ حدید، آیت 13-15)

﴿الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مِّنَّا لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝﴾ (25-24:50)
 ”ذال دو جہنم میں ہر بڑے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا، خیر سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا اور شک میں پڑنے والا تھا۔“ (سورہ ق، آیت نمبر 25-24)

مسئلہ 329 قرآن مجید میں شک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

﴿كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٍ ۝﴾ (34:40)
 ”اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا اور شک میں پڑنے والا ہو۔“
 (سورہ المؤمن، آیت نمبر 34)

مسئلہ 330 قرآن مجید میں شک کرنے والے قیامت کے روز ایمان لانا چاہیں گے لیکن انہیں ایمان لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّن قَبْلُ ط إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝﴾ (54:34)

”قیامت کے روز ان (شک میں پڑنے والوں) کے درمیان اور ان کی خواہشات کے درمیان اس طرح پردہ حائل کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلوں کے درمیان حائل کیا گیا کیونکہ یہ سخت شک اور تردد میں پڑے ہوئے تھے۔“ (سورہ سبا، آیت نمبر 54)

عِقَابُ الْإِعْرَاضِ عَنِ الْقُرْآنِ قرآن مجید سے اعراض کی سزا^۱

(ل) الْعِقَابُ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں سزا

مَسْئَلہ 331

قرآن مجید سے اعراض کرنے والا دنیا میں تکلیف دہ زندگی بسر کرے گا۔
﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾

(124:20)

”اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔“ (سورہ طہ، آیت نمبر 24)

مَسْئَلہ 332

قرآن مجید سے غفلت برتنے والوں پر دنیا میں اللہ تعالیٰ ایسا شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو انہیں اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾ ○ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ○ ﴿(37-36:43)

۱ قرآن مجید سے اعراض کا مطلب ایمان نہ لانا بھی ہے اور ایمان لانے کے بعد اس کی تلاوت نہ کرنا، اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اسے چھوڑ کر کسی دوسری کتاب کو ترجیح دینا، قرآن مجید کے مطابق فیصلے نہ کرنا اور اس کی تعلیم و تدریس اور دعوت ترک کر دینا بھی اعراض میں شامل ہے۔ بعض اہل علم نے قرآن مجید سے اپنے پیاروں کا علاج نہ کرنا بھی اعراض میں شامل کیا ہے۔ جو شخص جس درجہ کا اعراض کرے گا اسے اسی درجہ کی سزا ملے گی۔

”اور جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور پھر وہ شیطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔“ (سورہ الزخرف، آیت نمبر 36-37)

مسئلہ 333 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 33 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) الْعِقَابُ فِي الْبُرْزَخِ

برزخ میں سزا

مسئلہ 334 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قبر میں شدید عذاب دیا جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِهِمْ ، أَنَا هَؤُلَاءِ فَاقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَيَقُولُ : أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ، فَيَقَالُ : انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَ ذَلِكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)) ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا ، وَ أَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ : لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ ، فَيَقَالُ : لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب بندہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس پلٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں ”تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا تھا؟“ (یعنی محمد ﷺ کے بارے میں) بندہ کہتا ہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ پھر اسے کہا جاتا ہے ”دیکھ جہنم میں تیری جگہ یہ تھی جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ عنایت فرمادی۔“ چنانچہ

وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور کافریا منافق (منکر نکیر کے جواب میں) کہتا ہے ”مجھے معلوم نہیں (محمد ﷺ کون ہیں) میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔“ چنانچہ اسے کہا جاتا ہے ”تو نے سمجھا نہ پڑھا (قرآن وحدیث)“ پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے تھوڑے سے مارا جاتا ہے اور وہ بری طرح چیخ اٹھتا ہے۔ اس کی آواز جن وانس کے علاوہ اس کے پاس والی ساری مخلوق سنتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ج) اَلْعِقَابُ فِي الْآخِرَةِ

آخرت میں سزا

مُسئلہ 335 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے اپنی قبروں سے اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی آنکھیں خوف اور دہشت سے پتھرائی ہوئی ہوں گی۔

﴿مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وِزْرًا ۝ خَلِدَيْنَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝﴾ (102-100:20)

”اور جو اس قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بارگناہ اٹھائے گا ایسے لوگ ہمیشہ وبال گناہ میں مبتلا رہیں گے قیامت کے روز ان کے لئے یہ بوجھ اٹھانا بڑا تکلیف دہ ہوگا جس روز صور پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) پتھرائی ہوئی ہوں گی۔“ (سورہ طہ، آیت نمبر 100 تا 102)

مُسئلہ 336 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے بعض لوگوں کو اپنی قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمَى ۝﴾ (124:20)

”اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور آخرت میں ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔“ (سورہ طہ، آیت نمبر 124)

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (72:17)
 ”اور جو شخص اس دنیا میں (قرآن سے) اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ
 راستہ پانے میں اندھوں سے بھی گمراہ ہوگا۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 72)

مسئلہ 337 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کے خلاف قیامت کے روز خود
 رسول اکرم ﷺ مقدمہ دائر کروائیں گے۔

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَرْبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا﴾ (30:25)
 اور (قیامت کے روز) رسول کہے گا ”اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ
 دیا تھا۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 30)

مسئلہ 338 قیامت کے روز قرآن مجید خود بھی اعراض کرنے والوں کے خلاف
 مقدمہ دائر کرے گا۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ ۖ الْأَشْعَرِيِّ ۖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ
 عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن
 مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 339 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قرآن مجید جہنم میں لے جائے
 گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 28 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الْحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ أُعْطِيَ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا أَمَانٌ عَلَى جَسَدِهِ جَهَنَّمَ.

”جس نے سورہ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے جہنم کے پل سے امان دی جائے گی۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! الموضوعات، الجزء الاول، رقم الصلحہ 239

② مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَمْ يَتَوَلَّ قَبْضَ نَفْسِهِ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى.

”جس نے آیت لکڑی پڑھی اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ قبض کریں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الما لبانی، الجزء الخامس، رقم الصلحہ 239

③ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُّ وَمَنْ قَرَأَ يَسُّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةً

الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ. ①

”ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورہ یاسین ہے جو سورہ یاسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے

لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! وضعیف سنن الترمذی، الما لبانی، رقم الحدیث 543

④ مَنْ قَرَأَ يَسُّ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ.

”جس نے سورہ یاسین دن کے پہلے حصے میں پڑھی اس کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔“

وضاحت : یہ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، ملاحظہ ہو! مشکوٰۃ المصابیح، الما لبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2177

⑤ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَقِرَأَ عَنْدهُ سُورَةُ يَسِّ إِلَّا هَوَّنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

”مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان فرما دیتے

ہیں۔“

① یاد رہے سورہ یسین کی فضیلت میں جتنی احادیث ملتی ہیں ان میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے، وہ سب کی سب ضعیف یا موضوع

ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو! موضوع اور متکرر روایات، از ڈاکٹر سعید احسن عابدی، مطبوعہ مکتبہ بیت السلام، الریاض

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! احادیث الضعیف والموضوعہ، لہذا البانی، رقم الصحیح 364-363

⑥ اِقْرَءْ وَاسُورَةَ یَسَّ عَلٰی مَوْتَاکُمْ۔

”اپنے مرنے والوں پر سورہ یس پڑھا کرو۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو! ضعیف الجامع الصغیر، لہذا البانی، رقم الحدیث 1170

⑦ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُورَةَ یَسَّ خَفَّفَ عَنْهُمْ یَوْمَئِذٍ وَكَانَ لَهُ بِعَدَدِ مَنْ فِیْهَا حَسَنَاتٍ۔

”جو شخص قبرستان میں داخل ہوا اور سورہ یاسین پڑھی اس روز اللہ تعالیٰ اس قبرستان کے مردوں کے

عذاب میں کمی کر دے گا اور پڑھنے والوں کو مردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! احادیث الضعیف والموضوعہ، لہذا البانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1246

⑧ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ یَسَّ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ۔

”جس نے جمعہ کے روز سورہ یاسین پڑھی اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو! احادیث الضعیف والموضوعہ، لہذا البانی، الجزء الحادی عشر، رقم الصحیح 191

⑨ یَسَّ لِمَا قُرِئَتْ لَهَا۔

”سورہ یاسین جس مقصد کے لئے پڑھی جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو! المقاصد الحسنة، رقم الصحیح 493

⑩ مَنْ قَرَأَ یَسَّ اِتْبَاعًا وَجَّهَ اللّٰهُ تَعَالٰی غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَافْرُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ۔

”جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے سورہ یاسین پڑھی اس کے سارے گزشتہ گناہ معاف

کر دیئے جائیں گے اسے اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو! ضعیف الجامع الصغیر، لہذا البانی، رقم الحدیث 5797

⑪ ((مَنْ قَرَأَ (یَسَّ) یُرِیْدُ بِهَا اللّٰهُ غُفِرَ اللّٰهُ لَهُ وَاعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ کَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

اَتْتَبٰی عَشْرَةَ مَرَّةً وَاَیْمًا مَرِیضٍ قُرِئَ عَنْهُ سُوْرَةُ (یَسَّ) نَزَلَ عَلَیْهِ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ

عَشْرَةَ اَمْلَکٍ یَقُوْمُوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ صُفُوْفًا فِیْصَلُوْنَ رَیْسَتَغْفِرُوْنَ وَیَشْهَدُوْنَ قَبْضَهُ

وَعُسْلَهُ وَیَتَّبِعُوْنَ جَنَازَتَهُ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَیَشْهَدُوْنَ دَفْنَهُ وَاَیْمًا مَرِیضٍ قُرِئَ سُوْرَةُ

(یَسَ) وَهُوَ فِي سَكْرَاتِ الْمَوْتِ؟ لَمْ يَقْبِضْ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحَهُ حَتَّى يَجِئَهُ رِضْوَانُ خَازِنِ الْجَنَّةِ بِشُرْبَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَشْرِبُهَا وَهُوَ عَلَى فَرَاشِهِ فَيَمُوتُ وَهُوَ رَيَّانٌ وَلَا يَحْتَاجُ إِلَى حَوْضٍ مِنْ حَيَاضِ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ رَيَّانٌ))

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سورہ یاسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا جیسے اس نے پورے قرآن کو بارہ مرتبہ پڑھا ہو اور جس مریض کے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے اس پر اس کے ہر حرف کے بدلے دس (10) فرشتے نازل ہوں گے جو اس کے سامنے صف باندھے کھڑے رہیں گے، نمازیں پڑھیں گے، اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کی روح قبض ہوتے اور اس کے غسل کو دیکھیں گے، اس کے جنازے کے پیچھے جائیں گے، اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے، اس کے دفن کا مشاہدہ کریں گے اور جس مریض کے پاس سکرات موت کی حالت میں سورہ یاسین پڑھی جائے، اس کی روح ملک الموت اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک کہ جنت کا محافظ ”رضوان“ جنت کی شراب نہیں لے آئے گا جس کو وہ اپنے بستر پر ہی پئے گا اور اس حال میں مرے گا کہ شکم سیر ہوگا اور انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی حوض کا محتاج نہیں ہوگا اور جنت میں شکم سیر داخل ہوگا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 97

١٢) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَأَ طهَ وَيَسَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِالْفَلَقِ عَامَ فَلَمَّا سَمِعَتْ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالُوا طُوبَى لَأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهِمْ وَطُوبَى لَأَلْسِنٍ تَتَكَلَّمُ بِهِ هَذَا وَطُوبَى لِأَجْوَابٍ تَحْمِلُ هَذَا.

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سورہ طہ اور سورہ یاسین پڑھیں جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا ”سعادتمند ہے وہ امت جس پر یہ قرآن نازل ہوگا سعادتمند ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی اور سعادتمند ہیں وہ دل جو اسے یاد رکھیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ الملبانی الجزء الثالث، رقم الحدیث 1248

١٣) مَنْ قَرَأَ يَسَ مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

”جس نے ایک مرتبہ سورہ یاسین پڑھی اس نے گویا دس مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، لہذا البانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5798

(14) مَنْ قَرَأَ يَسَّ مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ .

”جس نے ایک مرتبہ سورہ یاسین پڑھی اس نے گویا دو مرتبہ قرآن پڑھا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، لہذا البانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5801

(15) مَنْ كَتَبَ يَسَّ ثُمَّ شَرِبَهَا دَخَلَ جَوْفُهُ أَلْفُ نُورٍ وَأَلْفُ رَحْمَةٍ وَأَلْفُ بَرَكَةٍ وَأَلْفُ

دَوَاءٍ أَوْ خَرَجَ مِنْهُ أَلْفُ دَاءٍ .

”جس نے سورہ یاسین لکھی اور اسے پیا اس کے پیٹ میں ایک ہزار نور، ایک ہزار رحمتیں، ایک ہزار

برکت اور ایک ہزار دوا داخل ہو گئیں یا ایک ہزار بیماریاں اس سے نکل گئیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الا حادیث الضعیفہ والموضوعة، لہذا البانی، الجزء السابع، رقم الحدیث 3293

(16) إِنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْأَيْتِينَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ إِلَيَّ وَتَرْزُقُنِي مِنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ مُعَلَّقَاتٍ بِالْعَرْشِ مَا

يُبْنِهِنَّ وَيَبْنِي اللَّهُ حِجَابَ قُلْنَ : تَهْبِطُنَا إِلَى أَرْضِكَ وَالِي مَنْ يَعْصِيكَ ؟ فَقَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ أَحْلِفُ : لَا يَقْرَأُوهُ كُنَّ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِي ذُبِرَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ

مَسْوَاهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ وَالْأَسْكَنتُهُ حَظِيرَةَ الْقُدُسِ وَالْأَنْظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي

الْمَكْنُونَةَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً وَالْأَقْضَيْتُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ حَاجَةً أَذْنَاهَا

الْمَغْفِرَةُ وَلَا أُعِيدُهُ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَنَصَرْتُهُ مِنْهُ .

”فاتحہ الکتاب، آیت الکرسی اور سورہ آل عمران کی دو آیات شہد اللہ اَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اور

اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ وَتَرْزُقُنِي مِنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک عرش سے معلق ہیں اللہ

تعالیٰ اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے آیات نے عرض کیا ”یا اللہ!“ تو ہمیں اپنی زمین پر

نازل کر رہا ہے اور ان کی طرف جو تیرے نافرمان ہیں؟“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”میں قسم کھاتا ہوں!

کہ میرے بندوں میں سے جو شخص ہر نماز کے بعد انہیں پڑھے گا میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا،

جنت میں اس کو آباد کروں گا اور اپنی پوشیدہ آنکھ سے ہر روز اسے ستر مرتبہ دیکھوں گا ہر روز اس کی

ستر ضرورتیں پوری کروں گا جن میں کم تر درجہ کی ضرورت مغفرت ہے اور اسے ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس پر فتح دوں گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ذاکر سید سعید احسن عابدی، رقم صفحہ 229-230

①۷ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيبُ وَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِّيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمَسِّي حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ .

”جس نے سورہ حم مومن (سورہ غافر) إِلَهِهِ الْمَصِيبُ تک (یعنی پہلی تین آیات) اور آیت الکرسی صبح کی وقت پڑھی وہ شام تک محفوظ ہو جائے گا اور جس نے شام کے وقت پڑھیں وہ صبح تک محفوظ ہو جائے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، ملا البانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5781

①۸ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوسٌ وَعُرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ.

”ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ الرحمن ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوئۃ، ملا البانی، رقم الحدیث 1350

①۹ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبهُ فَاقَةٌ أَبَدًا.

”جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوئۃ، ملا البانی (289/1)

②۰ اقْرَأْ وَاسُورَةُ هُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

”جمعہ کے روز سورہ ہود پڑھا کرو۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، ملا البانی، رقم الحدیث 1168

②۱ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

”جس نے رات کے وقت سورہ حم الدخان پڑھی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، ملا البانی، رقم الحدیث 544

②۲ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ.

”جس نے جمعہ کی رات سورہ حم الدخان پڑھی اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، المصابی، رقم الحدیث 545

(23) مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَتِي مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ مِائَتِي سَنَةٍ .

”جس نے دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اس کے دو سو سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، المصابی، الجزء الاول، رقم الحدیث 295

(24) مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةٍ فِي الصَّلَاةِ أَوْ غَيْرِهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ .

”جس نے نماز میں یا بغیر نماز کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے براءت

لکھ دیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، المصابی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5793

(25) مَنْ قَرَأَ مِنْ آثَرِ وَضُوئِهِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَرَّةً وَاحِدًا كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَمَنْ

قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ كُتِبَ فِي دِيْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا حَشَرَهُ اللَّهُ مَحْشَرِ الْأَنْبِيَاءِ .

”جس نے وضو کے بعد سورہ قدر ایک مرتبہ پڑھی اس کا شمار صدیقین میں سے ہوگا جس نے دوبار

پڑھی اس کا شمار شہداء کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور جس نے تین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اسے انبیاء

کرام علیہم السلام کی طرح قبر سے اٹھائے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 104

(26) مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي يَمُوتُ فِيهِ لَمْ يُفْتَنْ فِي قَبْرِهِ وَآمِنَ مِنْ

بَسْفِطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَكْفِهَا حَتَّى تُجِيزَهُ مِنَ الصِّرَاطِ إِلَى

الْجَنَّةِ .

”جس نے اپنے مرض الموت میں سورہ اخلاص پڑھی اور مر گیا وہ قبر میں فتنے میں نہیں ڈالا جائے گا

قبر کے دبانیے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کی روز فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط پار

کرادیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ، المصابی، الجزء الاول، رقم الحدیث 301

(27) أَمَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ حَسَنَةٍ إِلَّا

أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ .

”جس نے ہر روز دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں پندرہ سو نیکیاں لکھے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الما لبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 300

②۸ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَحْيَى عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ

يَكُونَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ .

”جس نے ہر روز دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ اس کے سارے گناہ معاف

فرمادیں گے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الما لبانی، رقم الحدیث 551

②۹ أَسَسَتِ السَّمَوَاتِ السَّبْعُ وَالْأَرْضُونَ السَّبْعُ عَلَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ .

”ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں سورہ اخلاص پر قائم کی گئی ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم الحدیث 100

③۰ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَرَأَ فِيهَا أَحَدَى عَشْرَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهُ

لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ .

”جو شخص قبرستان سے گزرے اور وہاں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب مردوں کو

بخش دے تو اسے مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، رقم الحدیث 96

③۱ فَضْلُ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ عَلَى الَّذِي لَمْ يَحْمِلْهُ كَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَى الْمَخْلُوقِ .

”حامل قرآن کو غیر حامل قرآن پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الما لبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 369

③۲ حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلٌ رَأْيَةِ الْإِسْلَامِ مَنْ أَكْرَمَهُ فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ وَمَنْ أَهَانَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ

اللَّهِ .

”حامل قرآن اسلام کا پرچم اٹھانے والے کی طرح ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت

کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ تعالیٰ لعنت۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، الملبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2674

(33) مَنْ قَرَأَ السُّورَةَ النَّسَى يُذَكَّرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ حَتَّى تَحْجِبَ الشَّمْسُ .

”جو شخص جمعہ کے روز وہ سورہ پڑھے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الملبانی، رقم الحدیث 415

(34) مَنْ قَرَأَ رُبْعَ الْقُرْآنِ فَقَدْ أُوتِيَ رُبْعَ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَدْ أُوتِيَ ثُلُثُ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثُلَاثِي الْقُرْآنِ فَقَدْ أُوتِيَ ثُلَاثِي النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أُوتِيَ النُّبُوَّةُ .

”جس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا اسے ایک چوتھائی نبوت دی گئی جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اسے دو تہائی نبوت دی گئی اور جس نے پورا قرآن پڑھا اسے پوری نبوت دی گئی۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الملبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 476

(35) إِنَّ الْقَوْمَ لَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَيَقْرَأُ صَبِيٌّ مِنْ صِبْيَانِهِمْ فِي الْكِتَابِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَسْمَعُهُ اللَّهُ تَعَالَى فَيَرْفَعُ عَنْهُمْ بِذَلِكَ الْعَذَابَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

”ایک قوم پر اللہ تعالیٰ یقیناً نافرمانی ہو جانے والا عذاب بھیجے گا لیکن اس قوم میں سے ایک بچہ کتاب میں سے الحمد للہ رب العالمین پڑھے گا جسے اللہ تعالیٰ سن لے گا اور چالیس دن کے لئے اس سے عذاب اٹھالے گا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے، ملاحظہ ہو موضوع اور متکرر روایات، از ذاکر سید سعید احسن عابدی، رقم صفحہ 228

(36) مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَاحْلَ حَلَاكُهُ وَحَرَمَ حَرَامُهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ .

”جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا اللہ تعالیٰ اسے

جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں سفارش قبول فرمائے گا جن کا جہنم میں جانا واجب ہو چکا ہوگا۔“

وضاحت : یہ حدیث سخت ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 553

(37) **فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ .**

”سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح، الملاحی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2170

(38) **اِذَا زُلْزِلَتْ عَدِلَتْ لَهُ يَنْصِفِ الْقُرْآنِ .**

”سورہ زلزال پڑھنے والے کو نصف قرآن کے برابر ثواب ملتا ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 548

(39) **مَنْ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ وَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ لَمْ يَزِدْ .**

”جس نے نماز فجر میں سورہ الم نشرح اور سورہ فیل پڑھی وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔“

وضاحت : یہ حدیث بے بنیاد ہے، ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ، الملاحی، الجزء الاول، رقم الحدیث 67

(40) **مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ اَوْ يَوْمِ جُمُعَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .**

”جس نے جمعہ کی رات یا دن سورہ دخان پڑھی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث بالکل ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، الجزء السادس، رقم الحدیث 5780

(41) **اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبُ تَصْدُ اُ كَمَا يَصْدُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ**

وَمَا جَلَاءُ هَا قَالَتْ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ .

”جس طرح پانی کی موجودگی میں لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا

ہے۔“ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اسے کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”موت کا کثرت سے ذکر کرنے اور تلاوت قرآن کرنے سے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح، الملاحی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2168

(42) **مَنْ اَرَادَ اَنْ يِّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَّائَةً مَّرَّةً فَاِذَا**

كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اَدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةِ .

”جو شخص سوتے وقت اپنی داہنی کروٹ لیٹے اور سومرتبہ سورہ اخلاص پڑھے قیامت کے روز اس کا

رب فرمائے گا ”اے میرے بندے! داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 552

④۳ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ

مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ .

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں ”جس شخص کو تلاوت قرآن نے میرے ذکر سے روکا یا مجھ سے مانگنے

سے روکا میں اسے دوسرے مانگنے والوں سے بہتر دوں گا اور کلام اللہ کو دوسرے کلاموں پر وہی

فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 562

④۴ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ .

”جس شخص کے دل میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 557

④۵ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ

عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ مَاتَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي كَانَ

بِعِلِّكَ الْمَنْزِلَةِ .

”جس نے صبح کے وقت تین بار اَعُوْذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ کہا اور پھر سورہ حشر کی آخری تین

آیات پڑھیں اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے

رہتے ہیں اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو شہادت کا درجہ پاتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ

عمل کیا اس کے لئے صبح تک یہی اجر و ثواب ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی، الملاحی، رقم الحدیث 560

④۶ مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَبِضَ فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَوْجَبَ

الْجَنَّةَ .

”جس نے سورہ حشر کی آخری (تین) آیات رات کے وقت یا دن کی وقت پڑھیں اس دن یا رات مر گیا تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، الما لبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5782

(47) اقْرَأِ الْقُرْآنَ بِالْحُزْنِ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْحُزْنِ .

”قرآن مجید کو غم کے ساتھ پڑھو اس لئے کہ وہ غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث بہت ضعیف ہے، ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر، الما لبانی، رقم الحدیث 1162

(48) مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ أَوَّلَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُمِسىَ وَمَنْ خَتَمَهُ آخِرَ النَّهَارِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ .

”جس نے دن کے پہلے حصے میں قرآن ختم کیا اس پر فرشتے شام تک درود بھیجتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں ختم کیا اس پر فرشتے صبح تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع الصغیر، الما لبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 5579

(49) مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالْيَتِيمَ وَالزَّيْتُونَ فَانْتَهَى إِلَى أَخِيهَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ ”بلى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ وَمَنْ قَرَأَ لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى ، فَلْيَقُلْ ”بلى“ وَمَنْ قَرَأَ وَ الْمُرْسَلَاتِ فَلْيَقُلْ ”أَمَّا بِاللَّهِ“

”تم میں سے جو شخص سورۃ التین شروع سے لے کر آخر تک یعنی اَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ تک پڑھے، اسے یہ کہنا چاہئے ”بلى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ کیوں نہیں، میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور جو شخص سورۃ القیامہ آخر تک یعنی اَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى پڑھے، اسے ”بلى“ یعنی کیوں نہیں کہنا چاہئے اور جو شخص سورۃ المرسلات پڑھے تو قَبَائِلِ حَدِيثِ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ پر پہنچ کر اسے ”أَمَّا بِاللَّهِ“ کہنا چاہئے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد، الما لبانی، رقم الحدیث 188

(50) مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللَّهِ..... تَطْهَرُونَ إِلَى كَذَلِكَ تَخْرُجُونَ أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ هُنَّ حِينَ يُمِسى أَذْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ

”جس نے صبح کے وقت یہ آیت پڑھی فَسُبْحَانَ اللَّهِ..... اللہ کے لئے تسبیح ہے۔ جب تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو، زمین اور آسمانوں میں حمد اسی کے لائق ہے، تیسرے پہر اور ظہر کے وقت بھی وہ مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور زندہ کرتا ہے زمین کو مرنے کے بعد اور اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے (سورۃ الروم، آیت نمبر 17-18) اسے ان کاموں کا ثواب بھی ملے گا جو اس روز اس سے (کسی وجہ سے) رہ گئے اور جو شام کو پڑھے گا اسے ان کاموں کا ثواب بھی ملے گا جو اس رات میں رہ گئے۔“

وضاحت : حدیث بہت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد و ترمذی، رقم الحدیث 1081

(51) مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَلَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا

”جس نے صبح اور شام کے وقت سات مرتبہ یہ آیت پڑھی حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ..... ترجمہ: کہو میرے لئے اللہ ہی کافی ہے کوئی الہ نہیں مگر وہی، میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 129) اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کریں گے، خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 1085

تَقْوِیْمُ السُّنَّةِ

کے مطبوعہ حصے

- | | | | |
|---|---|---|---|
| ① | توجیہ کے مسائل
(اردو، انگریزی، سنہی) | ② | اتباع سنت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سنہی) |
| ③ | طہارت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سنہی) | ④ | نماز کے مسائل
(اردو، سنہی) |
| ⑤ | جنائے کے مسائل
(اردو، سنہی) | ⑥ | ذروء شریف کے مسائل
(اردو، سنہی) |
| ⑦ | وعاء کے مسائل
(اردو، سنہی) | ⑧ | زکوٰۃ کے مسائل
(اردو، انگریزی، سنہی) |
| ⑨ | روزوں کے مسائل
(اردو، انگریزی، سنہی) | ⑩ | حج اور عمرہ کے مسائل
(اردو، سنہی) |
| ⑪ | جہاد کے مسائل
(اردو، سنہی) | ⑫ | نکاح کے مسائل
(اردو، سنہی) |
| ⑬ | طلاق کے مسائل
(اردو، سنہی) | ⑭ | جنت کا بیان |
| ⑮ | جہنم کا بیان | ⑯ | شفاعت کا بیان |
| ⑰ | قبر کا بیان | ⑱ | علاماتِ قیامت کا بیان |
| ⑲ | قیامت کا بیان | ⑳ | دوستی اور دشمنی |
| ㉑ | فضائلِ قرآن مجید | ㉒ | تعلیمِ قرآن مجید (دریغ) |